

خواتین کی نعت گوئی

راجا رشید محمود

خواتین کی نعت گوئی

راجا رشید محمود

نعت: اظہر من نزل حیو شالامہ کا لونی سلطان وڈ لاہور ۱۳۵۵ھ
کدہ

خواتین کی نعت گوئی

راجا رشید محمد

ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر ایوان نعت رحمتیہ لاہور

سینئر ماہر مضمون۔ پنجاب ایکسٹریکٹ پبلیشرز گلبرگ-۳ لاہور

حرک

پروف ریڈر

اشاعت اول

مقامت

مطبع

ناظم طباعت

نسرین اختر

شہناز کوثر۔ عظیم اختر۔ کوثر پروین

جولائی ۱۹۹۵

۴۳۲ صفحات

قیمت پتلا ۱۰۰ روپے

اعظم محمود

ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور

ایڈیٹر نعت مدللہ "الہام عام" لاہور

ایک سو ساٹھ روپے

قیمت

بشر

اختر محمود

نعت کدہ

اعظم منزل بیروت لائبریری لائسنس یافتہ اردو لاہور

۲۰۰۰

حضرت خاتون بن ثابت رضی اللہ عنہا

سے منسوب اشعار

و احسن رنک لم تر قفا غنی

و اجمل رنک لم تجلر القساء

خلقت منبراً من کل غنی

کانت لہ خلقت کما تشاء

کی خالق

نبی زہار کی خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا

کے نام

گل نشان و عطر بجز و خبر افشان ہو گیا
 وہ قلم جو لفظ نعتِ نبی ﷺ کا نے لگا
 مدح میں اس کی ہوئے لفظ سرا حور و ملک
 وہ زباں جس پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا

راجا رشید محمود

مقدمہ
 شخص
 آرد
 اختر
 اختر
 اور
 انوار
 الفان
 انوار
 الفان
 -
 انجا
 انور
 انیس
 ایسا
 بیل
 شیر
 بیدار
 بحر
 بی بی

فہرست

راجا رشید محمود

۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

ہم
 عتیہ آرد
 ا-ک- بیکم دایلی
 سید سوار بیکم اختر حیدر آبادی
 نواب اختر علی
 حیدر علی آبادی
 دکن شاہ بیکم انوار
 افغان ہمای
 واکٹر انوار بیکم دایلی
 افضل خان بیکم دایلی
 است الکرم
 واکٹر انوار بیکم دایلی
 رشید انور امروہوی
 انیس بیکم دایلی
 ایسا بیکم دایلی
 بیل بیکم دایلی
 شیر بیکم دایلی
 بیدار بیکم دایلی
 بحر بیکم دایلی
 بی بی

مبارک	مبارک الشان بیکم	۳۸
شینہ	رئیس خانوں شینہ	۳۹
جگمب	نصرت لی بی جگمب	۴۰
جگمب	نور بانو جگمب بیگم پوری	۴۱
عمودہ	عمودہ خانوں	۴۲
قلی دہیل	رسول جہاں بیکم	۴۳
سرم	سرم الہی	۴۴
سرم	سرم قادری	۴۵
سرم	سرم الشا	۴۶
مستور	آتم محمد مستور رضویہ	۴۷
مستورہ	مستورہ خانوں	۴۸
مستورہ	مستورہ خانم لہ صیقلی	۴۹
مستورہ	باجرا مستور ناصری	۵۰
نظیر	سیدہ عروج مظفر	۵۱
سجراج	سجراج الشان بیکم الہ آبادی	۵۲
مسین	سہارہ الشان سیدہ انور مسین حیدر آبادی	۵۳
منار	منار بیک منار	۵۴
خٹو	خٹو چٹائی	۵۵
منیر	منیر الشا	۵۶
مر	رضیہ جمیں مر	۵۷
مر	سلطان مر	۵۸
نار	نار بکامی	۵۹
نار	سیدہ نار	۶۰
ناراش	برجیس خود ناراش	۶۱
ناصرہ	ناصرہ باسط پشی	۶۲

نابید	نابید قادی	۳۷
نابید	کشور نابید	۳۸
نجر	نجر مہدوب سادوی	۳۹
نجر	نجرہ یا سکن پوجست	۴۰
نجر	نجرہ خان	۴۱
نجی	نجرہ نابید نجی	۴۲
نورت	نوریا محمود نورت	۴۳
نور	نور صابری	۴۴
نرمس	نرمس پنج	۴۵
نرمس	نور شوار نرمس	۴۶
نرمس	نوشابہ نرمس	۴۷
نریت	ڈاکٹر نریت اکرام	۴۸
نریت	صالہ نریت	۴۹
نیم	ب۔ ا۔ غ نیم	۵۰
نیم	وجہہ نیم	۵۱
نیم	نیم لالہ بریلوی	۵۲
نیم	وفاات نیم	۵۳
نصرت	نصرت نصرت	۵۴
نصرت	نصرت راج قریبی	۵۵
نصرت	نصرت عبدالرشید	۵۶
نصرت	نصرت مدنی	۵۷
نکت	صابرہ نکت بدایلی	۵۸
نور	روشن جہاں بیکم	۵۹
نور	شہناز نور	۶۰
نور	نور جہاں بیکم نور بدایلی	۶۱

مقدمہ

حضور رحمت ہر عالم نور محمد ﷺ کی اس گویا نے آپ و بھل میں تشریف
 گوری کے بعد سب سے پہلے اشعار آپ ﷺ کے وادہا جان حضرت عبدالملک
 کے لئے ہیں۔ ان کے بعد حضور سرور کائنات علیہ السلام و السلوۃ کی والدہ کریمہ سیدہ
 آمنہ سلام اللہ علیہا کے وہ نعتیہ اشعار ہیں جو انھوں نے اس وقت کے جب حضرت
 علیہ سعدی رضی اللہ عنہما حضور سید الکونین ﷺ کو لے کر پہلی خیمہ

أُمِّهِ	رَبِّهِ	أَجْبَلُ
رَبِّهِ	نَبِّهِ	أَجْبَلُ
نَبِّهِ	أَدَّاهُ	أَجْبَلُ
أَدَّاهُ	رَبِّهِ	أَجْبَلُ
رَبِّهِ	أَجْبَلُ	أَجْبَلُ
أَجْبَلُ	أَجْبَلُ	أَجْبَلُ

(میں اپنے بیٹے کو خدا کے ادا کمال کی پناہ میں دیتی ہوں اس شری سے جو پناہوں
 پر چلتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے شری سوار دیکھوں اور دیکھ لوں کہ وہ غلاموں اور
 دمانہ لوگوں کے ساتھ ایک سلوک اور اہسان کرنے والا ہے۔) (۱)

ارشاد شاکر اعوان نے ان اشعار کے بارے میں لکھا ہے کہ شاید "معلوم قدسی"
 کے بعد آپ ﷺ کی شان میں گئے گئے اعلیٰ اشعار کو اولیت حاصل ہے۔ (۲)
 پروفیسر محمد اقبال ہادی بھی ان اشعار کو ولادت نبوی ﷺ کے بعد سے تعلق رکھنے
 والی اولین نعت قرار دیتے ہیں (۳) لیکن یہ بات درست نہیں بلکہ حضرت عبدالملک کے
 وہ اشعار جو حضور رسولی امام علیہ السلام کی ولادت یا سعادت کی خوشخبری سننے
 ہی انھوں نے سرکار ﷺ کو گواہی میں اٹھا کر غائے کعبہ میں لے جا کر گئے (۴) ولادت
 کے بعد اولین نعتیہ اشعار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (۵)

سیدہ سمرت جہاں گوری	گوری
لوشاہ خاتون	لوشاہ
خاندان لوشین	لوشین
رخشہ و لہ	لہ
سیدہ رابعہ نعلی	نعلی
وجہہ یاز احمدی	وجہہ
وجہہ جمال	وجہہ
بی بی ولیدہ پهلواروی	ولیدہ
نور شاہین ہا	ہا
آپ بیگم یاس فیض آبادی	یاس
یاسمین مہد	یاسمین

۳۳۲ (۳۳۸)

مستشف کی دیگر طبیعات



البتہ ولادت نبوی ﷺ کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ان اشعار کو ثانوی حیثیت ضرور حاصل ہے نیز خواتین میں سب سے پہلے نقیۃ اشعار بھی ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت مبارک کے قریب ایک ماہ بعد ہر نقیۃ اشعار کے گئے وہ حضور حبیبہ کبریٰ علیہا التیمہ و اشاکہ والدہ ماجدہ کے ہیں۔ اور یوں خواتین کی لغت کوئی کی ابتدا اس عظیم سستی سے ہوئی جو سرکار ﷺ کے اس دنیائے کائنات میں تشریف لائے کا باعث بنیں جو حضور پر نور ﷺ کی والدہ پاک حبیبہ۔

جب مدینہ منورہ سے واپسی کے سفر میں ابواء کے مقام پر سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی طبیعت ناساز ہوئی تو انہوں نے جو اشعار پڑھے وہ بھی تاریخ میں محفوظ ہیں۔ ترجمہ ہے "میں نے خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو آپ ﷺ تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ حل اور حرام سب جگہ آپ ﷺ ہی ہوں گے۔ آپ ﷺ کو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین اسلام پر مبعوث کیا گیا ہے۔" علامہ درگانی نے "شرح سراپہ اللہ" میں لکھا ہے کہ ان اشعار کے بعد حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے نثر میں بھی حضور ﷺ کی طرف کی۔ (۶)

ڈاکٹر راض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے نام کے ساتھ حضرت علیہ سعدیہ کا نام بھی لکھ دیا ہے۔ "آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آمنہ رضی اللہ عنہا علیہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے چند اشعار بھی آپ ﷺ کی مدح میں گئے اولین نمونہ لغت میں شمار کیے جاسکتے ہیں جنہیں خواتین نے لکھا۔" (۷) ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے "سیرت صغیر پاک و ہند میں عربی نقیۃ شاعری" میں حضرت علیہ کی لوری نقل کی ہے (۸) نیز حضور رسول اکرم ﷺ کی رضائی ہمشیرہ حضرت شہناز بنت الحارث رضی اللہ عنہا کی لوری بھی نقل کی ہے۔ (ترجمہ) "اے اللہ! تو ہمارے محمد ﷺ کو باقی رکھ یہاں تک کہ میں ان کو جوان دیکھوں۔ پھر انہیں سردار دیکھوں" اور آپ ﷺ کے دشمن اور حاسد برباد ہو جائیں اور حضور ﷺ کو ایسی عزت اور غلبہ عطا کرنا جسے وہام حاصل ہو۔ (۹)

حضرت علیہ سعدیہ کے لے جانے سے پہلے اور واپس لانے کے بعد جس خاتون نے ہر پرورش کرنے والے کے ساتھ مل کر حضور ﷺ کی خدمت کی وہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ واقعہ سستی میں جو حضور ﷺ کی پیدائش مبارک کو کہیں 'شہاب' وقت نبوت اور حتیٰ کہ وصال تک آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ (۱۰) مطابق ابن سعد میں حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کے مرثیے کے پانچ اشعار درج کیے گئے ہیں۔ (۱۱)

ان کے علاوہ بہت سی صحابیات (رضی اللہ عنہن) کے نقیۃ اشعار تاریخ و سیر کی کتب میں محفوظ ہیں۔ حضور خیر موجودات علیہ السلام و الصلوٰۃ کی چوبھی حضرت علیہ بنت عبدالمطلب (م میں بھی) کے مرثیے کے آٹھ اشعار علامہ یوسف بن اسماعیل نہائی و رحمہ اللہ تعالیٰ نے "المحکمۃ التہابی فی الدرایح النبویہ" میں نقل کیے ہیں۔ (۱۲) یحییٰ بن ابراہیم صیہبی نے "الاستیعاب" کے حوالے سے ان کے دس اشعار درج کیے ہیں۔ (۱۳) ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے طبقات کے حوالے سے ان کے سب اشعار شامل قرار دیے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری چوبھی حضرت اروى بنت عبدالمطلب کے چار اشعار طبقات ابن سعد میں ملتے ہیں (۱۴) لیکن ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے الاستیعاب اور الاطراف کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ اشعار بھی حضرت علیہ کی ہیں۔ (۱۵) ڈاکٹر راض مجید نے جن صحابیات کے گئے ہوئے مختصر مرثیوں کو تحت صحابیات کے مقالے میں ایک خاص حیثیت کا حامل بتایا ہے ان میں حضرت عائشہ بھی شامل ہیں۔ (۱۶) لیکن ڈاکٹر صاحب نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ حضرت عائشہ بنت عبدالمطلب (حضور ﷺ کی چوبھی) ہیں یا عائشہ بنت ابوبکر بنی ہاشم (حضرت فاروقی اعظم کے بیٹی) حضرت سیدہ بن زید کی بیٹی یا عائشہ اُمّ معبدہ (جنہوں نے حضور ﷺ کا پہلا سراپا بیان کیا) کیونکہ ابن سعد نے حضرت عائشہ بنت عبدالمطلب کے آٹھ نقیۃ اشعار نقل کیے ہیں۔ (۱۷) طبقات ابن سعد میں حضرت عائشہ بنت ابوبکر بنی ہاشم کا ایک شعر درج ہے (۱۸) اور حضرت اُمّ معبدہ (عائشہ بنت خالد الخزاعی رضی اللہ عنہا) نے میرے آقا

یہاں پر اطمینان دیتے ہیں کہ ان کی

طَلَعَ
 مِنَ
 وَجَبَ
 مَا
 أَجَا
 حَلَّتْ
 الْبُحْرُ
 بُيُوتُ
 الْمَكْرُ
 قَعَا
 الْمَكْرُ
 بِالْأَنْزِ
 عَلَيْنَا
 الْوَدَاعِ
 عَلَيْنَا
 قَعَا
 عَلَيْنَا
 اسْطَلَعَ

ارشاد شاکر اعوان کا کہنا ہے کہ اس موقع پر ہی بھارت کی فوجوں نے دہلی بھارتیہ کی بارگاہ میں جو اشتعالیگیت پیش کیا تھا وہ یہ تھا۔

نَجَار	نَجِي	نَجَار	نَجَار
نَجَار	نَجِي	نَجَار	نَجَار

۱۔ "اگر میں حضرت عائشہ صدیقہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دودھ پیا، وہ شفاء میں
میں سے بہا، یہ کتاب میں شفاء ہے وہی "نفوس" سے کتاب میں نقل کیے گئے
اس (۲۰) شفاء کو اس سے "ا" سے دو اکر۔ شفاء نقل ہے میں (۲۱) اور یہ
تفسیر سے دو شمار (۲۲) میں "نوامی وصال" کو نقل نظر لیا ہے۔ (۲۳)

شعریں : میں نے یہ شعر کاغذ سے مرٹے سے دو شعرا کے علاوہ قصیدہ گو یہ کے
چار اشعار کیے ہیں (۲۶) میں چھ اشعار "خداش" نے نقل کیے (۲۷) "ارشید" میں
دو ان "خ" سے حوالے سے قصیدہ گو یہ کے پانچ اشعار دس یا گئے (۲۸) سید علی
محمد رحیموں سے اپنے مضمون "امت کا ع" میں ان میں سے ایک شعر نقل کیا ہے (۲۹)
حضرت کیلاست خارش القشیر کے دو اشعار علامہ حسینی سے "المجموعۃ
لتبایہ" میں دیے ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل ترمیسی سے علامتیہ "الرسالہ" "اسد الغار" اور
مجموعۃ تبایہ سے حوالے سے ان کے میں اشعار شامل تھیں۔ یہ ہیں۔ "ارشید" میں
جمع ہواؤں اور "اسد الغار" سے حوالے سے حضرت رفیقہ بنت ابی سلمیٰ سے چار اشعار اور

اور "طَلْعُ الْبُتُوِّ عَلَيْنَا" والے اشعار حضور اکرم ﷺ کے جوک سے
وہی پر آپ ﷺ کے حقیقی میں پڑے گئے (۳۴) مگر نے اس سلسلے میں
ایک دلیل قیہ دی ہے کہ بتقریب عاصم بن جمود کی کہانیاں شام کی طرف ہیں جہیں
مکہ سے مدینہ آنے والا نہیں دیکھا۔ اگر اسے اس کا کرہ ہوتا ہے۔ بہتہ اگر اسے شام
جاتا ہو تو وہ اُدھر سے ہو کر جائے گا۔ (۳۵) وہ سری دلیل نہیں لے پے دی ہے کہ مولانا
شرف علی قانوی سے ان اشعار کو فردا جوک ہی سے منسوب کیا ہے۔ (۳۶)

حقیقت یہ ہے کہ عاصم اپنی قلم اور مولانا شرف علی قانوی کے علاوہ صاحب
"الہدایہ و التہایہ" نے بھی ان اشعار کو جوک سے واپس ہی سے متعلق بتایا ہے۔ (۳۷)
ان کے علاوہ علامہ کھانی نے "امواہب اللدنیہ" میں بھی یہی کہا ہے۔ (۳۸) نیز
عبداللہ بن محمد بن محمد الہاب نے بھی یہی موقف اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
"صاحب ہندی" لکھتے ہیں۔ بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ شعر آپ
ﷺ کے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچنے پر پڑے گئے تھے۔ مگر یہ کھانا ہوا وہم ہے
کیونکہ "غنیہ الوداع" شام کے راستے پر ہے۔ (۳۹)

مطالعوں کے سلسلے کی ایک اہم بات یہ ہے کہ حضرت عثمان بن ثابت انصاری رضی اللہ
عنه سے منسوب مشہور وہ اشعار

وَأَخْبَنُ	بَيْنَكَ	لَمْ	تَرَفَّ	فَتَبْنُ
وَأَجْمَلُ	بَيْنَكَ	لَمْ	تَرَفَّ	فَتَبْنُ
كُنْتُ	بَيْنَكَ	لَمْ	تَرَفَّ	فَتَبْنُ
كَانَكَ	بَيْنَكَ	لَمْ	تَرَفَّ	فَتَبْنُ

کے واسطے میں اکثر محدثان مہاس ندوی نے لکھا ہے کہ اگرچہ جامعین نے ایسے اشعار
حضرت عثمان کے زمانہ میں شامل بھی کر دیے ہیں لیکن ان کے متعلق وہ سری روایتیں
میں ملتی ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ یہ اشعار حضرت عثمان کے نہیں ہیں۔ (۴۰)

"نہج الامانی" (۴۱) میں ہے کہ یہ اشعار کسی خاتون کے ہیں جو یہاں سے
تعلق رکھتی تھیں۔ حضور پر نور ﷺ کے دربار پر قراویں حاضر ہوئیں اور اپنے

جہات عقیدت کو شعری صورت میں پیش کرنے کی اجازت پا کر یہ اشعار پڑھے۔ (۴۲)
علامہ نجف بن اسماعیل کھانی نے بھی ان اشعار کی حضرت عثمان بن ثابت
سے نسبت کو مشکوک قرار دیا ہے۔ (۴۳)

چنانچہ قرین قیاس یہی ہے کہ یہ مشہور وہ اشعار بھی کسی صحابی کے ہیں۔
دور صحابہ کے بعد بدعتی سے خاتون شعرا کا عقیدہ کام محظوظ کرنے کی صورت میں
پیدا نہ ہوئی۔ بخاری و ابن ابی شیبہ نے شاید شعر بھی بہت کم لکے۔ ان کے تو سامنے نہیں آئے۔
اسی لیے بعد کے ادوار میں شاعرات کی عقیدہ شامی اشاعت پذیر نہیں ہوئی۔ جتنے عقیدہ
انتخاب چپے ان میں بھی شاعرات کی نمائندگی بہت کم رہی۔ مثلاً علامہ بیہقی کے
۳۱ مجموعہ "تہایہ" میں ۱۰۱ عقیدہ اشعار ہیں۔ یہ چار عظیم جلدوں پر مشتمل کتاب
ہے۔ اس انتخاب کے بارے میں ڈاکٹر رؤف محمد نے اپنے پل بچان کے مقالے میں
لکھا۔ "مدیر مجموعہ صحابہ میں بھی ہندو خواتین کے عقیدہ کو لے لیتے ہیں جن میں سعدہ
بنتو عصام کا نام قابل ذکر ہے۔ بیہقی نے اپنے عقیدہ انتخاب "المجموعۃ التہایہ فی
الدرایح النبویہ" میں ان کا نمونہ کلام دیا ہے۔ "حقیقت یہ ہے کہ "مجموعہ"
میں سعدہ اُم سعد بنتو عصام الحمیریہ اندلیہ القرطبیہ (۱۰۳۰ ہجری) کے قادیہ "ل" میں ۵
اشعار کے علاوہ عائشہ الباعریہ الدمشقیہ کے قادیہ "ی" میں ایک سو ایک اشعار درج
کئے ہیں۔ لیکن وہ نہ ہی صحابہ کی صرف یہی دو خواتین نعت گو اس مجموعے میں موجود
تھیں۔

حضرت لامیری "میں المناجید صابہ محمود العزیز کا مجموعہ کلام "نہج ام سر" موجود
ہے جو ۱۸۸۵ء میں بغداد سے شائع ہوا۔ ۲۷ صفحات کی اس کتاب کی حلف نقشب میں
حضور اکرم ﷺ کا ذکر پاک موجود ہے۔ وہ لکھیں "اگر میاں الرسول ﷺ
"نور" فی مولد العزیز التبی" تو میاں رسول پاک ﷺ سے متعلق
ہیں۔ (۴۴) یہ شاعر ۱۸۸۸ء میں پیدا ہوئیں۔

ایمانہ ۳ تصوف الاسلامی "قاہرہ (مصر) کے جنوری ۱۹۹۳ء شعبان ۱۴۱۳ء کے
شمارے میں فیضہ الجواہری کے عقیدہ مجموعے منشور العین فی حضرت سید المرسلین صلی

ان میں سے جو کتابیں میں نے طور دیکھی ہیں ان کے بارے میں لکھ رہا ہے کہ اس میں
تکلیفیں ہیں، لغتوں کے علاوہ کیا کچھ ہے اور کتنا ہے۔ کتاب کے صفحات بھی دیکھے
ہیں۔ بعض صورتوں میں قلمی مقام اور دیگر حقائق کا تذکرہ بھی کر رہا ہے۔ مزید سے
زاد ایسے نعت گو شعرا کا ایک ایک شعر شامل کتاب کیا گیا ہے جن کے مجموعے نہیں
چھپے۔ صفحہ ۱۰۶ سے ۱۱۹ تک پاکستان میں شائع ہونے والے "تکلیف" کا ذکر کیا گیا۔
(۷۷) جن جریدہ کے تحت سر شائع ہوئے ان کے بارے میں مفصل معلومات فراہم کی
گئیں اور کسی ایک کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ اس کے بارے میں کس کس نے کیا
کیا ترغیب دلائی ہے۔

"پاکستان میں نعت" میں نعت کے حوالے سے پچھلے واسطے جوائے "لوائے نعت"
کراچی اور ماہنامہ "سیرت" کراچی کا ذکر بھی کیا گیا ہے جن سے کچھ چند شمارہ شائع
ہو سکے۔ اور ماہنامہ نعت "لاہور" کا ذکر بھی ایک صفحے میں کیا گیا ہے جو جنوری ۱۹۸۸ء سے
باقاعدگی سے ہر ماہ ۱۰ صفحات پر چار رنگے سروشن اور معیاری کافز اور خطابت کے
ساتھ شائع ہوتا ہے اور اس کا ہر شمارہ نعت و سیرت سے حلقہ کسی موضوع پر خاص نمبر
ہوتا ہے۔ (اس کی ادارت راقم السطور کے لئے ہے)

کتاب میں رسائل و جریدہ کے سیرت نمبروں کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور یہ
تایا گیا ہے کہ کس جریدے میں کتنی نعتیں ہیں یا نعت کے بارے میں کون کون سا مضمون
شامل ہے۔ نعت کے موضوع پر پچھلے دلی کتابوں پر بھی ایک باب ہے اور خطا "نعت
طرائف" کے فردخ میں حصہ لینے والے نعت طرائف "عناظروں" عقیموں وغیرہ کا بھی تذکرہ
ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے (تمام) خواہندگان کو تاجروں کے بارے میں پاکستان میں نعت
پر ہونے والے کام کا ایک خاکہ سامانے آجائے گا۔

سازشے سات سال سے ماہنامہ "نعت" کے لئے کام کرتے ہوئے "پاکستان میں
نعت" کی تدوین کے دوران میں اور نعت کے سبب میں مزید کام کرتے ہوئے مجھے محسوس
ہوا کہ طوئیں خاص طور سے نظر انداز کی جارہی ہیں۔ نعت گوئی کے حوالے سے ان کے
کام کو کچھ اہمیت حاصل ہے۔ لیکن فکر کاوش اور احساسات قوی ہے۔

اب تک کی صورت حال یہ ہے کہ پروفیسر سید محمد شاد کی کتاب "تذکرہ نعت
گوینان ارد" (۱۰ جلدیں) کے ۳۲۳-۳۲۴ صفحات میں کسی خاتون کی نعت گوئی کا ذکر نہیں
ہے۔ (۷۸) ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے اپنے پی ایچ ڈی کے مطبوعہ مقالے "ارد میں
نعتیہ شاعری (۱۸۳۳-۱۸۳۴) کے باب ششم میں نواب اختر محل کا اور باب ہفتم "نور
حاضر" میں زابد خاتون، نور جہاں نور، آفتہ شہنائی، رسوں جہاں بیگل، نوشاہ خاتون
اور حبیبہ انسا بیگم حقیقت (۷۹) خواتین کا ذکر کیا ہے۔ (۸۰)

ڈاکٹر ریاض محمد کالپی ایچ ای کا مقالہ "ارد میں نعت گوئی" ۱۸۷ صفحات پر
مشتمل چھپا۔ ان میں سے صرف پانچ صفحات مستورات کے لئے لکھے گئے۔ (۸۱)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد، فقیر دی کی کتاب "ارد شاعری میں نعت" دو جلدوں میں
۳۲۳-۳۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں صرف آیتہ خاتون، نوشاہ خاتون، حقیقت
انسا بیگم، اور بی ای کا ذکر اور نمونہ کلام ہے اور نور جہاں بیگم، رسوں جہاں بیگم اور
محمد خاتون کے بارے میں ایک ایک فقرہ ہے۔ (۸۲)

گورہ ملیانی کی کتاب "نعت عامہ کے تحت گو" (۷۹) اور سید محمد قاسم کی کتاب
"پاکستان کے نعت گو شعرا" (حصہ اول) میں کسی خاتون کا ذکر نہیں ہے۔ (۸۳) سید
انضار حسین نقوی فضل فقیر دی نے اپنی ۲۰۸ صفحات کی کتاب "ارد نعت تاریخ
وارتقا" میں "پاکستان کی شاعرات" کے عنوان کے تحت ساڑھے پانچ صفحات میں آوا
ہطری، مسرت جہاں نور، بدین نقیبہ، درویشہ، نسیم کا ذکر کیا ہے۔ (۸۴)

انتخاب نعت کی صورت میں اس سے کچھ زیادہ تلف نہیں۔ رسائل و جرائد
کے چند نعت نمبروں کا حال بھی دیکھ لیں۔ ماہنامہ "نور و غلور" قصور کے نعت نمبر میں
قاری "ارد" ماہنامی کے بہ شعر کی نعتیں ہیں، شاعر ایک بھی نہیں۔ (۸۵)

"سیرت عامہ" منیر آباد کے نعت نمبر میں نواب اختر محل، بیگم، درویشہ
صوبہ مقرر کی نعتیں ہیں۔ (۸۶)

۱۳ "ہمازبور"، "محبوب" لاہور، "نعت" شاعری، راولپنڈی اور "نعت" "نعت"
کو جرائد کے نعت نمبروں میں کسی شاعر کی کوئی نعت شامل نہیں۔ (۸۷)

شاعرات کا کلام اور حالات زندگی درج کیے گئے ہیں۔ اس تذکرے میں شاعرات کے حالات عام طور پر مستحق ہیں۔ ابتدا میں مولف نے اردو زبان کی تخلیق و ارتقاء اور اردو میں شاعری کے آثار کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھا ہے۔ محنت و باور رکھتی ہیں کہ اس تذکرے میں کسی ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اسے اپنے پیش رو تذکروں کے مقابلے میں ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔ (۹۵)

اس تذکرے میں ۲۳ شاعرات کا ذکر ہے جن میں سے چودا ایک ہیں جن کا نعت گوئی سے تعلق ہے۔ نواب قنبر علی۔ بیگم افضل۔ بیگم عارف۔ راجہ پاشا بریلوی۔ خورشید آرا بیگم۔ ڈیو جید آبادی۔ خیم جالندھری۔ عفت مظفر گری۔ دامن پاشا اٹار۔ رسول جمال قلی بدایونی۔ مار بنگراوی۔ برہمیں جود ناول۔ قور بدایون اور نوشہ خاتون۔ "خواتین رکن کی امداد خدمات" از نصیر الدین باغی (۹۶) میں ہر اہل بیگم غمی "ڈیو جید آبادی اور نوشاہہ خاتون نعت گوئی سے تعلق رکھتی ہیں۔

عقلم احمد ہر سادہ کی "آدابِ حرم" (۹۷) میں حسن اہل بیگم شرم "ایستادین شواہد" عقیدہ بیگم "خیم جالندھری" طاقت حویہ "دامن پاشا غازی اور مستور رضویہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

حیدر آباد کے شاعر "ہند لول" (۹۸) میں بشیر النساء بیگم بشیر اور طاہرہ سعیدہ کا اور جلد دوم (۹۹) میں مدنی احقر علی اور نوشاہہ خاتون کا ذکر ہے۔

سلطان مرہٹے پٹے "جنگ" کراچی میں ایک سلسلہ مضامین شوالہ کیا بعد میں انھیں لکھا کر کے چھاپ دیا۔ ان کی تالیف "آج کی شاعرات" (۱۰۰) میں راجہ پنڈت بریلوی "خورشید آرا بیگم" سردار ہلو الوری "سعیدہ حویہ مظفر" سعیدہ انور مصطفیٰ حیدر آبادی "خیم جالندھری" "دعوتِ خیم اور نور بدایونی کا تعلق سنت گوئی سے ہے۔

فیض بریلوی "کراچی سے ماہنامہ" "خاتون پاکستان" نکالتے تھے۔ ان کے "تذکرہ شاعرہ پاکستان" (۱۰۱) میں درج ذیل میں کسی طرحین کا تذکرہ ہے جسوں نے غنیمتیں کی ہیں۔ آبا جعفری۔ رضیہ انور سادہوی۔ سپر آرا پنڈت بریلوی۔ طاقت خیم قادری۔ رحمت النساء قریبی۔ حسرت آرا عقیب۔ خورشید آرا بیگم حقیہ خیم فتح آبادی۔ خیم

جالندھری۔ طاقت اشارت۔ طاقت بریلوی۔ ہدین سید قہ۔ سوزنا شیریں کرشمہ۔ زائدہ کمال۔ رسوں جہاں قلی بدایونی۔ سعیدہ حویہ مطلب سادہ زہرا۔ دہیدہ خیم نور جمال قور بدایونی۔ راجہ خاتون نعت۔

۱۹۸۳ میں ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری نے "تذکرہ نعت گو شاعرات" شائع کی۔ (۱۰۲) یہ کتاب پچھلے سال کے ۳ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں پچاس نعت گو شاعرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مولف نے مقدمہ میں لکھا ہے "نعت گو شاعرات کا یہ سہا تذکرہ ہے۔ اگرچہ علم و تحقیق میں حریف "فر کا کوئی کام نہیں ہوتا لیکن انھیں کام حلیو اول ہونے کی حیثیت سے تاریخی اہمیت ضرور رکھتے ہیں۔ اس تذکرے کی اس اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔" (ص ۱)

قاری محمد مخرم گزشتہ صفحات کے مطالعے سے جان چکے ہیں کہ خواہیں نے کچھ تو نعت کے موضوع پر دستا بہت کم لکھا ہے "مستور" ہونے کی وجہ سے طبع کے حالات زندگی بھی لوہا دستیاب نہیں ہوتے۔ یہ نعت گوئی کی تاریخ مرتب کرنے والوں نے بھی غفلت نہ رہیں کی۔ شاعرات کے ہر تذکرے شائع ہوئے ان میں بھی ایسی خواتین کو بڑا اہمیت نہیں دی گئی جو نعت گوئی ہیں۔ رسول و جہاد کے نعت گوئوں میں بھی وہ بڑی حد تک نظر انداز ہوئیں۔ جسے میں ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری کا پچاس نعت گو شاعرات کے تذکرے پر مشتمل کتاب شائع کرنا واقعی کارنامہ ہے اور بعد کے کام کرنے والے لارہا "س کی اولیت کو خواتین خیم پیش کریں گے۔

"تذکرہ نعت گو شاعرات" ۱۹۸۳ میں چھپا۔ جنوری فروری ۱۹۸۷ میں "شام و سحر" لاہور کا نعت گو شائع ہوا اس میں خالد خیم نے "۱۰۲ شاعرات کی نعت گوئی" کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا (ص ۱۸۵ تا ۲۵۷) جس میں ۵۳ خواتین کی نعت گوئی کا تذکرہ ہے۔ مضمون کے آخر میں ۸ خواتین کے دو دو "تین تین نعتیہ شعار دیئے ہیں۔

(۱۰۳)

خواتین کی نعت گوئی کے سلسلے میں کام کرنے والوں کو کتنی برکتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے حلق ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری لکھتے ہیں۔ "لڑکیوں کی تعلیم اور تحریر و

نکیت کے بارے میں ہمارے سلاطین کے واسطے آفتیہ اور سارے جہان قدر
رسائل و نگاروں میں جو میں شعر کا نام و حوا سے سب سے سب سے شعر کے
چچا سے مراد لکھا گیا ہے میں نے اس کو روئے ہوا ہے کہ اس سے
میں نے پتہ اور اس میں سے میں نے وہ بھی نہیں سے یاد کیا ہے۔

یہ شخصیت ہے جو انیس سو تیس سال کا زمانہ کے - - - سے مراد
 ہیں جس کا شہر اور - - - میں بھی بہت کوشاں ہے اور - - - سے
 شہر کا سر ہے۔ مہاراجا و مہاراجا میں بھی یہ کام ہے - - -
 مہاراجا کے لئے - - - میں بھی - - - میں بھی - - -
 - - -

[illegible]

نہ دیں حالات "جو تین کی محنت گوں" سے موضوع پر قہر اٹھانے ایک جہارت ہی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ حال کام ہونا رہنا چاہتے اور دھرم دھرم ہوئی چیزیں بننے ہوتی رہیں تو مستقبل میں کام کرنے والوں کو سمجھوتہ ہوگی۔

اردو میں نعت کے موضوع پر جس حوالے میں نے کام کیا ہے "ان میں" نکتہ "کا اہم
اے اردو کا مقالہ" اردو میں نعت گہری (شہید کی) سے پہلے در خصوصاً "بعد میں" پنجاب
یوکرینی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔ "درست" شہنم چغتائی کے اہم اے اردو کے مقالہ
"اردو شاعری میں حوتیں کا حصہ" میں بھی بعض حوتیں کی منظر شاعری کا ذکر کیا گیا ہے۔
"تم" نے "میلہ" لکھی "۱۹۷۷ء" نام سے ایک کتاب مرتب کی جس کی
صفحات ۱۷۱ صفحات ہیں۔ اس میں صفحہ ۲۸ سے "قرآن مجید" انتخاب ہے جس میں
مراہ (پہلیں) سوادِ عام اور سربِ سر سے صوفیوں سے نعتیں جمع کی گئی ہیں۔ کتاب لاہور
سے چھپی ہے (۲۵)

ہدایت "تقریریں" اور "ردہ صدیقی" اور "دست میں ایک عربی سے شائع ہو رہا ہے۔ آپ تک اس سے بات بہت مرئی ہو ہے۔ میں نے اس کا طور پر صرف تقریریں آتی ہیں۔ صرف دست میں عارف مرئی ہیں اور شاید صدیقی کے وفاق میں ہیں (۱۹۶۶) اور دست میں عارف مرئی کے ساتھ مقام میں ہیں (۱۹۶۶)۔ لیکن ان سات دست میں عارف مرئی اور صدیقی کا ولی مضمون شامل نہیں ہے۔

دوبارہ "مرد و ملت" کر پئی کا جزا ۱۹۹۱ء میں ادا کیا۔ یہ تک اس کے چہ شمارے
 سامنے آئے ہیں۔ ہر شمارے کے درونی سرورق پر سسٹنڈنٹ میگزینز اور دیگر اخبارات کا نام
 موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ رسالے کی اہمیت میں ان کی صلاحیتیں استعمال ہوتی ہوں گی
 لیکن ان چہ شماروں میں ان کا کوئی مضامین نہیں ہے۔ (۲۸)

شہناز کوثر (بہری بیٹی) نے محنت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔
(۲۰۱۱) ماہنامہ "صحت" لاہور کے جرا (جنوری ۲۰۱۱) سے اب تک ہر ماہ رسالہ پوری
واقفگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ہر شمارہ محنت پر ہیرت کے کسی ایک موضوع سے
متعلق خاص مضمون ہوتا ہے۔ صفحات ۱۲۴ پر ہیں اور اس سے علمی و تحقیقی پرچے کی حیثیت
سے اپنا آپ بیا بھر کے اردو اہل طبقے سے منوایا ہے تو اس میں شہناز کوثر کی محنت، علم و
تحقیق کے گہری دلچسپی اور محنت سے محبت کا بڑا حصہ ہے۔ ۲۰۱۱ کے بارہ شماروں میں اس
کا نام رسالے پر نہیں چھپتا تھا۔ ۲۰۱۱ کے آغاز سے اب تک یہ سرفہر میں کا نام لڑتی

ساکل و جرائم کے تحت سر شائع ہوئے ہیں، ان میں صرف "مریخہ خات" کے (مریخہ) نام
میں ان چار خواتین کی سٹریٹ کالوشیں شائع کی گئی ہیں۔ اور "تحریر" کے تحت قمر میں
شاہد صدیقی کا ایک مضمون چھپا ہے۔ (۴۶)

”ابن کثیر نے نوٹ کیا کہ (دو جلدیں) میں جس دو ٹو ٹکڑوں کے مضامین شائع کئے گئے ہیں ۱۰ کتبہ صحت اور شمار کوڑ کے (۳۲) دو دو ٹکڑوں مضامین ماہنامہ ”صحت“ کے شمارہ دوم سے لئے گئے ہیں (۳۳)

کچھ شاعرات کی حوا' مناجات یا مسکت مہری نظر سے گزری ہے۔ اس سے ان کا
 زہن طبع معلوم ہو جاتا ہے۔ اور اس 'رہبان' طبع کی حالتوں کے سے ممکن نہیں کہ وہ
 صحت رکھے۔ لیکن دیکھتے صحت میں ملے۔ مثلاً مقدسہ حاتر، نگار حبیبی، ماری (۱۳۳۳) طہارا
 خاتون، سہرا (۱۳۵۵) رقصانہ گھٹ، نگاری ام ہانی، گھٹو (۱۳۶۶) رونا، یار ادیب، بیگانہ
 (۱۳۷۷) اور فیضہ راہا (۱۳۸۶) کی عمریں 'ایس' یکم، 'ایس' (۱۳۹۶) شایین صدیقی، دیوہادی
 (۱۳۹۰) یار فرہاد (۱۳۹۱) اور طاہرہ مصری (۱۳۹۳) کی منتقش دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں
 نے تئیس بھی کسی ہوں گی لیکن وہ سب سے سائلے نہیں ہیں۔

بہر حال مرادو سے مراد خواتین کی جو لغتیں مجھے دستیاب ہوئی ہیں، اس کا تذکرہ آئندہ صفحات میں حوالہ دے کر کیا جا رہا ہے۔

[illegible]

نرسہ ختر، شہنا (کوثر کی بیوی)۔ ۱۹۹۰ء کے ماہنامہ "صحت" کے دو شماروں میں ان کے دو مضامین شائع ہوئے۔ (۳۶)

سیرت مصلیٰ نبی شہیم اللہ کے تین مضامین (۳۷) اور چھٹے جلد کوثر پروسی کے تین مضامین (۳۸) بھی فائنا سہ "العت" نامہ ۱۳۲۰ء کے عطف شماروں میں شائع ۲۷-۳۸- (العت)

ماہنامہ "بطورہ علوم" لبنان کی شاعت خاص بہتر ان "تجلیہ اسلام" کے نام سے ہوگی۔
مقدس کی روشنی میں "کے معاہدے" اور ان میں "اہم ظاہرین" کا نام شامل نظر آتا ہے
(۲۶) لیکن ان کا کوئی مضمون نہیں ہے۔

"صریحاً عامہ" حیدر آباد کے تحت عمر میں مسودہ فہم کا مضمون "اردو کے چند کہیں سے میلاد بنے" لکھنے کا مضمون "قدم اردو تحت گوئی" اور عفت ہنو اور گفتہ نسرین کی مشترکہ کاوش ہنواں، لکھتے مجموعے اور اردو ہنواں "شمار ہنواں" (۳۰) اب تک تھے

وہ نگر و نظر (پتھر) اسلام آباد۔ فروری ۱۹۷۱ء (مضمون "معاذ اللہ! بکشت" و "مشرقا، شہ و عمران")۔
 علی بابا، قتل جادو، یا میر محمد۔ مخزنِ مکتبہ۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۱ء۔ ۱۱۲/۱۱۳ راجا، شید گرو
 (عرب)۔ مکتبہ امانات۔ حیدرآباد، لاہور۔ ۱۹۷۱ء (مقدمہ، رومسہ)۔ انگریز و ملکی قربانی کے
 اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے "برصغیر و ہند میں عربی شاعری" (مجموعی سوانح میں پیر، "اس کے
 چھ اشعار" (مضمون انگریزی ہندوؤں میں ۱۹۷۱ء اور طبقات ان کے سوانح میں ۱۹۷۱ء کے سوانح سے
 مثال کیے ہیں (۱۹۷۱ء)۔

۱. فکر و نظر - خبری ۱۷۷۵ - ص ۱۸۸

۴۲- قزوین - ۱۳۸۷

سرمد جیوش۔ علوہا باجرانی السطفی۔ مترجم محمد شرف جالوی۔ قرینہ بک منال لاہور۔

આચાર્યશ્રીના આશ્રિત સ્વર્ગીય શિષ્યો

۱۴۵۵: سنجیدگی از او قلمچی روی (داکتر) ابرو شاد روی م. فخری مدد او. مدد مکتوب

کے لیے یہ تمام باتیں ضروری ہیں۔

مقام: پاکستان کے قریبی ملکوں میں

۷۸۔ فضل نجمپوری "سیدہ الطہل حبیروہ" (۱۳۷۱ھ) اور "قصیدہ کبریا" (۱۳۷۲ھ)

甲 甲 11 6 5 11 4 1 2

۸۱- سرور خانم (تخلص علیہ اوروں کی طرف سے) - ۱۴ - ۱۳ - ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱ -

۷۶. ۱۳۹۴/۱۲/۲۵

تاریخ : ۱۹۴۲ء۔ صفحہ نمبر : ۴۶۔ اے بی ایف آر جی ایم

1974 1975 1976 1977 1978 1979 1980 1981 1982 1983 1984 1985 1986 1987 1988 1989 1990 1991 1992 1993 1994 1995 1996 1997 1998 1999 2000 2001 2002 2003 2004 2005 2006 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

[illegible]

۸۴۹۱

۱۔ "شہام و سحر" (ماہنامہ) کا ادارہ جس کے چار عقلمند اہل علموں میں صرف نو خ

تعمدات و غیر تعمدات

١٤٠ | ج ٣ - فهرست کتب و اسناد

والله اعلم بالصواب

۱۵۰

... ..

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

... (The text is too blurry to transcribe accurately, but appears to be a list of items or a table of contents.)

۴۸۱

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے کے زمانے میں جب کہ انگریزوں نے ہندوستان پر قابض ہو کر اس کی سرکاری سرحدیں طے کر دی تھیں۔

1874

1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 2680, 26

[illegible]

150-3

[illegible]

فصل اول در بیان کلیات و مقدمات

المجلة الإلكترونية - دورية علمية محكمة - تصدر عن جامعة القاهرة

[illegible]

السلامة العامة - ١١١١

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

100

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

میرزا جہانگیر، پسرانِ شہزادہ شہر بخت، پسرانِ شہزادہ شہر بخت، پسرانِ شہزادہ شہر بخت

مجلس اول: ۱۷۰۰

3. وہ ایک محصورہ و ستائے میں تھے، مطبوعہ لاہور۔ تقریباً ۱۹۸۳ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوا۔

نعت رجب - (رازی) - لیڈی ۱۹۵۵ء میں ۸۷ (سکون) - اسبابِ موت: زوردار قہر (موت)

۱۹۸۰ - قرطبی (دہلی) : لاہور : نعت مسیحا مارچ اپریل جولائی اگست ۱۹۸۰ء صفحات

۴۷۔ عربی، فتح نمبر ۷۔ فروری ۱۹۵۵ء۔ صفحات ۲۴ صفحات

[illegible][illegible]

۱۳۷۰ - آستان قدس - خنجر ۸۳۳ - ۱۳۷۱

۳۸۔ منیر قہسٹری 'جامی' مجلہ بہارِ ملت، مکتبہ المصنفین لاہور، ص ۹

[illegible]

۲۸۰ احتیاج و تعبیر ۱۹۵۷ء - ۲۸۱

۳۱- استاد- یون ۱۹۵۱- ص ۷۵- تنظیمت قواعد فقه (نور) / استاد- یون ۱۹۵۱- ص ۷۶

(مکتبہ حضرت لوط علیہ السلام)

(۱۲۲۔ نوح، اہلبار) کما حقہ۔ طبر ۱۱۴۔ ص ۱۲۸ (مقوت نمٹ) (مکمل کی قاری شفقت)

راجا راجہ

الشيخ محمد بن عبد الله

اعظم مشنریز۔ نیر شہار کا ولی۔

ملکین روڈ - لاہور۔

050419

(خون: ۵۳۶۸۳)

آرزو، طیبہ

پہلے کالوں نمبر ایسلہد میں رہتی ہیں۔ جانی مکمل بخشا ہوئی ہے اس کی یہ عبت

یہ انتخاب رست میں شامل کی ہے۔

٢٠٠٠

کے بعد اچھا دوست بن گیا۔

کے لئے کی ایک کرم مس

محبوبہ، محبوبہ، محبوبہ، محبوبہ، محبوبہ

4

۱۰۰

کتابخانه

فمن كان منكم غنيا فليعْلَمْ أنَّه لا يُغْنِيهِ عَنْهُ غِنَاهُ وَلَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ مِمَّا كَسَبَ فِي الدُّنْيَا خُلُقٌ نَبِيلٌ

مس ۴ در ۲۲ روز

٢٠٠٠

۴۰۰

چے تصور میں تھا ہی روزنامہ

مجله پژوهشی "جامع" - بهار و تابستان - مقاله: مقاله دکتر کمالی (مجموعه مقالات) شماره ۹۸، ص ۳۸

۱۔ ک۔ بیگم بدایونی

اکثر ابوسید شاہجہاںپوری نے پورے کرمچہ ایوب قادری مرحوم کے فعلی نسخے "تذکرہ شعرا نے بدایونی" کے جو سے سے اقدس انشاء حاصل جاریہ افضل بدایونی کا ذکر کیا ہے اور اس میں ان سے میلاد "افضل الدار" محبوبہ ۱۸۷۸ھ کا ذکر کیا ہے۔ (۱)
لیکن ک۔ بیگم بدایونی کے ذکر میں صرف یہی لکھا ہے کہ افضل مالاباد ایلی کی من تھیں۔ ڈاکٹر یوسفیان سے لکھا ہے کہ ۔۔۔ بیگم بہت کاٹھ۔ دستیاب نہیں ہوا۔
اس کے حالات کا علم بھی نہیں ہو سکا۔ صرف میلاد "افضل الدار" کی تاریخ شہادت لکھنے لے گئی ہے اور یہی نمونہ کلام ہے۔ (۲)

ڈاکٹر ابوسید شاہجہاںپوری نے "مقدمہ" میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ میرے پیش نظر سماریہ یہاں ہے۔

ہذا اور "شاعر کا تہذیبی رجحان شائع ہو چکا ہو۔

ہذا "تذکرہ نویس" سواریہ نگار سے کسی شاعر کے بارے میں صراحت کی ہو کہ اسے لغت گوئی سے حاسی دلچسپی ہے یا نہ "سلام و میراں کا خاص فن ہے۔

ہذا "تذکرہ نویس" شاعری کے تمام دینی واقفیت کی بنا پر شامل کئے گئے ہیں اس بنا پر کہ معتبر کے انتخاب میں ان کا کلام بھی منتخب کیا گیا ہے۔ (۳)

ہذا لیکن تذکرے میں ک۔ بیگم بدایونی کی شہریت کے جوہر میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے۔ صرف ان کے نمونہ تاریخ شہادت کی بنا پر انہیں تذکرے میں شامل کر لیا گیا ہے۔

لکھی ہے رحم نے جو
جَزَائِکَ اللہ دلی التَّائِبِ حَتَا

(۱) تذکرہ صحت کو شاعرانہ۔ ص ۸

(۲) تذکرہ صحت کو شاعرانہ۔ ص ۸

(۳) تذکرہ صحت کو شاعرانہ۔ ص ۸

اختر حیدر آبادی، سیدہ

اردو کی مشہور لکھنؤ شاعرہ "غیبہ" در قوی کارکن تھیں۔ (۱) سردار بیگم نام اختر تھیں، نواب خاں ان لکھنؤ ۱۸۷۸ء کو میر آباد کن میں پیدا ہوئیں۔ (۲)
آپنی وطن بنگور ریاست میں رہا۔ (۳) وہ لاٹام سید امیر حسن تھیں۔ جو محمد سید کریم حسن میں قمر کھنوی، دلی، دہلی کے شہر تھے۔ اختر حیدر آبادی کی پرورش ان کے چچا محبوب علی سے کی۔ بچے آپ کو میر آبادی لکھی تھیں، سکوت لیا (۴) کا پڑھ میں دینی تھی (۵) ملت دورہ "انتخاب" مرتبہ پاکستان ("تقیہ" دورہ پانچ ہے وہ احمد بعدوستان میں اپنے شہر امرتسر کے ساتھ "ادب" میں "پاکستان" لکھا رہا تھا) کے ایک شمارے میں اس کی صحت "میرہ" سے ساتھ ان کا نام یوں لکھا ہوا تھا ہے۔ "طیبہ بعدوستان میں سید اختر حیدر آبادی) صدر آل ڈیلا رانہ مسلم لیگ" (۵)۔ عام طور سے ان کے نام کے ساتھ پسند خطاب "طیبہ ہند" اور "خیر" صدر لکھتے جاتے تھے (۶)۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کی حمایت ہم یہی تھیں۔ "تذکرہ شاعرانہ اردو" میں لکھا ہے کہ مسلم لیگ نے ایک جلسے میں ان کی تقریر سے متاثر ہو کر مولانا عبداللہ بدایونی سے انہیں مدیہ ہند کا خطاب دیا تھا (۷)۔ اس کے علاوہ "میرہ حسن" نامیہ "خیر" مجاہد دہلی و بیوا کی خطابات تھیں مسیحی علم در بل بلک کی جانب سے دیئے گئے۔ ملک کی آزادی کی تحریک میں انہوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اکابر نے ان کی (دینی، ملی اور عملی صلاحیتوں اور اپنی دینی خدمات کا اعتراف کیا (۸)۔

۱۸۷۲ء میں نصیر آباد راجپوتانہ کے گورنمنٹ کنگریٹر خاں عبدالغنی خان سے شادی ہوئی۔ گھر میں صاحب کی وجہ سے بڑی عمری میں شعر و فن سے گہری دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ سید اختر کا کلام اسلامی روایات و شرقی تہذیب و معاشرت کی اعلیٰ اقدار کا حامل ہوتا ہے۔ وہ مغرب کی حیاء و تہذیب کی حفاظت کرتی ہیں۔ وہ عظیم الامت شاعر مشرق علامہ محمد قہل (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے طریقہ فکر سے بہت متاثر معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی ایک نظم "سنگ پور میں ایک مسلم درویش کو کھو رقص دیکھ کر" علامہ کی نظم "مسجد

قرطبہ کی زمین میں لکھی گئی ہے (۹)۔ خوش طبع تہادی نے بن کی شاعری کے متعلق یہ کہ خنکی شاعری میں تصنیع مطلق نہیں پاد جاتا۔

تذکرہ میں لکھا ہے کہ ان کی دعوتوں کا مجموعہ "مجید اور عثمان" چھپ چکا ہے (۱۰) لیکن کسی سے یہ مجموعہ نہ مل سکا۔ اور اس سے ہمارے میں بھی معلومات نہ ہوئی ہیں۔ مجھے بھی کاشمیر سے دو جلدیں مل سکی ہیں۔ یہاں سے ایک جلد انٹرن کی لکھنؤ کے ایک پرائیویٹ لائبریری سے مل گئی ہے۔

یہ دو نثر فارسی دفات میں سے ہیں۔ یہ ایک ہی شاعر "علی خنک" تہادی ہیں (۱۱)۔ ۱۹۵۸ء میں فوت ہوئے۔ (۱۲)۔ علی اختر حیدر ان کی پانچ لکھنؤ کی وقت میرے سامنے ہیں:

ظاہر ہے کہ اسے کمال کا ایک لکھنؤ برتری
دور عرب کے گھر ہیں اور تاریخ چھری (۱۳)

اسے تری ہستی و پندہ جرم و خطا کی ہوا پڑی
اسے تری دھوپ گرم اسن و امن کا اکثر عام (۱۴)

وہ دیکھ لکھنے ہستی میں انوار کا ایک طوفان تھا
وہ حسن کی بارش ہونے لگی و اس پر کیا افکار تھا
اے کون و مکان کے رہ شرف و ہوشیہ دین و دنیا
راشیا ہے تری ذات عالی سے انجمن اور پڑی

جس سے حاصل ہو میں رام و دین و دنیا
جس سے مل جائے میں عظمت دین و دنیا
جس سے ہاتھ آئے میں دلچسپی دین و دنیا
جس کی تاثیر سے ہو عزت دین و دنیا

ہے اسے اسے شریعہ عشر (۱۵) و دعا کون سی ہے؟

(۱۶ الف)

یہاں "ارشید" لاہور کے تحت فہرست میں ۱۹۵۸ء پر سید اختر حیدر تہادی کی اور علی اختر حیدر تہادی کی تحت ہے لیکن اشاریہ مرتب کرتے ہوئے جناب محمد عالم بخاری نے انہوں کو ایک کر دیا ہے۔ بلکہ علی اختر کو سید محمد بخاری بتا دیا ہے (۱۷)۔

سید سوار حکیم اختر کا لکھنا کام یہ ہے:

یہ خبر بھی ہے تجھے گھر گھر والے (۱۸)

خبروں کا جہاں تری گشت و گیس و اسے (۱۹)

ہم تجھے بھول گئے ہم نے یہ بات لیکن

تو بھی کیا بھول گیا ہم کو حیدر والے (۲۰)

جسے میرے ہاتھ میں رحمت نے سدا تھا

وہ دنیا ان دنوں ہے گھبراہٹ و پریشانی

خصوصاً "میری امت" کا جب عالم پریشانی ہے

وہ پارے لکھناؤں کے نامہ روز پریشانی

تری چشم توتہ کی طلب ہے "امید" کو

دانا دانا ہے یہ "الطاف رحمت" (۲۱)

اسی سب سے دست و گریباں رہے ہیں

شیرازہ جہاں تھا پریشانی تیرے ہیں

تو "صباح حیات" ہے تو "شرف نجات"

میں نہیں جانتا کہ اس میں تیرے ہیں (۲۲)

سارے مجھیں طیبہ کی زنجیروں کو سلام

قدم قدم سے ہے جہت میں تھر کے تھے (۲۳)

کبھی یہ "نور ہند" تختہ کسلی کو ہا بیٹھے

کسی یہ گھر لڑائی خاک و سر و جھٹا جھٹے
کسی رشتہ کا یہ عالم کہ عشرت میں تم ہو
بنا ہوتی ہے ریت رحمت لعلائیک **(۱۹)**

تے سے دیر دیا د و ہے
رے سے ہم سے م کی کا ہے
نوں رہیں ن چا ہے
ای ہیو ہو کو یقین میں ہیں
لو عرب ن علیہ ہیں میں ہیں **(۲۰)**

ے سے پیدا اے اختر ایدار خوار
خدمت سے بی بی خدمت دربار **(۲۱)**

(۱۹) سلطان شاہجہان پوری دکن۔ تذکرہ نعت گو شاعران۔ ص ۱۵
(۲۰) فیصل آباد کی شہر۔ تذکرہ شاعرانہ ادب۔ ص ۷۵-۷۶
(۲۱) تذکرہ نعت گو شاعران۔ ص ۱۵
(۲۲) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱

(۲۳) نعت (دور) مرثیہ خاں۔ جلد ۱۔ ص ۲۹۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۲۴) استاد۔ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
شیر علی ہے "میں"
(۲۵) تذکرہ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۲۶) تذکرہ نعت گو شاعران۔ ص ۱۵
(۲۷) شام و صبح۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۲۸) تذکرہ نعت گو شاعران۔ ص ۱۵

ایرانی۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۲۹) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۳۰) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱

(۳۱) الرشید۔ نعت گو شاعران۔ ص ۱۱
(۳۲) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۳۳) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۳۴) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱

(۳۵) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۳۶) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۳۷) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۳۸) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱

(۳۹) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۴۰) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۴۱) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱
(۴۲) شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱۔ شاعرانہ ادب۔ ص ۱۱



اختر محل نواب

"نذکرہ شاعر تہ اردو" میں محمد جمیل محمد علی نے مختلف تذکروں کے حوالے سے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ان واقعات جاننا یہ ہے کہ سچو تک بطور حیات تھیں۔ مہانت ہیں، طبع و مزاج تھیں۔ ان کے قدم سے چنگی اور۔۔۔ شاعری کی ہر ادنیٰ سہ۔ عت و مقصد سے مزاد و شگفتہ تھا (۱)۔ کبھی کسی دل بھی کہہ سکتے تھے (۲)۔

ناصر یحکم سے ہے مضمون "ریاں اردو" میں نذکرہ کا "۱۰۱" میں لکھا کہ ۸۰ء تک بنگال میں مقیم رہے اور اپنی کتاب "۱۰۱" لکھی تھی۔ "ایک رسالہ میں ایک بار" رسالہ "صدیہ قدی" ۱۵ء تھا۔ اس میں اختر کا ذکر کام لکھا ہے۔ (۳)

ہم نے کہیں پھا میں کہ اس نام کا کوئی رسالہ "ایک رسالہ میں" میں "۱۰۱" سے "۱۰۱" اور "۱۰۱" قاسم محمد محمد مظفر نگر کی مرتب کتاب "صدیہ قدی" میں اختر کی "تضمین یہ صدیہ قدی" کے دس بند موجود ہیں۔ یہاں اختر کا تعارف ان الفاظ میں ہے۔ "اختر" تخلص، خاندان میر تھو کہ اصل ور پڑھتے دست ست (۵)۔

ہر کتاب سے میں اختر کی عت کوئی کے حوالے سے اس کی ہی تضمین کے چند شعرا ملتے ہیں۔ محمد جمیل محمد علی کے سہ گیارہ بند قاسم محمد محمد عمر نے دس بند، ذاکر ابو سمان شاہ پوری نے ایک بند، مہمانہ "عت" نامہ کے خاص سرمد ان "عت قدی" میں چار بند (۶) اور خالد عظیم کے مضمون "اردو شاعری کی عت کوئی" مشورہ لغت نمبر ۹ نامہ "شام و سحر" نامہ میں تیس بند درج کئے گئے ہیں (۷)۔

نذکرہ نویس نے عام طور پر ۱۸۷۳ء اور ۱۸۷۶ء کے مطابق قراہا ہے اور ذاکر ابو سمان شاہ پوری نے ۱۸۷۸ء لکھ دیا ہے۔ جب صحیح صورت حال یہ ہے کہ ۱۸۷۵ء نووری سے شروع ہو۔ ۲۸ جنوری ۱۸۷۶ء کو اخبار ہو گیا تھا (۸)۔

مذکورہ کلام یہ ہے:

سب سے پہلے کیا پیدا تھا اللہ نے نور
پریم ذات میں اس نور کو رکھا منظور
اور اس نور کا انکار ہوا جب منظور
"راستو پاکو تو دین نکو عرب کرد منظور
ان سب سے قراں قراں ہواں علی"

دو حصوں کے سب سے ہے دہری ہونا علی
نور نیچے کی میں سوچتی تھیں کوئی
مرض اختر کی بھی قدی کی طرح سے ہے یہی
صدی اللہ جیسا۔ و طیب قلبی
آہ شمع تو قدی ہے وہاں علی"

(۱) جمیل محمد علی "۱۰۱" نامہ شاعر تہ اردو، ص ۱۵۹ "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

میں عت کوئی اشہدی سے چلتے، "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۲) ابو سمان شاہ پوری "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۳) جمیل محمد علی "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۴) محمد امجد علی "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۵) محمد محمد مظفر نگر "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۶) "عت قدی" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۷) "عت قدی" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۸) "عت قدی" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

(۹) "عت قدی" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱" سے "۱۰۱" نامہ "۱۰۱"

س م و ی سر کاه عالم

جگہ	اور	جہاں	حسین	محبت
چشم	پہنچ	ہے	مطلقین	رحمت
نار	فرا	و	منازع	کرمی
باد	دس	و	کمال	سہاوت
نام	سب	و	کمال	سہاوت
چہ خاں	پہنچاں	مورث	مصر	طاعت
یک	و	تہاں	یک	طاعت
ہاں	کو	ہے	شیر	حیات
نہی	نک	نکاح	ن	حیات

(۱۳) جی کہ نگاہ میں حیات
 دہلیں کا ابھی یہ بھی نہ چلا ہے نہایں سے
 دل میں یہ اہلے سے اتر آئے گھبراہٹ سے
 لہا سانس بھی آہستہ کہ یہ جانے ادب ہے
 نغمہ کہوں اہم نئی ~~میں~~ دیتے ہیں سے
 وہ جس کی طلب گار ہے طود رستہ یزداں
 نسبت ہے وہ عالم کی اسی سیرِ بدلا سے
 یہ طرف ' یہ صحرا ' یہ گزری دھوپ کے تہہ
 ہے اس بہت قہر ~~میں~~ کے داہن اٹاں سے
 (۱۳)

یہ ایک دوسرے والا **موجود** کا کرم حد سے سوا ہے
مصلح و عالم **موجود** کی طرف سر پہ ہوا ہے
خوشی کی جھک آل ہے آئینہ گل سے
انسان کوئی آپ **موجود** سا دکھا نہ سکا ہے
مرو و مد و انجم تری گیدوں کے ہیں درے

پ	میں	کواڈرٹ	یہ	وہ	معاہدات
یہ	س	در	مخالف	سلامت	تعمیرات

کافور سے لے کر آجہاں تک ہے
 سب لہو شر سے آئی ہوں مدینے
 بھول میں رہی ہے تو بس اک حرف رہا ہے (۱۵)

آفاق جس اہل سرپا سے محرم
 ملک جن کے پیش کلب سے محرم
 ہادی بھی آپ' ناو ہدایت بھی آپ' ~~میں~~
 صادق بھی اور یقین صداقت بھی آپ' ~~میں~~
 اقصوں میں جن کے واپس رحمت ہے آپ' ~~میں~~
 ان کی طرف لگاؤ کرم بھی کبریا! (۱۶)

روٹی کے حوالوں سے گستاخاں
 پارٹی رنگ ہو' بھول ہوں چار گھوڑے تب انہیں سوچنا
 جن کا دماغ ہے غلطی ہو جیسا' ہاتھ ہر مکان
 حرف سے بار بار جو کئے منکر' تب انہیں سوچنا
 وہ دلاؤ لہاں' لٹاؤ زین' کسبہ کون و مکان
 دسے درے میں دیکھو جو چین کو' تب انہیں سوچنا
 نا کے در کے سوا اور پہچان کوئی ہماری نہیں
 جامہ اہل لگاؤں میں جب آید' تب انہیں سوچنا (۱۷)

دول ہیں طرے ہوئے لے مصطفیٰ دین میرا
 بول سے رشک توڑا' انہوں کی آنکھیں جگمگائیں
 ملت تری' امت تری' اور یوں پریشان و حیران
 اسے اللہ بکروں' یا رحمت' اللہ علیہ (۱۸)

خداوں میں جیسے دور سے مائل دکھائی دے

میں ان کو سوچ لوں' مجھے چلی دکھائی دے
 یہ نور راستے ہیں مودی خواں' سنہیں کے چل
 طیر کا ذرہ ذرہ مجھے مل دکھائی دے
 وہ راہوں نہیں ہے' اسے گارواں کو
 اس دور کی آفتاب میں جو شال دکھائی دے
 مل جائیں گے دیں سے اہلے' جہاں تو
 تصویر مر و بلا بھی مائل دکھائی دے (۱۹)

نہ دھڑ میں روٹنی' نہ حرف ہی ستارہ گشت
 میں ایم پاک آپ' کا لکھوں تو کس طرح لکھوں
 کسم ہیں' شیر ہیں' صہبہ رہبر کیمیا ~~میں~~
 سکندر کسبہ ہزاراں' نور خلد ہے سکون
 رحیم ہیں' دولت ہیں' پناہ بھی قریب بھی
 ہوائیں ساتھ دیں نہ دیں' میں ہے قرار کیں رہوں
 لہاں لہاں' مکانا مکان حضور ~~میں~~ آپ کے سوا
 تمام دہم اور گستاخاں' بھی لہاں و لہو
 یہ بات ہے نصیب کی دھڑے امیر' دواں
 میں گرد و لہو' آواز' ~~میں~~ ~~میں~~ ~~میں~~
 نگہ سے کیا جان دوا' لہاں سے کب آتا ہوا
 جو حلیہ شوق مل میں ہے' نہ کہ سکون' نہ کہ سکون (۲۰)

(۱) دریا حواجر... میں... میں...

(۲) جو... میں... میں... میں...

(۳) کہ... میں... میں... میں...

افشاں عباسی

مگرے نصوں کو صدا کی جھکی تھ سے لی
 میرے کانوں پر کو روشنی تھ سے لی
 زندگی کا جس کے بارے میں تھا ہاں تھا دم
 اپنے موسم میں ہوا کی تازگی تھ سے لی
 رنج و گناہ جب لہجہ پر بھی نہ تھا نام و نشان
 اندھی راتوں کو بھی اس دم روشنی تھ سے لی
 دہانہ پر رہا تھا ظلم جب چاروں طرف
 بے عالم میں جہاں کو آتش تھ سے لی
 یا کرم کیا کم ہے تمہارا کہ چاہے شلو حرب ~~۱۹۵۹~~
 میرے جسم و روح کو پاکیزگی تھ سے لی
 کھب مطلق نوم سے تھا بھرے ہر
 آری کو آرمیتا جسکی تھ سے لی
 شہر شب میں جس کو انکسار و صومالی جہاں رہی
 چودھویں کے ہاتھ کی وہ چاکا تھ سے لی

مرحمتی شعرا مرتبہ ۱۰، ۱۹۵۹ء، سلوور پبلشرز، لاہور۔ اشاعت اول۔ ۱۹۵۳ء، ص ۱۷

افتخار بیگم بدایونی ڈاکٹر

مدنی اقبال احمد کی بیٹی ڈاکٹر ظہیر احمد مدنی کی بیٹی۔ جن ۱۹۳۷ء میں ماہ شیخ
 پٹی بدایوں میں پیدا ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم حائلی روایت کے مطابق گھر میں ہوئی۔
 ۱۹۴۷ء کے بعد ان کا خاندان علی گڑھ چلا گیا جہاں ان کے والد ظہیر احمد مدنی پانڈرشی
 میں پڑھ رہے ہیں۔ علی گڑھ میں چار سالہ امتحان سے کے بی اے کیا۔ ۱۹۵۳ء میں اپنے
 ۱۰۶ ویں پائیسر میا احمد کے بیٹے ظہیر احمد سے شادی ہو گئی۔ ۱۹۶۰ء میں اہل پانڈرشی سے
 ایم اے اردو کیا۔ ۱۹۶۸ء میں علی گڑھ ویس فارغ میں ٹیچر ہو گئیں۔ ۱۹۷۷ء میں
 ڈاکٹریٹ کی۔ ۱۹۷۷ء سے ڈاکٹر حسین کالج، علی گڑھ میں پڑھاتی ہیں۔

شاعری میں اپنے حقیقی بھائیوں ظہیر احمد مدنی و ناصر کمالی سے شعور رکھتی
 ہیں۔ ۱۹۸۸ء میں عمرے کی جنت سے مرتیں شریفیں کا سفر شوہر کے ساتھ کیا و اسی سفر کے
 دوران شعر لکے۔ تین شعر سید شہید حسین دہلی بدایوں نے "تذکرہ شعراء بدایوں" میں
 نقل کیے ہیں۔

حاکم طیبہ تجھے آنکھوں سے لگاؤں اپنی
 جانے لیں راہوں پہ پھر میرا گزرو کہ نہ ہو
 زندگی بھر کی تھا آج لڑا ہو جانے
 پھر میرے چہ سود ترا در ہو کہ نہ ہو
 اے رطونا دُور حصول سے وامین بھر ہو
 اگا نزدیک بھی پاس اثر ہو کہ نہ ہو

شہید حسین دہلی 'سید' تذکرہ شعراء بدایوں۔ سلوور پبلشرز، لاہور۔ ۱۹۸۷ء، ص ۳۵، ۳۶

افضل خاتون بدایونی

”تذکرہ صحت گو شاعرات“ میں ہے:

”افضل خاتون نامہ۔ اقدس النساء صرف، فضل کھن۔ بدایوں کی رہ دلی
 تھیں۔ پروفیسر (اس) محمد یوسف قادری صاحب ”بدایوں“ (مجلہ) لکھیں
 ہے کہ خاتون خاتون سے متعلق دین تھیں۔ صاحب ”تذکرہ خاتون تھیں“۔
 حضرت پیر کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاشق دار تھیں اور عورتوں کی اصلاح کا
 جذبہ کھتی تھیں۔ عورتوں سے عورتوں کے لئے ان کی رہاں میں ایک میلہ شریف
 ”افضل مدر“ کے نام سے لکھا تھا، ۱۸۱۵ء میں طبع ہو۔ اس میلہ میں اگرچہ نظم
 کا نام تھا، حکیم حافظ شاہ بدایوں اور بدایونی کا شامل ہے نہیں، افضل کا بھی صحت
 کہتی تھیں۔ آغاز میلاد میں میر بدایوں اور ”ترجمن مناجات خواتین“ سے نظم سے ہے۔ ان
 کا نظیہ کلام و تنکیا نہیں ہو سکا۔ صرف مناجات پیش نظر ہے“ (۱)۔

پروفیسر محمد یوسف قادری اور ڈاکٹر یوسف شاہ بدایونی دونوں نے افضل کی
 کوئی صحت نہیں دیکھی۔ میر خاتون ہے کہ اگر عورتوں نے صحت کسی ہوتی تو میلاد میں جہاں
 عورتوں سے اپنی جبربادی اور مناجات شامل کی ہیں اپنی ایک ”صحت بھی صدر شمل کر
 تھیں۔ ہر حال میں مناجات میں حضور ﷺ سے اپنے کے جو شعر ہیں وہ خیر
 قرار میں ہیں۔

بے	الہی	جنتی	میر
عاش	میر	میر	میر
ہر	میر	میر	میر
سے	خدا	از	پے

امت الکرم

امام بخش سبکی کی بیوی زادی ”امامی عبد القیوم کی صاحبزادی۔ ۱۸۴۳ء میں پیدا
 ہوئیں۔ کا شمار پروفیسر حضرت امیر اکبرؒ سے ملتا ہے۔ سارے برس کی عمر میں کتاب
 ”سیر سوس“ لکھی۔ حمایت اسلام کے زمانہ سکون میں پڑھائی دیں۔ اللہ آباد سے گزرتے
 لکھنؤ میں پڑھانے کا موقع ملا تو شعر و ادب کے دلی میں بھی اصابہ ہوا۔ مضمون
 لکھنؤ اور شعر و شاعری کا دل تھا۔ نظم و نثر و قصیدہ لکھائی، کئی اصناف حاصل کئے۔
 عہد اردو ادب میں سے ”تذکرہ فضل“ میں ان کا ذکر ہے۔ تذکرہ خاتون کی اشاعت کے
 وقت (۱۹۰۹ء) تک صحت تھیں۔ اس تذکرہ میں ان کا ”عہد بخسود سرور فانات
 ۱۹۰۹ء“ ”مدرس شمل ہے۔ خالد سلیم نے اس نظم کے بارے میں لکھا ہے۔ یہ نظیہ
 نظم کی پاکیزہ دینی اور عقل سے جاری ہے۔ مصرعوں میں مشو و لا و پ بھی آتا ہے۔ نام
 شاعر کے ہے ہندو کی ترانہ کی ہے“ (۲)۔

ڈاکٹر ابو سعید شاہ بدایونی نے اس نظم میں سے نمونہ کلام نقل کیا ہے تو
 مدرس کے دن اہل اند میں سے پہلے چار مصرعے و شعروں کی صورت میں پیش کر
 دیے ہیں اور پہلے لفظ ”ہے“ کو ”میں“ میں بدل دیا ہے (۳)۔

ہے ترسہ حدیثی درمے دستور عالم
 اب تو آ کر کے کا دلوں پہ مریم
 ہے کہیں اور تجھوں پہ نرم
 دوت ہو جائیگی کے ہواد یونی ام

شیں اسلام لانے کو دکھا دے آ کر
 اپنی بھلی کو پھر اک دم میں دکھا دے آ کر

(۱) شام و بحر۔ صحت نیر۔ ص ۸۳

(۲) تذکرہ صحت گو شاعرات۔ ص ۶۲

پروفیسر شاہ بدایونی ڈاکٹر۔ تذکرہ صحت گو شاعرات۔ ص ۶۱

انجمن اسدھیر ڈاکٹر

دوم ہاشد سید جی بی راجی (۱۹۶۰ء) میں کلمہ شہر ۱۹۶۰ء کو پیدا ہوئے۔ پگراں کے والد محمد تہا (کچھراشت) تھے۔ بھائی ظہیر و تریات ہیں۔ اول۔ ایم سے 'پی ایچ ڈی' ہیں۔ اردو زبان و ادب سبب اردو میں شاعری کرتی ہیں۔ ایک ہندی شہر کی ایڈیٹر ہیں۔ گجراتی شہر میں فلم لکھتی ہیں اور محہ تار سے ایک تاریخ میں بچھا۔ ہیں۔ ان کا پہلا مجموعہ کلام "سویچ سحر" علی سے چھپا۔ اس کا شمار ست سے ہوا ہے۔

میں بھی انھوں سے بھی گھبر گھبرا دیکھوں
آرلو ہے 'شیر' انکا ~~شیر~~ کا میں روشہ دیکھوں

پلے کے میں رہوں 'بکر' میں جیتے جاؤں
کبے کو دیکھ کے میں کبے کا کبہ دیکھوں

مجھ کو بھی اپنی لٹری کا شرف دے آگے ~~دے~~
فاکسوں میں تھی یہ ہم بھی لکھا دیکھوں

سر پہ سجدہ ہواں دیتے ہیں لڑتے ہر دم
میں بھی سرکار دے عالم ~~دے~~ کا یہ روشہ دیکھوں

مجھ پہ بھی شہر دے عالم ~~دے~~ کی نظر ہو جائے
لوں پر پہنے مقدور کا ستارہ دیکھوں

پتا: سید میر ڈاکٹر، سید عرب، تعلقہ دار، مشہد اہلی۔ ۱۹۹۰ء۔ ص ۱۸

انور امروہوی رضیہ

انوری بیکر نام اور تو تھیں نہیں رضیہ اور سے نام سے مشہور ہیں۔ ۱۹۶۰ء
اتر ۱۹۶۱ء کو پیدائش ہوئی۔ ان کے والد بھائی قطب بیکر شہر
میں ماس تھے پتاچہ اور سے وہیں تعلیم پائی۔ ۱۹۸۳ء میں شادی ہوئی۔ شوہر تعلقہ
نور کوان میں علی کی وقت سے باہر ہیں (۱۹۸۳ء میں پاتال کٹیں) وراثی وقت
تے ہیں میں منجھ سے شاعری اشوق ہیں سے قصائد شوق بیکوں سے "تہہ مرہ شاعریات
پاسوں میں سر لکھوئی و حق شاعری سے لائی گئی کا تہہ دیا ہے۔ اس سے
دور کا مکتبہ ہے۔ ان کے نام کا صاحب مصلوح ہے۔ ان کے نام میں میں دور
دیکھوں ہیں۔

نور۔ مستند ہے۔

سائیہ کوڑ ~~کوڑ~~ اک جام دوسر بھی

اکبر رحمت ~~رحمت~~ ہم بھی ہیں پیارے

میر منور تھہ سے درخشاں

طور کا ہوا تھری لہو سے (۳)

دھوئیں نے سی ہا کی تریف دیے

اک ار بھی تے تے تے تے (۳)

(۱) شکیل بھٹی۔ خاکہ شاعرانہ پاکستان۔ ص ۲۹-۳۰

(۲) تذکرہ نعت گو شاعر۔ ص ۲۵

(۳) ڈاکٹر ابو سلیمان شاہ جانا پوری نے درمرا شعر لکھ لکھا ہے درمرا طور کو "تہہ مقدور" درمرا

سے "کو تہیا ہے" لکھا ہے۔ (ص ۱۶)

(۴) خاکہ شاعرانہ پاکستان۔ ص ۲۶

چاند لرائے خاں رنجور

د مہر محمد علی بن نو د ہے

لرقت کوں میں کب تک گوارا

پروکار

قہان نہ ہوں کیوں دل اور ہیں صب

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

مہر محمد علی بن نو د ہے

(۸) رفیع الدین شاکر اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۵

(۹) رفیع الدین شاکر اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۵

نعت میں

(۱۰) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۸ / ایک نعتیہ شاعر۔ ص ۳۷

(۱۱) اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول (ابتداء سے حسن تک) ص ۳

(۱۲) ایضاً۔ ص ۱۹۶۳

(۱۳) ایضاً۔ ص ۱۹۶۳

(۱۴) اردو میں نعتیہ شاعری۔ ص ۳۵ / اردو شاعری میں نعت۔ جلد اول۔ ص ۲۲۳

نعت میں

(۱۵) نعت (ایضاً)۔ ص ۳۸ / نعتیہ شاعری (ایضاً)۔ ص ۳۵

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

نعت میں

کس کی پیدائش سے سویر نہیں پید ہوئے

خداوند و در کی محبت سے پیدا ہوئے
وہ سے بدوں کی محبت سے پیدا ہوئے
وہ سے بدوں کی محبت سے پیدا ہوئے
وہ سے بدوں کی محبت سے پیدا ہوئے
وہ سے بدوں کی محبت سے پیدا ہوئے
وہ سے بدوں کی محبت سے پیدا ہوئے

اسلام کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس

اسلام اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اسلام اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اسلام اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اسلام اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اسلام اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اسلام اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس

اکابر علماء اسلام نے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس

وہیں سے ان کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس
اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس

اس کا نام لکھا ہے پورا گار نے جس

جہاں میں علی ہوا محبوب بہ اللہ میں
جہاں میں تکریم تک تکریم ساں پاک کرے کہ
رسول پاک ہے پاک وطن پاک ہیں
بھائی وہ بھی ہر ایک ہر ایک سے حمایت سے
ساں میں اور جہاں میں سے جس اللہ میں
لوہ پت سے ہے وہی سے علی سے رہا
پورا ہے یہی بولی دہاں میں
اس ہوش سے ہر ایک سے لا فطرتا ہوا
تہ ہمت ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
وہیں پت سے ہے کھانا لا فطرتا ہوا
بہ ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا
وہیں سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
مگر ہر ہر ہمت کے لئے ہوا ہوا ہوا
وہیں سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا
بہ ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

(۱) مگر ہر ہر ہمت کے لئے ہوا ہوا ہوا

(۲) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

(۳) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

۱۸۵۱ء

(۴) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

(۵) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

(۶) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

(۷) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

(۸) ہر ایک سے ہے ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا

بہتر بہار النسا

میں سوچوں ہر گزنی اسے کاش یہ تھیج ہو جائے
 دواہر مصطفیٰ ﷺ کی فکر دامن گیر ہو جائے
 قصور کے جھوکوں سے میں جب بھی جھانکتا ہوں
 مسیت کی دہری "تکھوں میں ہی تصویر ہو جائے
 اگر عزم سطر میرا ہو بس طیبہ کی راہوں پر
 اٹھے ہو خاک رستے کی وہی آسمان ہو جائے
 ہرگز اقلیدر نداشت ہوں نہیں کہ ادب ہاؤں میں
 خدا را طو اب میری ہر اک تصویر ہو جائے
 ہو پانچوں روضۃ القدس پہ اسے سولا ﷺ تو پھر ہوں ہو
 نہیں اپنا نہیں کرنا دہری نظیر ہو جائے
 مسیت کی ہاؤں میں برابر زندگی پاؤں
 یہی خواہش ہرگز ہاؤں کی بس الجیر ہو جائے

میں شعر (موسم) ام محمد ﷺ - بہتر بہار النسا - ۱۳۸۳ء میں ہے

بہتر خیر النسا

راستے پر چلی کے سید شاہ میاں انبی حسن کی صاحبزادی 'مولانا عبد الحی شوالف'
 "مکی رحلت" کی المپہ 'اکثر سید عبد المل' 'مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور امتہ المعزم'
 (صحفہ "حضرت" ۱۳۸۳) در امتہ اللہ جانشین تقسیم کی والدہ۔ ان کا مجموعہ نعت و مناجات
 "باب رحمت" جس میں ۱۰۰۰ (کھنڈ ۱) میں ۳۳۳۳ میں (۳) چھپا۔ ندرت ختم چٹائی
 نے اپنے ایم اسے 'دود کے مقامے میں لکھا ہے کہ بہتر کا ذکر کسی تذکرہ میں نہیں ملتا'
 حالانکہ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی نے اس کے حالات "بہتر" کے نام سے لکھ کر
 شائع کئے ہیں (۲) ندرت ختم نے یہ بھی لکھا ہے کہ "ان کا مجموعہ کلام "ہاسیر رحمت"
 یا بدرونی لاہوری کے ایک نولے سے چھپا ہوا ہے۔ ان کا یہ مجموعہ کلام فقیر احمد ہاشمی
 مشتمل ہے۔" حقیقت یہ ہے کہ بہتر کے مجموعہ کلام "ہاسیر رحمت" میں ایک حد "و
 فقیر" پانچس مناجات "۴ نظمیں در ایک دعا ہے۔ البتہ یہ درست ہے کہ حد و مناجات
 میں بھی نہیں کہیں ذکر صبیحہ صبر ویر کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تقسیم ہوا ہے۔ مثلاً

ہم ہیں تیرے تو ہمارا رہنا حاجت روا
 تو نے سمجھا ہے مئی عیارا محمد مصطفیٰ ﷺ
 غیر سے ہم کو نہیں کچھ واسطہ میرے سوا
 ہو کائنات تو ہمارا اور تو ہی حاجت روا

یہ حد ہمارے تو ہی 'موسس تو ہی' فلم خواہ ہے
 شان ہے ہماری وسیع اعلیٰ تر دہار ہے

۱	انہی	واسطہ	کرم	علی	اللہ	کا
۲	انہی	واسطہ	سوسنی	کلم	اللہ	کا
۳	انہی	واسطہ	حیرے	ظلیل	اللہ	کا
۴	انہی	واسطہ	احمد	حبیب	اللہ	کا

ہاں تو دے ایسی خوشی جس میں نہ ہو کچھ رنج و غم
اور دے ہاں جہاں میں اور بھی دے نہ کم

سوا تیرے پہ جس دم الکبیر حشر آ جائے
تو اس دم دائیں اوجہ ~~میں~~ کا سام میرے سر پہ ہو

میرے ~~میں~~ کا مجھے ہوا دکھا دے
میرے دلوں پہ یہ مرام کا دے

ہوا دکھا مجھے ~~میں~~ کا
کھول دے باپ میرے مقصد کا

ہجوم کے اگلے کھانا یا رخصت لگائیں ~~میں~~
نام کو پہلی نہیں سوچی پڑی ہے سب لیں

تھوڑے میں حیدر ~~میں~~ کے
ہری سب مشکلیں آسان کر دے

ان کی حوصلہ شکنی ملاحظہ فرمائیں:

دکھا دے یا دہا نہ کلن کیا مجھے یہ فرحت ملے الہی
کہ دیکھوں یہاں ~~میں~~ کا مجھے یہ نعت ملے الہی

یہی تمنا ہے اب تو یا رب کہ میں ہر پہنچوں وعدہ میں اب
لکھوں دل کی میں حسرتیں سب مجھے یہ نصرت ملے الہی
مجھے صافیت ہو جس قدر در کھوں میں خیرات وال پہ جا کر
ہر درد سے ڈالوں میں چھپا کر مجھے وہ دولت ملے الہی

اگر ہو چلا وعدہ بہتر بھی نہ آؤں یہاں سے دھڑک کر
نہیں دیں پہ مولا دیں پہ مجھے وہ نصرت ملے الہی

یا الہی! اب مجھے دیدار احمد ~~میں~~ ہو نصیب

کر دعا طویل میری نام ہے میرا نصیب
غراب میں مجھ کو نظر آئے تو میں اس دم کھوں

ہے یہی دیدار ~~میں~~ ہو خدا کا ہے نصیب
نہیں اسی دم یا الہی میں خدا سے مصطفیٰ ~~میں~~

روح میری جنت اللہ کی کے پہلے قریب
آئیں حوریں میرے لیے کے لئے فہدوں سے

شور ہو عالم میں یہ ہر شو کہ کیا جا کے نصیب
تو ہی کر چاہے کہے کہ کو الہی دیکھو کر

نفل سے میرے ہو بہتر کو بھی یہ دولت نصیب (۵)
"باب رحمت" کے علاوہ ان کی دوسری علمی و ادبیات میں حسن معاشرت

"ادب و اتقان" واقعہ شامل ہیں۔ ۱۳۳۷ء میں پنج ایٹ شد اور ریاست مدینہ طیبہ کا شرف
حاصل کیا۔ ۱۳۳۸ء میں فوت ہو گئے (۶)۔

(۱) درت خضر بنیادی۔ پ ۱۰۷، ۱۰۸ (مطالعہ ہو کر) کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔
کھتر کھتا ہے۔ (۱۳۶)

(۲) درت ختم۔ ۱۳۳۷ء میں کتب "تاریخ اربعہ" میں چھپا ہوا کا حال ۱۳۳۲ء
اگست ۱۳۳۳ء میں شائع ہوا۔ درت ۱۳۳۴ء میں ختم۔ (امیہ الدین لاہور)۔ جو ہر تقریب۔

خلافت اسلامیہ ۱۳۳۷ء۔ طبع اول چھپاؤں میں ۱۳۳۸ء

(۳) امیر سلطان شاہجہاں پوری (ڈاکٹر) کی نعت گو شاعرانہ۔ ص ۱۰۱

(۴) باب رحمت۔ ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹

(۵) باب رحمت۔ ص ۱۰۲

(۶) ڈاکٹر رحمت گو شاعرانہ۔ ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹

بی ڈی (بیادتی)

مردار پڑ گئے ہیں (مترس) کی ہیں۔ اس کی ایک اردو صفت کے چار اشعار اور فارسی کے چار اشعار جن کا مطلع اعلیٰ ہے 'غالی مراد تہادی کی مرتبہ کتاب "ہندو شعرا کا عقیدہ قاسم" میں موجود ہیں (۱)۔ ڈاکٹر عقیل "دختر چوری نے اس سے اردو کے نئی چار شعر نقل کر کے لکھا ہے کہ "یہ وہی صاحبہ ہیں جن کے سورتوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان میں داغیت کی کارفرمائی لائق توجہ ہے" (۲)۔ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبہ نے بی ڈی کی کئی نقیصہ دیکھی ہیں حالانکہ اس کے ساتھ قافی مراد تہادی کی کتاب ہے۔

میں کسی لئے ہوں نہایت سے بھار ہو گئی
میری حیات کسی نے دھار ہو گئی
وقت نے کسی کی ہے مجھے جھون کر دیا
میں کسی کی بہن و دل سے بھار ہو گئی
کاہل ہو گئی ہے میرے دل کی جھجکی
شہر بھرا کہ خواب سے بھار ہو گئی
خالی امروں نے ہے جہاں کیا مجھے
بی ڈی کبیر امروں کا کار ہو گئی

آؤ لے چلوں دھار کر بی ڈی راست
مرض من دارم' قایہ اخیر کار (۳)

(۱) قافی مراد تہادی (مترس) ہندو شعرا کا عقیدہ قاسم ص ۱۵۶ ۱۵۷

(۲) اردو شاعری میں نصرت۔ جلد دوم (قافی) ص ۳۳

(۳) ورد محمد میر علی نے اپنی مرتبہ کتاب "تورقین" میں فارسی کے چاروں اشعار نقل کیے ہیں جن میں آخری شعر یہ ہے (ادارۃ فکر نو گہری۔ ص ۳)

بیدل 'رسول جہاں بیگم

چودھری اسامہ الدین کی بیٹی ڈاکٹر رحمت حسین صدیقی ایم ایس سی 'پہا انچ اڈی (ملک) ڈی مل (کین) کی شریک حیات ور نور جہاں بیگم نور بد بولی کی بڑی سمن تھیں۔ ۱۹۳۳ میں مارنہ پور ۲۰ دسمبر پیدا ہوئیں۔ ۱۹۶۱ میں نکاح ہوا (۱)۔

محمد جمیل احمد بریلوی کہتے ہیں۔ "بیدل نور جہاں کی ایک بلند پایہ ور پڑ گئی شاعرہ ہیں۔ آپ کے کام پر قوی ور دہی رنگ چھایا ہو ہے۔ سلام اور دہلی اسلام مسلم (مسل) ملے ملیہ و ملہ (مسل) سے آپ کو مشتق ہے جس کا ظہر آپ کے کام سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نقیصہ اکثریت بلند ور پڑا اثر ہوتی ہیں"۔ (۲)

پہلے بیدل تھیں کئی قصے بعد میں قافی اختیار کر رہا۔ فلیق بریلوی نے "تذکرہ شاعرانہ پاکستان" میں اور من کے زیر اثر ڈاکٹر پوسدیں شاہچاندوری نے رسول جہاں بیگم بیدل کا قصہ 'رسول جہاں بیگم قافی بد بولی کا تذکرہ کیا ہے۔ خالد عظیم نے بھی "قافی" کے تحت ذکر کیا ہے۔ محمد جمیل بریلوی کا تذکرہ ۱۹۶۲ میں چھپا۔ ڈاکٹر رفیع مدین کو ۱۹۵۵ میں ناگپور یونیورسٹی سے اپنے مقالے پر پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی تھیں نے بھی بیدل کے طور پر شاعرہ کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ بیدل کا مجموعہ کام "ملوئی غزل" ۱۹۶۶ میں چھپا تھا اس پر بیدل تھیں قافی چھپا ہے (۲)۔ الف (۱) فلیق بریلوی کا تذکرہ ۱۹۶۶ میں چھپا تھوں نے نور جہاں کے لوگوں نے قافی کے قصے سے ان کا ذکر کیا ہے۔

نور جہاں ص ۱۵۶

وہ رسول ہاشمی (۱) وال سب حال جنب
مظہر نور خدا' مجتہد شرف کا اکتب
رسمہ' اللہ کے (۲) کو رو حق نے خطاب
وہ شہر آبی قلب نور صاحبہ اُم اکتب

روشنی ہم جہاں د گھٹین وحدت کا پھول
ہاشمہ مجتہد عالم جس کی ہے شہین منزل

لوہ پڑوں سے منور جس کی ذات پاک ہے
 علم عرہوں سے معطر جس کی ذات پاک ہے
 خلق کی مای و دار جس کی ذات پاک ہے
 قاسم تنہیم و کوثر جس کی ذات پاک ہے
 جس کی چشم ملک ہے غم طوار ہر دل میر کی
 جس کے در کی خاک میں آفر ہے اسیر

وہ جسم ریم نیک طاہر ہے جس کے
 جس کی شان پاک میں تو شیر و در
 مالک کوثر اور بدت میں شمع
 ہرگز خلق نہیں بندہ رہے قد
 لہر شامی کو ہے بارش جس کی ذات پاک ہے
 عرش و جس سے قدم نیک ہیں سہ خاک ہے (۲۶)

رکا وہ گل ٹولائی نہ جب طہ کے مگر دوس میں
 تہید کی تخت کھیل گئی تکیہ کے سارے ادا میں
 عالم سے برکت دور ہوئی دلا سے جہا کافر ہوئی
 مندر میں اذان کا شور اٹھا تپ کی صدا میٹھا ہوا میں
 وہ لاسو سے نکل و جل ہو طہ کی نگوں میں لٹی
 اور اس پر جس کو دلا نہ فی سلطانوں کے درباروں میں
 جس تھری گئی کے خاک ہر صد قیہر کھٹی سے پتہ کر
 جس تھری ادا کے دنائے طو دنیا کے ہیاہوں میں
 وہ جس نے دلا طہ کا پتا وہ جس نے دکھائی راہ پتی
 ہم کردہ طہ کا قافلہ تھا جب غم کے راہ گزاروں میں
 ہر رنگ ہوں میں ظہور کا ہے صدقہ یہ اسی کے نور کا ہے
 ہے اس کی جلی ناموں میں ہے اس کی تک گزراہوں میں

اے دیار شیرازی جاہ ~~مقدس~~ کے جانے والے
 حاس دربار شہنشاہ ~~مقدس~~ کے جانے والے
 سرور خلق ~~مقدس~~ کی درگاہ کے جانے والے
 حاکم رحمت اللہ کے جانے والے
 ہر سے ہر گشت نصیب کی جہر پتا ہے
 تو سلام اس تہید حکم پتا ہے

سہولت جب زری قسمت کا ستارہ ہو گا
 مانے سبکی محبوب لاکر ~~مقدس~~ ہو گا
 گھر پر آئی کی سر کے ظہور ہو گا
 بارگاہ ~~مقدس~~ کے دربار امان ہو گا
 اپنی رہیں عالی میں اثر پتا ہے
 تو سلام اس تہید حکم پتا ہے

ان کی نظروں "دروازہ سماں" اور "مسلم سے خطاب" کا ایک ایک ہر رکھیں "س" میں
 ہی نصیحت ضرور (طہ اسلمہ والسلام) ہے

وہ محبوب حد سراپہ عالم اویں دروں ~~مقدس~~
 و کل کی کل پر غالب تھی جس کی طہر گنت دواں
 کھیل ہند سوں تھا جس کا سایہ دواں
 یا جس کا کرم ہم نیکوں کی دولت کا سداں
 دینے تھے جو حق رو کی اس پاک ہستی ~~مقدس~~ نے
 کچھ غم نہ وہ سب ہماری جہر دہی نے

ہمارے ساپہ دربار ملت عالم دیندہ میں
 جس کے پرتو سے ہوئی روشن عرب کی سرزمین
 کی عدا حق نے جسے سواری دینا دہی

بیگم عروج بہ ایونی

اس نام 'قصہ' نامی 'آریہ' 'کس' 'عروہ' 'ری' 'کد' - یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ محمد فیصل محمد بیگ کی سہیلہ 'تذکرہ شاعر' اردو میں ان کا ذکر کیا ہے اور صرف یہ لکھا ہے 'محدث' بیگ کی شریعت بیابان - 'حیات' 'شرق' کی شاعر ہیں۔ 'کوا' 'مقیہ' مصائب لقم کرتی ہیں۔ 'کام' میں 'ملا' 'درو' 'دود' '۳۹۱-۳۹۲' (۱۹۱۰-۱۹۱۱) میں شائع ہوئی اور حالہ علیم سے بھی یہی حوالہ مل رہا ہے۔ رقم عروج و غریب اور میں سے کچھ ہیں۔

بشر کیا کہ تھے کہ نصیب ہر وقت ہر وقت کی
 دل (کون میں کرنا) ہے اور دست ہر وقت کی
 نہ کیاں ہوشن نہیں ہو عزت و حرمت ہر وقت کی
 کماں ہے سورج و طلسم سے صورت ہر وقت کی
 خدا طوطا بنا کر بدلتی پہلی ہے رنگ رنگ میں
 ہر مہر ہستی کی گود روح ہے اللہ ہر وقت کی
 'خو' اللہ اللہ کا لہو سن کر بہت ہوتے اور ہے
 لعل اللہ چھاتی اس طرح بہت ہر وقت کی
 سارے سے 'نور' سے در ہلال و رینگ سے پہلو
 کہ ان سب پر مانی ہے کسی قدر خلقت ہر وقت کی
 کچھ ہفت کے دروازے ہوتے رہواں بھی اپنے کو
 گناہوں کو ملے کر کلی سب رحمت ہر وقت کی
 ہوئی سورج پہلے عرش پہ غائب سے آئیں کہیں
 رحمت ہے ہر وقت کی ہے رحمت ہر وقت کی
 لقم کہ رکہ ہے سخن آفت سے دالے سے
 وہ کچھ سے دور ہے جس پر ہیں رحمت ہر وقت کی (۲)

محمد فیصل محمد بیگ کی تذکرہ شاعر اردو میں ۲۸۲ ۲۸۳

(۲) تذکرہ شاعر اردو میں ۲۸۲ ۲۸۳ رحمت کو شاعر نے ۳۲ ۳۱ شاعر رحمت

پروین انوار منہاس

ان کی ایک صفت گورنمنٹ کالج بمبئی کے بچے 'گاردان' کے نصیب رسوں
 (۳۹۱) لبر ۱۹۱۱ میں شائع ہوئی۔ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تعلق بمبئی سے ہے
 (دور کام جو کچھ ہے ایک ہے)

بچے تو اپنی قیامت کا کچھ نہیں نہ
 کماں ہے حیرا کہیں کچھ کو ہاتھ نہ
 ذی طاق میں آتا ہے ہر جا کہ ہم
 جھکے جاتے رہے تو یہاں وہاں
 'د' اصرار ہے سب سب کچھ
 جہیں بچے کے بھی طاق کا کچھ نہیں نہ
 ہر جا طاق ہے 'نور' قیامت نہیں
 میں گاردان سے ہر گھڑی تو گاردان نہ
 میں سر کے بل کسی چوکھٹ تک تو پہنچا نہیں
 کیا کماں تھا مگر حیرا آستان نہ
 افسانہ ہاتھ تو ہر ہر کماں ہر کماں
 جہاں سر بھی تو اصرار کا آستان نہ

گاردان (کالج گورنمنٹ کالج بمبئی) ۱۹۱۱ میں ۲۱

پردتین شاکر

۲۲ نومبر ۱۸۵۲ء کو کرچی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سید قاضی حسین شاکر ہے۔ جامعہ کرچی سے ایم اے گریجویٹ کیا۔ پہلے عبد اللہ کالج برائے خواتین میں پڑھتی رہیں۔ پھر گلکے کنگز سے وابستہ ہو گئیں۔ پہلے وقتاً قلیل کرچی قصبہ 'پھر پردتین شاکر' کے نام سے شاعری کرنے لگیں۔ 'شہزادہ صدر'، 'خود کلامی' اور 'نثار' کے مجموعہ ہائے کلام ہیں۔ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۲ء کو سلام آباد میں سرک کے حادثے میں فوت ہوئیں۔ (۱)

ان کی ایک آزاد لہجہ نظم "وہی" حقیقتاً ناست کے مرتبہ انتخاب "بہارِ صفت" میں سرور ہے (۲)۔ اس میں حضور ﷺ پر نارس ہونے والی بچی وہی کی بات کی گئی ہے اور وہی باتیں رہائی ملی ہیں جو سیرت کی کتابوں میں عام ہیں۔ لہذا کا ذکر ہے کہ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھی گاڑ کر نہیں ہے لیکن

"مگر وہ ایک شخص

جو ابھی اپنے آپ پر بھی نہ تکلف ہوا تھا"
قسم کی باتیں سرور ہیں۔

شہزادہ کوثر اس موضوع پر رقم طراز ہیں۔ "تیرے کیسے ممکن ہے کہ ولادت 'بچپن' 'اکین' 'جوالی' اور اس کے بعد زندگی تک کی حیثیت طیبہ کا جو کہ تیرے گواہی دے کہ یہ نبی ہیں۔ پھر وہ سب دیکھے تو وہ پکار لے کوئی اور ایک آدمی! تو وہ میں نے شہزادہ کوثر تک تو شہادت دے رہے ہوں نہ حضور ﷺ کے محبوب خطیر ہیں" اور خود حضور ﷺ کو کچھ چاہے ہوا! جرنیل کی آمد اور زندگی کا آغاز انہیں پریشان کر دے۔ انہیں کچھ تسلی حضرت خدیجہؓ اور ہانی یقین ورتہ بن نوفل دلائل کی حضور ﷺ ملی ہیں۔ درآئیں ایک خود آقا حضور ﷺ جانتے ہوں کہ وہ تو اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدمؑ کی ابھی مٹی تھی۔ گوہر مٹی تھی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لاتے ہی نہ صرف یہ جانتے ہوں بلکہ انہیں بھی فرما دیں کہ وہ اللہ کے بندے اور صاحبِ کتاب نبی ہیں۔۔۔ اور "نبی الانبیاء سرناج الانبیاء امام الانبیاء

علیہ القیامہ شاکر کو چالیس برس کے بعد بھی ورتہ بن نوفل کی یقین دہانی کے بغیر لکھی سے نجات نہ ملے۔ العیاذ باللہ" (۳)۔

راقم الحروف (دراپ رشید محمود) اپنی بیٹی شہزادہ کوثر اور بیٹے ظہر محمود کے ساتھ دل کر ایک بیسوا اور ضمیمہ "سیرت پاک" لکھ رہے ہیں۔ اس کی تیسری جلد میں شہزادہ کوثر نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے۔

فزل کی شہادت میں پردتین شاکر کی ایک قصیدہ دیکھئے۔

سوانح شہزادہ کے دربار
شہزادہ کا ہوا
کمال نصیب میں چھپیں
آورد ہوا
دائرہ میں اس کا سرخدا
ہوا
ماضی کے لئے راستہ
گلستاں گلاب
ہوا
جب طرح کسی سرا لہجوں کی یاد آئی
کہ چرخ شگ درمی چاہے آپ ہو
دروازہ اسی میں ہیں مگر چاہوں
ظلالِ طیبہ سے ہی مدح کو لہو ہوا (۴)

(۱) رنگ (روزنامہ) ۲۵ دسمبر ۱۹۵۲ء۔ سطور ۱۸۵۔

(۲) حیاتِ ناست (مرتبہ) مبارک صحت۔ پاکستان ریکارڈنگ ۱۹۹۱ء۔ ص ۵۵۔ ۵۷۔ تحریک (پندرہ)

(۳) ۱۹۵۲ء۔ میوزیم، ایچی (شہزادہ) ۱۹۵۲ء۔ ص ۳۱۔

(۴) شہزادہ کوثر۔ حیاتِ طیبہ میں ہونے والی اہمیت (۱۹۵۳ء کی مدداری) اور رات کتاب (الطرح کتاب

مکر ۱۹۵۲ء۔ ص ۱۲۰)۔

(۵) مباحثِ عظیم یازاری۔ (مرتبہ) مدینہ دہلی۔ جامعہ طراز ۱۹۵۲ء۔ ص ۳۰۔

پروین وحیدہ روشن

خالد عظیم نے اپنے مضمون "اردو شاعری کی صحت کوئی" میں کسی حوالے کے بغیر وحیدہ روشن پروین کے معتد بہ شعر نقل کیے ہیں وہی درکار نہیں کیے جاتے ہیں۔

کتنی ہیں ہمدرد ہمدرد
سب لاسلوں روئے ہمدرد
کتنی ہیں ہمدرد ہمدرد
سب لاسلوں روئے ہمدرد
کتنی ہیں ہمدرد ہمدرد
سب لاسلوں روئے ہمدرد

حوت مبارک نے لکھا ہے ان کا مجموعہ "کلمات" ۱۹۷۸ء میں لاہور سے چھپا۔
میری نظر سے نہیں گزر (۲)۔

(۱) شام و سحر (ماہنامہ) لاہور۔ صحت فہرست۔ جنوری فروری ۱۹۸۷ء میں ۲۵۵

(۲) بلکہ "صحت حسان صحت ایچ آر" ۱۹۷۳ء میں لاہور سے چھپا۔ یہ کتابیں صحت منظر لاہور۔ جنوری ۱۹۸۷ء میں ۳۲

پہنائیں بریلوی، رابعہ

نام سپر گرامر "پہنائیں" خطاب رابعہ اور تخلص پہنائیں مشہور "رابعہ پہنائیں" کے نام سے ہوئیں۔ بریلی ان کا آبائی وطن ہے۔ ۱۹۰۶ء میں ساہیوالہ میں پیدا ہوئیں۔ سنا کے والد مولوی عبداللہ بریلی کے شرفا میں سے تھے۔ ان کی شہرت اگرچہ نعت گو شاعری کی حیثیت سے نہیں ہوئی لیکن نعت گوئی کا خاص میدان ہے۔ وہ نعت بہت عمدہ کہتی ہیں (۱)۔

عبداللہ بریلی اسی کہتے ہیں کہ ماہ ۱۱۸۸ء کی بمطابق شہر لاہور۔ علم و نثر دونوں میں مہارت رکھتی ہیں (۲)۔ "جیل احمد بریلوی کہتے ہیں 'نثر ہندوئی سے ان کے سحرے' پاکیزہ اور مجیدہ ادب کی آئینہ دار تھی اور ساتھ ہی سوانح نگار بہت پاکیزہ تھا۔ ۱۹۳۱ء میں شاعری کا ادبی سفر شروع کیا۔ ابتداً وہی میں ماہی سے 'ایک سال بعد طالب علم' ادبی ادبیات کی راہ سے اصلاح لی۔ جنوری ۱۹۳۸ء میں مولوی صلیح حسن کے قریب ملازمہ کالج لاہور سے شاعری آگئی۔ اردو کے ساتھ فارسی کی بھی محنت شاعری تھیں (۳)۔

رابعہ پہنائیں کا گھر نامعلوم ہے۔ سنا کہ ان کی سہیلی "پہنائیں جمال" بیرونہ لڑائی اور آمدن صحت بھی شہرکتی ہیں۔ رابعہ پہنائیں کا انتقال ۱۹۷۲ء میں ہوا۔ رابعہ پہنائیں کا ذکر تذکرۃ الفرائدین (۱۹۷۷ء) سے لے کر "آج کی شاعرات" (۱۹۷۳ء) تک لکھے گئے تمام تذکروں میں ملتا ہے (۳)۔ لیکن ان کی اردو صحت کا کوئی نمونہ نہیں درج نہیں ہے۔ ایک فارسی سہراچہ شہنشاہ کے چند بندے تھے جس میں وہی نقل کے جا رہے ہیں۔

نماز	چ	فرحی	گلک	تاج	مطب
شہ	بیر	الوار	مواج	مطب	مطب
عظا	کر	نابیش	ہ	عشر	شر
نیائے	خود	ہم	ہم	افشاں	دا

تکس	جلود	نور	سراج	اشب
۱	فریدی	رنگیں	سرت	
۲	در	چمن	سرت	
	تکس	جلود	نور	اشب
۳	عزیز	مردوں	سرت	
۴	قرص	لہ	سرت	
	تکس	جلود	نور	اشب

نایاب عابدی

ڈاکٹر اسد ارشد لکھتے ہیں۔ "یہ خاتون محترم تقریباً" تیس سال سے مسلسل لکھ رہی ہیں۔ تقریباً" بارہ سال مجھ جیسے ہوا مندوں کے کلام کی اشاعت کے لئے سرور کرتا رہا۔ لیکن کے اپنی جلتے شدت سے اس بات کے شکر رہے کہ کتابوں کی سب سے بڑی خاتون شاعر کا دینی کلام جلد 'از جلد کتابی صورت میں سامنے آئے۔"

نایاب عابدی کا یہ کلام "جلود نایاب" کے نام سے ۳۰ سالہ میں شاعت پذیر ہوا۔ ۲۰ صفحات کی اس کتاب میں آج تک ۲۸ لکھیں ۸۷ مناقب اور ۳ قصبات ہیں۔

نور کلام یہ ہے۔

زی فاجو جن نام میں ہے وہ شبنم رہا
کہ ہزار شکشاں میں ہمیں دار حق دکھائی
ترے نورِ اولیوں سے جلی ایسی رشحِ حقایق
کہ ہر بحرِ آسمانی میں نہ بھیجے نہ جھلکائی
درمی خواہشوں کا مرکز' درمی حسروں کا محور
درمی زندگی کا حاصل ترے مد کی آشکائی

راحت میں لہجہ کی پرتو نورِ خدا کو دیکھ کر
لہجہ دھوپ کا لہری بھر خیرات میں

مٹی کھلتی کھر اور نور بھیجے
خانے میں جس وقت آئے وہ ~~میں~~
طر آئی ہے شکشاں ہر لہجہ
چلتی ہے یہ حاکم پائے وہ ~~میں~~
درد ان پہ کیجیو یہ حکم خدا ہے
وہ کرتا ہے خود بھی شائے وہ ~~میں~~

(۱) تذکرہ صفت گو شاعرانہ۔ ص ۳۵

(۲) عہدِ بادی آسی۔ تذکرہ لکھنؤ۔ نویں مشورہ کھنڈ۔ ۱۳۷۷

(۳) نیل مرہٹوں 'نور۔ علامہ شاعریتِ اردو۔ سلور قوی کتب خانہ۔ بریلی۔ ۱۳۷۶۔ ص ۲۸۵

(۴) شام و سحر۔ ص ۱۶۱۔ انور فریدی ۱۹۸۷ء میں ۲۵۰۲۵ (مضمون ۳۰) اور اشعار کی صفت کرکے "۱۰۰ حالہ طبع" کرکے



ہوں جا کی ملک میں نظر آتے ہیں حضور ﷺ

پہلوں میں جیسے پہل دکھاتا ہو گلاب کا

پتا ہے ہم آپ کا ہیں کائنات کا

بنانا کس شاعر سے رخ کائنات کا

جب لکھوں گی اس سے توفیق جبر ﷺ دیکھنا

خاصہ ہونا کے لئے کا جبر ﷺ کا دیکھنا

(دنگی ہر سحر سے سحر نہ ہائے گی

ان کی چوکھٹ پر اور سر کو جگا کر دیکھنا)

شہنشاہی ﷺ میں رہیں گے رما ہوا

مدحت میں اس کی مطلع روش دکھاتا ہوا

آئے سے آپ کے ہوتی چیل دھکی

ابھر ابھر ایک چیل کھانا کھاتا ہوا

شیر د فر ہیں ہر نور نور محمدی ﷺ

ہر پہلے ہیں نور اعلیٰ کا دکھاتا ہوا

بھلی ہر روئے پاک سے شہر آشرف

ایمان کا نور سارے جہاں کو دکھاتا ہوا

دینار خدا کے تیرے تاج کے سامنے

باطل کا ہے چراغ اب تک بجاتا ہوا (۶)

تسليم، امتہ اللہ

فائزہ نام "امت اللہ کیت اور تسليم شخص۔" مدوۃ العباد لکھنؤ کے ناظم مولانا سید

عبدالحی شرف "پگل رحمت" کی صاحبہ کی "دکتر سید عبدالحی کی پہنچ" اور مولانا سید

ابوالحسن علی مدنی کی بڑی سن "ان دنوں" کے شاعر ہیں شاعر ہیں "ان کا کرنا ہے

مقام پر کیا جا رہا ہے۔ ان کی شادی ماہوں سے پہلے ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر ابو سمان شاہجہان پوری نے اس کے نواسے سید محمد امجد کے حوالے سے لکھا

سے کہ ۱۹۰۹ میں ان شاہ علم دہ ر سے مدنی میں پیدا ہوئے (۱) خالد علیم نے تاریخ

پیدائش ۱۹۰۸ لکھی ہے۔ انھوں نے بولی حار نہیں دیکھی گمان غالب ہے کہ

سید امجد اس علی مدنی کی آپ کا ہے (۲) سے یہ معلومات لی گئی اور گی۔ بلکہ یہ

ہے کہ انھوں نے پہلے مضمون میں غالب کا نام غلطی سے "خادوں کے چرخ لکھ رہا ہے

(۳)

امت اللہ تسليم کے مجموعہ نعت "سورۃ تسليم" اور مجموعہ مقامات "آپ کریم" کے

شائع ہونے کی خبروں نے وہی ہے لیکن، کٹر یا سمان شاہجہان پوری اور خالد علیم نے

مجموعہ نعت دیکھا نہیں ہے کیونکہ انھوں نے اس کی "سورۃ اللہ علیہ وسلم" ردیف کی ایک

نعت کی اشعار نمونے کے طور پر درج کئے ہیں۔

انھوں نے "دوام اللہ علیہ" کا ردیف ان میں نہیں ترجمہ "دوام" کے نام

سے لیا۔ مولانا ابو حسن علی مدنی نے علی میں "تسليم" کے لفظ "کے" نہیں لکھے

لکھے "ان کا اردو ترجمہ امت اللہ تسليم" کیا اور مزید دو جیسے اردو میں لکھے۔ ڈاکٹر

ابو سمان نے اس کی ایک در کتاب "ہمارے حضور ﷺ" کا نام نامی بھی لکھا ہے۔

جنوری ۱۹۷۱ میں وفات پائی (۴)۔

خالد علیم نے ان کی ایک مقامات بصورت مسدس کے دو بند نقل کئے ہیں۔

لکھتے ہیں "اس نظم کا ایک شعر ہی دریا بنے رحمت میں ظالم پیدا کرنے کے لئے کافی

ہے۔"

(۱) آیت ماہی۔ جامعہ تہذیبیہ۔ ملتان۔ ۱۹۶۴ء

(۲) اردو ماہی۔ مسروری (مترجم) ۱۹۶۱ء میں (مترجم) ۱۹۶۱ء۔ مدنی کی کتب خانہ لاہور۔

دارالحدیث لاہور۔ ۱۹۶۱ء

یہ "نور" میری صفت کی لاج رکھ لے
 میری نہیں تو اپنی رحمت کی لاج رکھ لے (۵)
 خالد سلیم نے نعت کے سات شعر نقل کئے ہیں، جبکہ اکثر اہل علم
 شاہجہادری نے حیدر اشعار لکھے ہیں۔ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ "شامو" کو وزن اور
 قافیہ کا مصلحت پتا نہیں۔

جسم مطہر کما مطہر روئے مبارک باو منور
 وکل باہیں شیریں مجسم صلی اللہ علیہ وسلم (۶)
 رحمت عالم مقررہ مجسم جس پہ مکرہ قرآن کرم
 مدد و آقا کے ہمیں قدم صلی اللہ علیہ وسلم
 شہر ہے ان کا پاک عہد، کئی ہر سے خاک عہد
 بہت سے آئے غرضی بخت قدم صلی اللہ علیہ وسلم
 اور د سنا اور طلب و عطا فیض ان کا ہے سرور و
 رفت و رحمت اور علم و کرم صلی اللہ علیہ وسلم
 لعلو کہ جان عہد میں ہوں قربان عہد
 کوچہ کوچہ میں لعل قدم صلی اللہ علیہ وسلم (۷)

خالد سلیم نے کہیں تو کسی شامو کے بارے میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ "اے
 انکریم کی یہ نعتیہ نظم فنی کا کدستی اور پختل سے عاری ہے۔ مصرعوں میں حشو و زوائد
 بھی بہت ہے" (۸) اور یہاں یہ حال ہے کہ "مجسم" کے قافیے پر بھی کچھ نہیں لکھا۔ کسی
 ہے وزن شعر انھوں نے شامل نہیں کیے، جان بوجھ کر چھوڑ دینے ہیں اور کوئی بے لاک
 ر سے دیکھتا پند نہیں کیا۔ کیا مناجات کے مندرجہ ذیل شعر کے حوالے سے تریف کا سرخ
 نکال لیا ہے۔ اکثر اہل علم اور الرشید نے ایڈیٹر نے تو مندرجہ بالا اشعار چھاپنے میں
 بھی غفلت محسوس نہیں کی۔

ماہنامہ "نصرہ" نامہ اور میں بھی ان کے نام سے ایک نعت بھی ہے جس میں
 اس قسم کی بے ادبی خامیاں نہیں ہیں۔ اگر یہ نعت ان کی ہے تو "صلی اللہ علیہ وسلم"

روح کی نعت ان کی نہیں۔ اگر وہ ان کی ہے تو یہ کسی اور کی ہوگی۔ چند اشعار دیکھیں:
 سلام لے رحمت عالم ~~صلی اللہ علیہ وسلم~~ سلام اسے نورِ جلالی
 سلام اسے فجرِ آدم اور فجرِ نورِ انسانی
 ہوا چور کعبہ کعبہ کعبہ کے لیلی ولادت سے
 شہرِ طہ صلی اللہ علیہ وسلم کافور آلی برج نورانی
 رحمت کا پھل کعبہ سے اللہ کر عہد کر
 عہد ہو گیا دیکھو ہمیں اور جنسِ انسانی
 عہد کا پڑھا اقبال ایسا آپ ~~صلی اللہ علیہ وسلم~~ کے دم سے
 کہ وہ ٹوٹے نہیں ہے آپ غدا اپنا ہوا دانی
 دہری قسمت کہ میں دیکھوں ادبِ حضرتِ قدس ~~صلی اللہ علیہ وسلم~~
 لکھ ایسا ہے حقیقت ہے ہوا ہے فضلِ سبحانی (۹)
 "روح" کے نعت نہیں ان کے بارے میں سطر میں وہ ہیں "طہیاں دو سے زیادہ
 ہیں۔ وہیں لکھی جائے گا کیا ہے نام نسیم لکھا گیا ہے اور کتاب کا نام بھی "نسیم
 نسیم" کے بجائے "نسیم نسیم" درج ہے (۱۰)۔ اللہ اعلم!

- (۱) خاکِ نعت گو شاعر۔ ص ۱۱
- (۲) "نور" کس فی ہدیہ۔ ص ۱۱۔ جلد دوم۔ کس اشعار اسلام۔ ۱۹۸۱
- (۳) شام و عجب نعت خیر۔ ص ۱۳
- (۴) خاکِ نعت گو شاعر۔ ص ۱۱
- (۵) شام و عجب نعت خیر۔ ص ۱۳
- (۶) شام و عجب نعت خیر۔ ص ۱۳ / خاکِ نعت گو شاعر۔ ص ۱۱
- (۷) خاکِ نعت گو شاعر۔ ص ۱۳ / الرشید۔ نعت خیر۔ جلد دوم۔ ص ۱۳
- (۸) نسیم و عجب نعت خیر۔ ص ۱۳
- (۹) مسر (ماہنامہ) لاہور۔ سیرت انبی ~~صلی اللہ علیہ وسلم~~۔ جلد اول۔ ص ۲۵
- (۱۰) نسیم (ماہنامہ) لاہور۔ نعت خیر۔ جلد دوم۔ ص ۱۳

تمنہ صغیہ

ان کی ایک نعت "ارشید" کے تحت نمبر میں شائع ہوئی ہے۔

رسول خدا ﷺ کا دیار اللہ اللہ
 حسیہ کی دھن ہمارا اللہ اللہ
 تیرے آگے سر کو جھکانے سے ہمراہ
 دہلا ہوا ہے دیار اللہ اللہ
 طائر نمی ﷺ کی صدق دل و ہاں
 ہیں صد دھنیں اس کے خار اللہ اللہ
 تمنہ میں ہمیں ہر ہر پہاڑ
 تمنہ کے ہیں و دیار اللہ اللہ

ارشید۔ نعت نمبر ۳۳۶۔ ص ۳۳۶ (جلد دوم)



تمنیت، تمنیت النساء

تمنیت النساء نام اور تمنیت تخلص ہے۔ دیار رحمت یا جنگ کی مساجد کی در
 اردو کے مشہور نقاد و محقق ڈاکٹر محی مدین قادری (دور کی امید)۔ ان کا سار کا نام تمنیت
 رحمت باب ﷺ میں ہے۔ نعت کے سوا کچھ نہیں کہا (۱)۔ ۲۰ مئی ۱۹۸۱ کو حیدر آباد
 میں پیدا ہوا۔ محمدیہ گراں سکول میں تعلیم پائی۔ ۱۹۵۲ میں مریضہ حج ہو گیا۔ دیار رحمت
 رحمت کے بعد عقیقہ کا نام لکھنے نہ ہوا ہوئی۔ ان سے دو مجموعے "ذکر و فکر" (۱۹۵۵ میں)
 اور "مہر و فکر" (۱۹۵۷ میں) شائع ہوئے (۲)۔

ڈاکٹر ایم سلمان شاہجہادی کو یہ معلومات نہیں تھیں، اس نے انھیں شاید
 قے دس اکتوبر (دو دہائیوں) سے علم ہوا کہ تمنیت (مجموعہ نعت "ذکر و فکر" کے نام
 سے ۱۹۵۶ میں سب دس کتاب گھر حیدر آباد رحمت سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر یوسف مان نے لکھا
 ہے کہ اور تمنیت نعت مرحوم سید محمد علی دہلوی میں بھی اس کا نام شامل ہے (۳)۔

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق لکھتے ہیں کہ ان کی شادی ۱۹۶۳ میں ہوئی۔ ان کے بڑے
 فرد شاہ نقی الدین امیر قادری اپنی جامعہ فی سائہ حیات لکھنؤ کے کچھ دیں (۴)
 ڈاکٹر اشفاق نے لکھا ہے کہ "نعت گوئی اس خاندان کے طبقہ سوان کی روایت رہا ہے
 اور دیار حبیب (۱۹۵۹) سے دہلا دیار و دیار س کا شاعر۔ چنانچہ محترمہ کی پہلی دہائیوں
 بھی نعت گوئی تھی اور ان کی دہلا دیار اور ثانی مرحومہ نوہاد وستان کو حیدر آباد کہہ رہے۔
 سو دہائی جا کر منیم ہو گئی تھیں اور دہلا دیار میں بھی ہو گئیں"۔ (۵)
 ڈاکٹر ریاض محمد اپنی ایچ ای کے مقالے "اردو میں نعت گوئی" میں لکھتے

ایہ

"تمنیت النساء بیگم تمنیت (بیگم زور) کا مجموعہ نعت "ذکر و فکر" چھپا ہوا نہیں کی
 نعت گوئی کا عمدہ نمونہ ہے۔ اس باب میں عصر حاضر کی یہ پہلی اہم کتاب نعت ہے جس
 میں شوق کی فراوانی اور صبر و سحر (۱۹۵۹) کا رنگ ہے۔ یہ مجموعہ عقیقہ قرطبہ
 پر مشتمل ہے۔ تمنیت کے فن نعت کا کمال یہ ہے کہ اس کی نعتوں میں رنگ و نغمہ کے

غلبے کی بجائے حقیقی نصرت کوئی کاروبار نہ ملتا ہے۔ بقرہ اتھمدیدر آبادی "دوسرے
رسول ﷺ میں (اپنی ہوئی ہے)....." (۶)
نہایت کلام ہے:

ہم اور ہمارے رسول ﷺ میں
دوسے خوشی کے آنکھوں سے آلو کل کے

آپ ﷺ کے شوق میں ہر شوق کو ہم بسوں گے
حرم پاک میں کچھ اور ہی حالات رہے

حرم میں جانتا اس شوق میں کچھ مجھے
حضور ﷺ ہوں گلن میں نہیں ہوتے ہوں گے

جب دیکھ کی یاد آتی ہے
ہم کو پتا چا لیں (۷)

جب سے طواف و کرم ہر جا نظر آئے گے
سب میں محمد ﷺ کا نظر آئے گے

دلہن ہستی ہے غلب اس طرح دلا ہے کیا
وہ سراپا رحمت دلا نظر آئے گے

لوہ انہوں کو دکھائی دلو عیاں اس طرح
راہ ہائے عالم ہلا نظر آئے گے

جسے جسے جیسے جیسے ہم سر جوتے گے
اپنی ہستی سے بھی ہے ہوا نظر آئے گے

کہ "انہی مدد اللہ کی کیف انگیزیاں
من کے جلوے ہیں کیا کیا نظر آئے گے

دقیقہ رحمت ہم پہ ہر گزری ابھی تک یاد ہے

پہونچنے ہی من کا درد تھا نظر آئے گے
طہری رحمت سے اپنی وہ حرم میں جانتا
جنت ہم پہ کرم تھا نظر آئے گے (۸)

وہ دلا میں پیغام حق لائے والے
جسٹ خدا ﷻ تک میں کھائے والے

وہ وہ کے خم غوارا ہے کس کے ہدم
غریبوں قبوں کا خم کھائے والے

طہر اپنے عمل کا لہند دکھا کر
لہندوں کو آزاد کروانے والے

فتح اوردی رحمت کہتا ہیں
وہ ہر اک کی امید لائے والے

دائے کو ہے یاد اب تک وہ مگر
دعا ہے وہیں غلب اچانے والے

کوئی غلی ہاتھ من کے در سے نہ آیا
جب جنت والے ہیں والہ جاتے والے

کہ جنت حصہ جیسے ہے کہ
نہیں لوٹ کر اب کے ہم آئے والے (۹)

ہمیں جنت کی ہر بات یاد آتی ہے
حرم کی طرہ مدارات یاد آتی ہے

الہی صبح حرم یاد آتی ہے ہر روز
دیں کی روشنی ہر رات یاد آتی ہے

نظر نظر کی وارث گزری گزری کی روش
ابھی ہمارے حکایات یاد آتی ہے

حرم سے چلے ہوئے وہ نھر کی ہے لگی
 ہے اور خاکستری ملاطہ یار آئی ہے
 جب نہیں کہ ہاتھ ہوں پھر حضوری میں
 وہ حقیقت کو ہر اک بات یار آئی ہے (۱۰)

ہاں میں نور کی **نور** ہوا ہے چننے و پھرنے پہلے
 نور شام و صبح سے پہلے دھڑکنے و قر سے پہلے
 نور حسن حال سے ہو ہے نور بریں نور
 دہلی سے پہلے دہلی سے پہلے ہجر سے پہلے ہجر سے پہلے
 عا دہم کسی کو یہ کہ خود کا خواں خدا ہو جس کا
 ہی گرچہ بہت ہیں گزرتے جہان پر اس **نور** سے پہلے
 (۱۱)

یہ دریا کیا کہہ گا دہم سے میں ہل کے
 ذرا کام میں ہی ہے کے آئینوں میں اصل کے
 ذرا اضطراب اسے دریا گئے ہے اوپ نہ کر دے
 ہے وہ بارگاہِ اقدس ذرا واں سنہل سنہل کے
 میں اتنا یاد ہے جس کہ حرم سے ہم چلے گئے
 یہ کہاں تھا کیا دل دہم سے چلے گئے لگ کے
 ہی حقیقت کی طوائف ہی حقیقت کے اردن
 یوکی صحت سے مضامین لکھیں ہم ہر بدل کے (۱۲)

ہم ہیں کے کئی رقم دیا کسی طرح
 شرمندہ حشر میں تو خدا کا ہے کیجے
 جسہ ان کی ذات حاصل کل کائنات ہے
 کہاں ان کی ذات ہی چہ سارا نہ کیجے

حسبِ نئی **نور** ہے نورِ رازین حقیقت
 اس کے سوا کسی کی حشر نہ کیجے (۱۳)

نور دریا **نور** شہر ہے نور **نور** ہے
 محبوب دریا اصل میں محبوب خدا **نور** ہے
 "امیرِ مطلق" "عالم" ہے حقیقی
 نہ کی قدرت کا وہی نور ہوا ہے
 "نورِ ازل" ہے وہی خورشیدِ ابد ہے
 کہنے کو ہے "گلشن" چہ کب حق سے جدا ہے
 میں کیا ہوں "ابنِ صوفی" کہے اس کی اور تعریف
 دریا کی **نور** غایت کل ارض و سما ہے (۱۴)

کج دل ناکیں گلزارِ نظر آ ہے
 پھر تصور میں وہ دریا نظر آ ہے
 نورِ شہرِ دار کی وہ شہرِ ام **نور** ہے
 اس کا دل غم میں گرلزارِ نظر آ ہے (۱۵)

ہے تصور میں پیش ہے سراپائے **نور** ہی
 ہم سراپا اک گلشن میں گئے ہیں کج کل (۱۶)

(۱) ایہ مثنوی شاہجامپوری "اکبر" جو کہ فہرست گو شاعرانہ۔ ص ۴۷
 (۲) شام دہر (۱۱۵۰) - ۱۱۵۱ - ص ۲۸۵ (خاتونِ عالم کا مضمون "روحِ شہادت کی صفت
 کمال")
 (۳) جو کہ فہرست گو شاعرانہ۔ ص ۴۷
 (۴) ربیع الدین "افغانی" "اکبر" اردو میں تصنیف ہوئی۔ اردو اکادمی سندھ کراچی۔ کتبہ ۱۹۷۱ء۔ ص

شریاداسطی امروہوی

ایماندہ "شام و سحر" لاہور کے نعت نمبر ۶ میں رقم السطور (در جا رشید محمود) کا
ایک مضمون "حرمِ سائیکہ حضور ﷺ اور شعرا" شائع ہوا جس میں شریاداسطی
امروہوی کے مجموعہ کلام "محوں" کے حوالے سے ن کا ایک شعر شامل ہے۔

ہن ا عالی کئی حلق نے بنایا ہی نہیں
ایا ہے شل بنایا ہے کہ سایہ ہی نہیں

اب مجھے سمجھ یاد نہیں کہ شریاداسطی امروہوی کا مجموعہ کلام "محوں" میں نے
کہیں دیکھا تھا یہ مجموعہ کہاں سے چھپا کس نے چھپا تھا اس میں کتنی نصیحتیں تھیں
نعتوں کے علاوہ کچھ اور تھا تو کتنا تھا۔۔۔۔۔ وغیرہ۔

شام و سحر (ایماندہ) نعت نمبر ۶۔ دہری ٹیوڈی ۱۹۸۷ء میں ۱۳۱



(۵) اردو میں نعت شامی۔ ص ۱۵۷ / شام و سحر نعت نمبر ۶۔ ص ۱۳۵

(۶) راسخ مجید، انکڑ۔ رشتہ نعت گوئی۔ قہار اکادمی لاہور۔ طبع اول ۱۹۸۰ء۔ ص ۵۷۹

(۷) انکڑ گل۔ ص ۳۳۰ / ۳۳۱ء۔ بحوالہ اردو میں نعت گوئی۔ ص ۵۷۹

(۸) شکیل عیسیٰ (ارباب) مقالہ نعت۔ ص ۲۲۷ / شام و سحر نعت نمبر ۶۔ ص ۱۳۵ / ارشد۔

نعت نمبر ۳۳۵۔ ص ۳۳۲ (جلد دوم)

(۹) ممتاز حس (مرتبہ) ترجمہ شریاداسطی کے تصور میں ص ۳۳ / شام و سحر نعت نمبر ۶۔ ص

۱۱۹

(۱۰) تزک نعت گو شاعرانہ۔ ص ۳۸ / ارشد۔ نعت نمبر۔ ص ۳۳۸

(۱۱) اردو میں نعت شامی۔ ص ۱۵۸

(۱۲) سہیل از رخ چہری "۱۹۸۷ء۔ اردو شامی میں نعت۔ جلد اول (ابتداء سے جس تک) مطبوعہ

گنہگار۔ ص ۲۳۰

(۱۳) چہار۔ ص ۲۳۱

(۱۴) اردو میں نعت شامی۔ ص ۱۵۸ / اردو شامی میں نعت۔ جلد اول۔ ص ۲۳۱

(۱۵) شام و سحر نعت نمبر ۶۔ ص ۱۳۵

(۱۶) غازی کتب "اردو۔ جلد اول"۔ تزک نعت گو شاعرانہ۔ ص ۲۷ / ۲۸ / ۲۹ (جلد اول اور۔

نعت نمبر۔ جلد دوم۔ ص ۱۵۰



حجاب و اکثر حشمت آرا بیگم

دھن مالوف بارہ بھی ہے۔ ۱۸۸۸ میں پیدا ہوئیں۔ تعلیم سے فارغ ہو کر ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کیا۔ پہلے اپنا کام رشید احمد خاں ورنیش سیرٹی کو دکھایا۔ پھر لاہور پہنچی ر احسان رائے سے مشورہ کیا۔ ان کے شہرہ کی ڈاکٹری کے پیشے سے علیٰ میلان ہیں (۱)۔ اشرف پارک "دھن پورہ" لاہور میں رہتی ہیں (۲)۔

"لوہر رہا سائیں" ان کے مجموعہ صحت کا نام ہے۔ کتاب ۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلی بار لاہور سے مئی ۱۹۸۳ میں چھپی۔ کتاب میں ۱۰ ہفتے کے مسیروں پر مشتمل "معلوم رہاچہ" ۳۰ برس "۴۰ نصیر" ایک دعا "دو نصیر" دو نصیرات اور مالی کی صحت کا ایک نصیر ہے۔

لوہر احمد **رحمۃ اللہ علیہ** میں جملہ کردگار آکا تو ہے
آئندہ میں حسن کا آئینہ دار آکا تو ہے

منور لوہر خالق سے ہے کائنات محمد **رحمۃ اللہ علیہ** ۲
ہے عجیب خدا دہاؤ شہانہ محمد **رحمۃ اللہ علیہ** ۳

خس و قرقر میں تھے میری فکر کے ہر
سوا نصیب جاگ اٹھا سال ہر کے ہر

انل کے ردا جب آئینہ گر نے آئندہ دیکھا
تو اس میں عکس کی صورت عجل مصطفیٰ **رحمۃ اللہ علیہ** دیکھا

۳۰ بار صبا دور تھے انعام بہت سے
لائی ہے عہد سے تو پیغام بہت سے (۳)

یا محمد مصطفیٰ **رحمۃ اللہ علیہ** صلی علیہ وسلم
آپ ہیں تو رہا صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

دعائی ہے آپ کی تفسیر قرآن مجید
ابداً تا ابد صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

بیت کعبہ سے آئے ہوئے شریف جب لائے حضور **رحمۃ اللہ علیہ**
عرش سے آئی صدا صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

ہو رہا خیر اور علی **رحمۃ اللہ علیہ** کے فیض سے رولت ملی
چمکے ہیں ارض و سما صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

ردہ عرش محمد پہ بھی ہو آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کی چشم کرم
ہے یہ بھی آٹھا صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم

وقت ہو گزرا وہ ہر دہائی حجاب تا میں
وقت ہے تو چہ صدا صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم (۴)

"سلام قدس" میں طہل مرتبہ رہا ہوئے حجاب ایک سلام شامل کیا ہے
شاہد خاص آرا۔

سلام اے تہذیب دین و ایمان اسلام
سلام اے رہنما جنت و انسان اسلام

سلام اے شاہ رخ ردا جہا فہم رسل **رحمۃ اللہ علیہ**
امید فاس کی کشش کے کھیل اسلام

سلام اے رحمتہ للعالمین **رحمۃ اللہ علیہ** نور خدا
پیشوا سرسبز شہاد رسوا **رحمۃ اللہ علیہ**

فرش سے تا عرش پہنچے جب شب سمران آپ **رحمۃ اللہ علیہ**
خود حور و ظہار نے کہا خالق کے صفا سلام

گفتہ گداز سخا کا ہوا کھولا آپ کا
اے خدا کے کائنات اے الہی قربان اسلام

جنگا دے ہر دہائی کو تو اپنے نور سے
اے پائیدار آئندہ صبر و شہاد اسلام

پھر جی اطمینان کا غور تو یہ ہے جس
سے روحِ زندگی دمِ مینی بھی ~~میں~~ نہ ہو

سور لپکا چلند غیر جھانکے کے ہم مینی
ہم مسلمانوں کے ہادی و مہد بھی ~~میں~~ نہ ہو

مٹا شرک کے صبرا کو نہ نے گلچنِ وحدت
تو ابرو کو مادی بن کے دیوانے میں کہو تھا
گرے بتِ مذہب کے بنی اپنے۔ اٹھیں گے قیامت تک
نئی بتِ فلک کہہ سم جانے میں کیا تھا

او کیا بہت دور دایرہ دوروں سے لال زار
ہو سرِ مٹش ~~میں~~ سے منور ہو گیا

بھ کی ریشما خلافتِ سر ہے ادا ہو
مسلیم ہونہ ط کا حال اگر ہو گیا
مست پریشان حال ہو اسے استو خیر ابتر ~~میں~~
جب نہ مانی وہ ہے جتنا خیر ~~میں~~ ہو گیا

جستِ بحر کی رحمت کے سنے تھا وقتِ کام اس کا
جان میں ہو رحمت کی طبع تھا لپٹ مار اس کا
بانہ میر الزور وہ گیا غلطی میں نام اس کا
رواں پانچھکے ہے اور دلال میں احرام اس کا

کیا ہے کوہِ چوہاں کو چالِ آہستہ آہستہ
منور ہو گیا سارا جہاں آہستہ آہستہ

شام و سحر (ایہاں) ۱۸۷۸ء - ص ۹۷ - آخری لہروں کے ۱۸۸۷ء - ص ۲۲۹ - ۲۳۰

کتنا سیتدہ

ان کی یک نیت ایہاں "تقریریں" اور کے صحت سر میں ملتی ہے۔

رحمت بھی آپ آئیہ رحمت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

دقیق حوائجِ مہم رسالت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

یہ مادی کائناتِ محارت ہے آپ ~~میں~~ سے

اس دور کے غور کی غایت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

فاسق بھی آپ ~~میں~~ کے صحت آئی ہیں واضحی

صحت بھی آپ 'عاطف' صحت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

ملی دروغ کے جس کی روتق بھی آپ ~~میں~~ سے

اور حسیہ کی دہر شفا صحت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

مرد دلوں کو نہر جا آپ ~~میں~~ کی نظر

فاسقوں میں خستہ بشارت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

اسان کے ضمیر کی ہیں روشنی حضور ~~میں~~

اس کی بصیرت آپ 'بصارت' بھی آپ ~~میں~~ ہیں

ہر سانس ہے سلامِ مہر 'ہر نفسِ مرد'

سرکار ~~میں~~ اس دود کی لذت بھی آپ ~~میں~~ ہیں

تقریریں (ایہاں) ۱۸۷۸ء - ص ۹۷ - ۱۸۸۷ء - ص ۲۲۹ - ۲۳۰

خدا کی جانب سے اس پر ہر دم دھڑکا "سلام کیا
 قلب پر تارے چمک رہے ہیں" دشمن پر گھنٹن تک رہے ہیں
 تک رہی ہے دعا خوشی سے "میں میں خیر الامم" ~~۱۹۸۵~~ کیا
 ہے عرش و کرسی پر وہ طاری خدا کی رحمت ہوئی ہے جاری
 امارا "آقا" امارا "سلا" کھیلوں کا امام ~~۱۹۸۵~~ کیا
 چائے خوردوں نے ڈھلوانے "قلب" ~~۱۹۸۵~~ ہیں شام نے
 ہے جشن غدیر ہمیں "جاری" دشمن پر مار تمام کیا
 ملک کے ہرے کھر کھے ہیں "معا میں نئے کھر کھے ہیں
 کمال لوگوں نے بزم کھر کھر "قلب" سے شاعر امام ~~۱۹۸۵~~ کیا
 تباہی ہیں خدا کے پیارے "شعرا" کھر ہیں تاج والے ~~۱۹۸۵~~
 ہمارے راہبر جاری جاری ~~۱۹۸۵~~ خدا کے بعد ان کا نام کیا
 (۵)

(۱) شام و سحر (۱۹۸۵ء) ص ۱۹۸-۱۹۹، نوری ۱۹۸۵ء، ص ۲۸

(۲) ابرہہ سلطان شاہجہاں پوری "اکثر" جو کہ قصہ گر شاعرانہ۔ ص ۳۵

(۳) سلاطین صوبہ آج کی شاعرانہ۔ غراپ صوبہ گراپی۔ ص ۳۵

(۴) شام و سحر ص ۱۹۸-۱۹۹

(۵) دشمن و دشمن (مترجم) اور معطل ~~۱۹۸۵~~۔ سلیوہ لڑائی (مترجم) ۱۹۸۶ء لکھا ہے) ص ۱۲

خالدہ نسreen

بہار شام و سحر (۱۹۸۵ء) کے تحت نمبر ۵ میں ان کی ایک نعت ملی ہے۔ حالات
 و گواہی دستیاب نہیں۔

"ہم جس دوار دے" یکوں" وہ روضہ دیکھ لوں
 دل میں اک حسرت ہے" وہ شیر قہر دیکھ لوں
 میں تو گھبرا گئی" یہ میری دست کی معراج ہے
 اے خدا" قسمت میں ہے لکھ رہے" غنہ دیکھ لوں
 میں ممکن "لوگوں میں جذب ہو جانا سزا
 غراب میں بھی گر بھی تھا ~~۱۹۸۵~~ کا پرو دیکھ لوں
 ہر بحر اس وہ "تلی رہوں" جاتی رہوں
 میں اگر اک بار بھی ہے" کا رستہ دیکھ لوں
 میرے "آقا" کیسے مجھ کو عطا وہ چشم و لب
 جب بھی پاؤں" آپ ~~۱۹۸۵~~ کا نہیں مٹنے سب دیکھ لوں

شام و سحر (۱۹۸۵ء) ص ۱۹۸-۱۹۹، نوری ۱۹۸۶ء، ص ۳۴۲

الحمد لله والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

چق قری قجج کا معلوم دیکھو کا کلام
الصلوة والسلام والصلوة والسلام

فیصلہ کرتی ہے۔ اصل ہے کہ ان تمام

المسألة ١٠٠ : نظام : + المسألة ١٠١ : السلام (١٠٠)

ان ایک ملام کلچر پیدا شدہ ملام حسین علی شاہ

سلام اس پر کہ جو تھا نور چشم ادیٰ حق ﷺ

مسلم اس پر کہ اللہ شہر خدا سے گھر کی گھا مدلی (۴)

(۱) شمار (۱) - { اہلس } : اگر د۔ ہر لای ۸۴۶ : کل پورائی جگہیں ۔ ۱۹۳۰ء ۔ ص ۳۵ ، دعوتِ مسلم چٹائی :

ایراے اردو (مطابحہ پورٹریٹ) کا مقنا بھوں "روا شاعرین میں حرمینا کا حصہ" - ص ۱۵۴

(۴) کارورزانی - فراگرفتن - کتب روانه کتابخانه - طرح - غیره

$$r^* = r_1 \sqrt{1 - \frac{2}{\gamma} \ln \frac{1}{\epsilon}} \quad (7)$$

(۴) ماگ (ماہنامہ) راولپنڈی۔ اگست ۱۹۷۱ء ص ۱۱

سید حامد اللہ نقوی لکھتے ہیں کہ: خانہ اہل اصل میں میری خام سے نیچے اپ دو
میر احمد کے نام سے مشہور ہیں۔ دوری حامد بنی ایک شرح محمدی دوری بنی نامہ
خانہ ہیں۔ ان سے دو نامہ راہ محمد بنیں یعنی سے ممتاز محمد سے خانہ محمد ۔
میں نے ان تمام اشعار کو طوطی محمد سے خطابات پہ گئے رد و رد سے تحریر ہیں۔
نے انھیں مندرجہ نظم کا خطاب دیا۔

اسلام ایم ہے۔ یہی ہے۔ ان کی شاعری سے لکھیہ میں یہ نور واد
نور واد ہے۔ میں یہاں چاہی۔ کے فاجبرٹ کام "سورج" ج ۱۰۰ میں طبع اور
(۲)۔

"طرح" و "وجہ" کا پیش فہم ترجمہ میں مسدود محمول علی صولی سے آگیا۔ مسدود
ہندوستان کے بیشتر علمی ادبی و ادبیاتی رسائل میں حاکم درانی سے مصنفین نے
شائع ہونے والی کتابوں کے مصنفین حاصل کرتے رہے۔ حاکم درانی کی شاعری کی
سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انھیں جو کچھ کہتا ہوا ہے وہ حقیقت سادہ اور صاف الفاظ
میں کہتے ہیں، ہمیں استدلال کی بناء نہیں ملتی۔"

کتاب میں ایک سادہ اور گراں قدر لاطین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جس میں سات ہند
 ہیں۔ تمہیں بہت ملاحظہ ہو!

اے شہر والا نسب! اے میری احرام پوشی
صلوٰۃ و اسلام و صلوٰۃ و اسلام

اسلام کے لیے کوشش کرنے والے مسلمان

اسلام کے نور حق اے جیلر دیو خدا تعالیٰ

السلام ہے فجرِ انوار ہے صبحِ کبریا

السلام اے لا الہ الا انت تعریف و توصیف و ثناء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خرد بانو فریدی

میدانہ امیر نامہ کراچی سے نقل ہے۔

میں	پہلے	تو	نہیں	کہا	چاہتی	ہوں
کرم	ہر	دم	تیار	چاہتی	ہوں	
فرید	ہوں	لڑ	الہ	کا	مدد	
مدم	مقصود	میں	میر	دوست	دوست	
واں	کی	موت	میں	میں	میں	
نظر	ہے	نہیں	ہے	میں	میں	
	میں	میں	میں	میں	میں	
	میں	میں	میں	میں	میں	
	میں	میں	میں	میں	میں	

"مقیدہ" (دہلی) کی ش۔ فروری ۱۹۵۷ء ص ۱۰

خفی، بدر النسا بیگم

دائرہ محمد ابو الفیس سعید الدین سرکار احمدیہ میں مسجل تھے۔ بدر النسا کی یہ ش ۸۰ میں ہوئی۔ ڈاکٹر محمد حسین، فل حیدر آبادی سے تلمذ رہا (۱)۔ چودہ سال کی عمر میں شعر گوئی شروع کی (۲)۔ لکھنؤ میں آگئی لکھا ہے۔ "خفی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اپنی شاعری کو صرف مہجہ رسوں اور عشق حقیقی تک محدود رکھا تھا۔ ان کا چہرہ دیوان اور بیادار سے شروع سے آخر تک ہفتہ تھا۔ (۳) طبعی قسمت سے غلام بھی شاعر ملا۔

ڈاکٹر یزد ملکا۔ "و اب ن رقی میں جو عین فاضلہ" میں لکھتی ہیں کہ "ان کا بیان بچپن ہی سے نام سے ۱۳۱۵ء میں س سے ملتی ہے۔ یہاں سے شاعرانہ فکر میں رہتے ہیں۔ یہ روح ان سے بھی ملے ہوئے۔

دلا نصرت آپ کہا کہنا
یا فی جہی کی ہے نصرت کی نصرت
پیشہ میں میں
لوہ اک لاک ہے نصرت کی (۴)
مدد نصرت سے ہے کہ ان کا بیان ۱۳۱۵ء میں شروع ہو (۵) لیکن حالہ نے بیان میں دو کاموں سے آواز نکال دیا ہے۔ بدر النسا خفی ۱۳۲۰ء میں فوت ہوئیں۔ نمونہ کلام یہ ہے:

وہ بھی اک لاک تھا کہ تیرے پاک تو تھا نظر
اب اجی! یہ حضور دہرا کہا ہو گیا

تاز سے آئے گا جس وقت وہ مجھ پر خدا
رہنا حشر میں اک حشر لڑاں جو گ
خود کہے گا مری ہماری حسیں کا طاج
رنگ بھٹی دہرا آواز دہرا ہو گا

طوئیں کے لئے باعث فکر کی جاسکتی ہے۔ آپ کے خیالات سمیت بیخ تنبیہ اور پُر وقار
ہوتے ہیں۔ طویر و سمیت پختہ و مستادر ہے۔ جذبات نگاری پر انھیں بڑی قدرت
حاصل ہے۔ (۵)

مطالعہ میرے بھی اسی دست کوئی دار یا ہے (۶)۔ اس کا مجموعہ نام "خزری
زمیں" ۱۹۷۸ میں رانی سے چھپ (۷)۔ (الف)

نورِ مست یہ ہے:

زندگی ابھی ہوئی تھی سحر کے آثار میں
بیت پرستی ہو رہی تھی غار غار میں
خدا پاکسو عرب معبود اللہ تھا
شرک کے شعلے ظلیل اللہ کے تھرار میں
ہمارے تاروں کی پاش پاش آواز آواز
دیوتاؤں کی خداؤں پر میں تار تار میں
دعوتِ حق میں تھی اعلیتِ دم و شام میں
خدا ابراہاں میں پادشاں جلوہ گر تھا ہمارے میں
قریبِ لبوں پہ ظلم و جور معمولِ حیات
رست و تریوں اس کی قسمتِ لاپار میں
دل میں نہ نہیں کر دیا دردِ باپ -
خاندانی شان و عزت کا پیرے اہل ہمارے میں
کبر و کثرتِ قل و غارتِ بغض و کینہِ انعام
الفرط انسان تھا انسانیت پہ اتمام
ناگاہی آگیا جہاں تھی ایک دل تھی انقلاب
مٹ گئے تھے قل و قار کمر ہائے جناب
کدہ قاراں سے ہوا میری رسالتِ جانہ مر
وہ ذرہ بن گیا ہلکا کا دشمنِ آفتاب

بارخ ابراہیم میں بحرِ مکمل کے وحدت کے پاس
حسرتِ انسان پہ آگیا حینِ نو لے کر شباب
خود و اعتماد کی پہتی اجڑ کر رہ گئی
بحرِ خال سے ہوا دھڑکنی کا سہراب
رحمِ ارحم الراحمین کل اللہ پیدا ہونے
رحمہ اللعالمین اقی قلبہ کی خطاب اللہ
ہمارے سارے دردِ سراں دھجیر ہے
دعوتِ گلشنِ عالم صاحبِ ام الکتاب اللہ
السلام اسے بدلتے محشرِ ماحول کے دھجیر
اصلو اسے جس نے کھلے دھنوں کے ہی تصور
السلام اسے جس نے دیا کو غلا بیٹھا اسے
اصلو اسے جس نے بکھا زندگان کا شعور (۷)

وہ صبحِ عید - وہ شامِ عید - سطر سطر ہوائے عید
سری سری عباؤں میں رحمتِ مقدس مقدس لہائے عید
وہ روضہ کی جانی وہ احساسِ عظمت وہ جانی دلِ طبیعت پہ رقت
نررتے ہوئے لب وہ الکلیہِ برامت سکون بخش آگ دہائے عید
ور و ہامِ تقدس پہ نگوں کے سدس رہاں پہ وہ صبرِ علی کے ترانے
دندیرِ عیدِ سلام عید لب و قلبِ وحدتِ حیرانے عید
وہ دلاں جو ہے اہلِ تمدن کا مسکن وہ مزدورِ محنت کشوں کا تھا مسکن
تجہ دل جن کے عشقِ حیران سے روشن ہوئے خوش لگائے عید
وہ فصیح و فہم و حیران دورِ مائیک کو بھی رنگ آتا ہے جس پر
محبت کی بحر سے دلی خود غرواں لہواں فیضِ عید
شب و روز یادوں کو دیتے ہیں دھنک لیں و گوش جن کے ہیں محورِ آبِ مائیک
آزبانِ عید - مسلوئے عید - کوبہ عید - دھائے عید

رام پیاری

گھنٹوں سے اٹھتی تھی۔ کان مرو ہادی نے اپنی کتاب میں اس کی ایک طویل تعریف
 نظم دی ہے جس میں پانچ بند ہیں 'ہر بند میں پانچ شعر ہیں۔ نظم کا موضوع وہ اصناف ہیں
 جو حضور ﷺ نے مخلوق پر رکھے۔ اشعار ہیں:

ہندو، عیسائی، سکھ، جہول، لا، پھول، نہ، ہاتھ
 ہندو، عیسائی، سکھ، جہول، لا، پھول، نہ، ہاتھ
 ہاتھ، لا، پھول، نہ، ہندو، عیسائی، سکھ، جہول
 ہاتھ، لا، پھول، نہ، ہندو، عیسائی، سکھ، جہول
 ہاتھ، لا، پھول، نہ، ہندو، عیسائی، سکھ، جہول
 ہاتھ، لا، پھول، نہ، ہندو، عیسائی، سکھ، جہول
 ہاتھ، لا، پھول، نہ، ہندو، عیسائی، سکھ، جہول
 ہاتھ، لا، پھول، نہ، ہندو، عیسائی، سکھ، جہول

مورتوں پر نظم کیا یا کہ نہ دفا میں ہوئے
 ہاں مگر نا کو محمد ﷺ نے بچایا نظم سے
 کی رعایت عورتوں کی مرنے دم تک آپ نے
 زخمی رعیت "فری" کی کی اعانت کے لئے
 عورتوں کو گھر کے کاموں میں مدد دیتے تھے آپ
 کام عورت سے حدود جنگ میں لپٹے تھے آپ
 آپ نے تعلیم لینا فرس عورت پر کیا
 عورتوں کے سر پر یہ اصناف رہے گا آپ کا

اس سے تم عزت محمد ﷺ کی کہو اے حضور
 خود کہ الزمان کی تعلیم وقت پر کہ
 جن کے دل میں عزت و محبت محمد ﷺ کی نہیں
 کہ نہیں سکتے بزرگوں کی "عزت" انہیں
 ہندو و مسلم میں جو فرقہ کہ ہے بچا ہوا
 عورتوں بچوں کو آفت میں کیا ہے جلا

خیر مقدم کر کے میلاد رسول اللہ ﷺ کا
 دور کر لا سب یہ بھڑے کر رہی ہوں اچھا

اے محمد ﷺ تم نے رشتہ سے بچایا ہے میں!
 پریم کا اور محبت کا رشتہ بچایا ہے میں
 اے محمد ﷺ تم پر دے ہو خدا کے دوست ہو
 کار کی تاثیر نکھر ہندو میں پیدا کرو
 "ماکھ" نہیں اور خدیجہ پاک دلوں کی بھائی!
 ہے بچا کرنا ہے ان پر فکر مگر سارا چلن
 فکر کے قابل یہ دلوں کی کیا ہیں ہمسایہ
 آپ شہر ن افاعت میں نہیں ہر نام بدل

ب سے پہلے لان نہیں ہاں حدیث سے ﷺ پر
 اپنے شوہر کی حد میں جو نہیں شام و سر
 کس طرح بدل ہو اصناف محمد ﷺ کا ادا
 عورتوں میں ان کے قدم کی خاک ہوں تو ہے بچا
 اے محمد ﷺ "و تر پیام" کا میں ہندو
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند
 اے محمد ﷺ "و تر پیام" کا میں ہندو
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند
 ہندو میں ان کے طرح بچے رہا میں اوتھند

رحمت، رحمت انسانیت

میں کا کردار کسی حد تک میں میں تھا۔ صرف اس
 پر مشتمل شاعرانہ زندگی ہے "رحمت" شاعری "میں" ہے
 کا راز ہے۔ یہ کہ میری سبقت میں میں نے مجھ سے
 تھا۔ مگر یہ بعض وقتوں میں بھی ہوا ہے۔ یہ کہ میری
 میری سبقت میں "میں" تھا۔ یہ کہ میری سبقت میں
 ہو گیا ہے۔ یہ کہ میں صرف۔ لکھا ہے

رحمت انسانیت نام اور رحمت شخصیات نام کے حالات
 اور وطن کا پتہ نہیں چل سکا۔ مجھ سے رحمت "رحمت" کے نام
 سے شائع ہوا ہے۔ یہ کہ میری سبقت میں میں نے
 ہے کہ ۱۸۸۵ء کے بعد کی شاعری میں۔ ان کے مجھ سے
 شاعری کا پتہ "رحمت" کتاب خانہ نامہ "رحمت" کے نام
 سے چلا ہے۔ لکھنؤ کلام و شاعری میں ہو سکا۔

یہ شاعرانہ زندگی "رحمت" لکھنؤ کلام و شاعری میں ہو سکا۔



رحمت بی بی بنگلوری

یہ کہ ایک صحت محسوس میں نے ہے مرتبہ
 کہ میں نے ہے (۱)۔ یہ کہ حالات و واقعات
 میں میں ہیں۔ یہ کہ میری شاعری ہوا ہے۔ یہ کہ
 میں میں "رحمت" نامہ "رحمت" کے نام
 میں میں "رحمت" نامہ "رحمت" کے نام
 میں میں "رحمت" نامہ "رحمت" کے نام
 میں میں "رحمت" نامہ "رحمت" کے نام

لکھنؤ کلام و شاعری میں ہو سکا۔



رشتہ نیر

اللہ سے تری ذات کا جو رشتہ ہے - حضور
تو جنہیں (اللہ) نہیں دیکھتا - کتبہ

وہ جو اس سے اتنا دور ہے کہ
تو جو اس سے اتنا دور ہے کہ

رکھ جاتے ہیں سوا میں گلستانِ بیت
وہ اور کا ترقی ترقی نام کی تاثیر

پیش کی ہوس ہے نہ در و دیوار کی خواہش
نہ ہوتے در و دیوار تو اسے خواب کی تعبیر

تو جو اس سے اتنا دور ہے کہ
تو جو اس سے اتنا دور ہے کہ

وہ جو اس سے اتنا دور ہے کہ
رشتہ ہے ہر سمت ترقی نام کی تاثیر

میں شہرِ عرب میں محمد (ﷺ) کے شہر (مکہ) میں - ہر طرف سے -
اللہ - ۱۱۳ - ص ۶۶

رشتہ خاں حاصل پوری

یہ مدت حلیٰ محمد میر قہنی نے مرتبہ انتخاب میں ہے - متعلق میں "رشتہ" قصہ
استعمال ہوا ہے - یہ سکا ہے رشتہ خاں "رشتہ حاصل پوری" - لیکن میں یہ اختیار ہوں
میں کیا جا سکتا کہ اس سے متعلق ہے یہ جو مدت علامہ اقبالؒ کے نام سے شامل کی ہے وہ
ہر ماں علامہ کی نہیں ہے - ہر ماں "رشتہ خاں" کے نام سے شائع شدہ اس مدت سے چند
اشعار ہیں -

۴۰ حرمِ لاساں محمود جن کے نور سے
وہ جس سے وہ سب بھی گھرے جیسے گہرا

قہرِ مومن ہے چہا "گھر لے اے پاک کا
اور اس گھر کے ایسے گھرے جیسے گہرا

زہتِ رنگ و بار اس پر بھار کیا نہ ہو
ہر گہر کے بھی گھرے جیسے گہرا

حرمِ رانیِ قادسیٰ مقصودِ بزمِ دلا
عرش کے سب سے بھی گھرے جیسے گہرا

ہر فرشتہ حلیٰ محمد میر قہنی نے مرتبہ انتخاب میں ہے - متعلق میں "رشتہ" قصہ



نہیں دشمن، کھٹ تہی، اشقی یا رسول اللہ ﷺ

تلاطم چہ بحر رنگی، نوبی ہوئی ہستی
کیس پیدا نہیں ساحل، اشقی یا رسول اللہ ﷺ

ہوئی ہے برائیں رحمت کوسر اللہ انہاں سے
ہر اس وقت ہوئی رحمتی یا رسول اللہ ﷺ

مکمل ۲ ۲ ہے راجت سے کارواں اپنا
ساحل دور ہے طوفانی، اشقی یا رسول اللہ ﷺ

انہیں سرکار ﷺ لیے گوشہ دامن رحمت
ہیں آہ آہ میں شعل، اشقی یا رسول اللہ ﷺ
(۲)

- (۱) آستانہ (ایمان) دہلی۔ جون ۱۹۴۸ء ص ۶۶ / آستانہ۔ دسمبر ۱۹۵۵ء ص ۲۰ / ص (ایمان)
لاہور۔ نومبر ۱۹۵۳ء۔ "یا رسول اللہ ﷺ" ص ۷
(۲) آستانہ۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء ص ۶۶ / ص (ایمان) لاہور۔ نومبر ۱۹۵۵ء ص ۲۰



رضیہ شکیل بدایونی

مشہور شاعر شکیل بدایونی دیکھ جو چشم و چراغ حاتمہ صیادہ لقاری بدایونی
تھیں۔ ۱۹۵۱ء رحمت خان بریلوی کے قہقہ میں ان کے قصیدہ نور کے سات شعرا ہمارے
ادبیہ میں شائع ہوئے جس میں اسوں سے ہدی کی بجائے آہ، سجاد، سایہ قوی
استعمال کیے ہیں۔

آہ کے گھر کھٹ سے چاند آہ نور ۲
حسین لغت نے گل و غلو ۳۱۱ نور ۲
کتا اریح، کتا نور اللہاں ہے ۱۵۵ نور ۲
تانبوں میں نور د پہاں ہے سایہ نور ۱
آہ ۱۵۵ نور ۲۵۵ کی روشنی
قا سرانج کعبہ ۱۵۵ نور ۲
رحمنا اس صاحب قریں ﷺ کے جلوں ۲ طرب
ورثی وہب سے جو مجھ لے کے آہ نور ۲
گھر ہیں خیر ابتر ﷺ لیکن ہمس نور ہیں
کیو رحمت ہیں دعا، ریح ان کا آہ نور ۲
اد و غور، تارے، ستارے اند سارے چمکے
جب نہیں آئینہ چہا جھکلا نور ۲
چہ دعا، طلت رہے رضیہ آہ کتب تنہا
رحمت دن دعا چل ہو دعا نور ۲

ادبیہ (ایمان) کوئی سواراں ضعیف یا لغت۔ جلد ۱۔ شمارہ ۲۰ (شاید اکتوبر دسمبر ۱۹۵۱ء) ص ۷
(ایمان) لاہور۔ نومبر ۱۹۵۵ء "نور قوی نور" ص ۲۵

رضیہ شہار

چودھری شہار محمد (۱۸ اور پھانسی) کی اہلیہ۔ ماہنامہ "صحت" کی ایب محترم قاری۔

مور کا آج ہے۔

پتا پتا خوشی سے
مگر شاپرگ میں ہے بھار آ گیا
مکتبہ کی فضا ذرا
جو ہے تسکین دہان بہار آ گیا

مسطح کی گواہ اور میں ہوں
مستطبی فضا اور میں ہوں
میں اچھے کو بھی ملے جا دیتے
میں طربش سدا اور میں ہوں

کے روبرو اللہ تعالیٰ سہارا دیتے
دور ہم پہنچنے کی ہر منزل میں ہیں

مقبول ہو ہو جائیں دعا میں ترے در پہ
میں جھک کے ترے سایہ بھار کو چوموں

حسین کا نام ہے ان کا جہاں میں
کہ جو ملے گا وہی ہو گا اہل میں
ہر اک مضمون میں سلامت حیرت
نہ ان کا نام ہو کر واسطی میں

میں سسکیا جب منہ کو چلو گی تم
میں مسرت سے لہرز پاؤ گی تم

ہم حیرت نکلیں کا کنا نام
حاضری دیے جس وقت جاؤ گی تم
امین انکساری - چھوٹے نہیں
مگر میں دعا اپنا پاؤ گی تم

نظر بھی نہ شوق دہا دہا تھکے نام آگے
جہاں کا شوق تھا جو سوسرا کہا مہارگ تھا

جدا جدا مجھے پہنچا دے
مجھے کہ دے ہر سے یا دے
رہے اس عشق میں وہ انگلی او
رہوں دھوئیں سر تا دے
اور اقدس پہ لب میں حاضری دوں
لے یہ اک ان کہ رو جا دے

ماہنامہ "صحت" کے دفتر میں ان کی ۲۲ تصویں (فہمی) مہار ہیں۔



رعنا رعنا ناہید

حیدر آباد میں ۱۹ جولائی ۱۹۵۷ء کو پیدا ہوئیں۔ ایم اے اردو، ایل بی بی ہیں۔
 وقار مدنی مرحوم سے شرفِ تلمذ رہا۔ حیدر آباد میں پرنٹنگ کرتی ہیں (۱)۔

تمام طبعیات فطرت اس کی ذات پر کیا خوب
 ہر فطرت کرنے کو آکا لیں چہ عمارت خوب

اسی کے نور سے تلمذ ہر شوق و غریب ہوئی

اسی کے نور سے روشنی ہوئے گل و جلوب

نکار خاردار و پلا میں لادھب ہے

خدا سے پاک کی جو ذات ہو مکی محبوب

میل سوارِ عالم میں ہے وہ تازی

ہر ایک فکر ہے جہاں ہر اک نظر بگرب

دردِ پادشہ ہوں ترسا ماسی کی برکت سے

گھر گیا ہے بہت میری نعت کا اسلوب (۲)

رعنا کی ایک آمروہ علیہ نظم "نعت لکھنے کی ترسا" دیکھئے:

نعت لکھنے کا ارادہ ہے

مگر کیا لکھوں

تک دہائی معنی کا ہے الفاظ پہ وار

گھر محدود ہے

اوسالہ میری کوئی مدد نہیں

بازارِ حلق کی پرواز بھی اک دانہ سے میں

نظر تری

جنتس کا بھی دم نکلتا ہے

سر جود ہے نظر

اس کی طرف کیا دیکھے

استادوں کے لئے مستی سفر ہے مسدود

دل تکیہ و حرکت ہے

گدہ ہے گل ہے وہ

میرے آئینہ حیرت میں بھی وہ کس نہیں

جس کو میں نعت کا عنوان ہی کہنے کی جرات کر لوں

نعت کے واسطے

بس بلیغ خدا ہے دربار

اے خدا

ابنِ حاکم کج کو

نورِ قلم کر جس سے کج کو

نعت لکھنے کا سلیقہ آجائے

میری عشق کا اریہ بن جائے

ان کی ایک اور نعت "گولی مٹی اس بار نہیں نہیں ہے" بھی مسموع ہے۔

گولی بھی اس سا کہیں نہیں ہے

وہ شہ کاہرہ بلیغ خالق

وہ اعتبار کمالی خالق

وہ صورت "سیرت" نہیں ہے

گولی بھی اس سا کہیں نہیں ہے

زین کا افراد پڑھ گیا ہے

جو اس کی آل میں سواری

انفل اب کو ملانے والا

اسی کا ہے ایک لیلِ جاری

وہ چاند ہے غولترِ حوا کا

امام ہے سارے انہو کا
 یہ میرا مکان ہے' بیس ہے
 کوئی بھی اس سے نہیں
 کسی ملک پر' کسی دین
 مرجع ہیں' نہ قاضی ہیں
 یہ ارتقا سے سطر ہیں جتنے
 ی کے یہ سارے سلسلے ہیں
 ظہار عظمت' متابع حمت
 مہارت اس سے ہر یک رحمت
 دین ملک ہے' ملک دین ہے
 کوئی بھی اس سے نہیں

(۴)

جب مصیبت میں کوئی سخت مقام آتا ہے
 سب پہ بس میرے علم کے نام آتا ہے
 میں میں اک ٹوک سی اٹھتی ہے مہارت کے لئے
 اس طرح بھی تو دیکھتے سے جام آتا ہے
 اسی امید پہ دعوہ ہوں' ہوا ان کے
 مع آتا ہے میرے نام کہ شام آتا ہے
 ہم کہیں بھی ہوں مگر ساقی رہا ~~میرے~~ کی قسم
 تشہ کاموں کے لئے جام پہ جام آتا ہے
 یاد رہتا نہیں کچھ ان کی اطاعت کے سوا
 عشق سرکار ~~میرے~~ میں ایسا بھی مقام آتا ہے
 ان کی رحمت ہی سے سب کام بنے ہیں دھما
 ہم تجھے ہیں' ہمیں کون سا کام آتا ہے

(۵)

(۱) آج احمدی مرتبہ کے آگے آگے ہیں ~~میرے~~ - مطلوبہ سید ۱۹۶۱ء میں
 (۲) ۱۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ~~میرے~~ - ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو
 (۳) ۱۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ~~میرے~~ - ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو
 (۴) ۱۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ~~میرے~~ - ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو
 (۵) ۱۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ~~میرے~~ - ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کو



رفیعہ جسوال

دل	پیشانی	ہے	رات	بھاری	ہے
شاہ	کرم	کی	ہاں	ہے	
دل	ہے	قریب	جہاں	واری	ہے
دست	میری	نہیں	تھری	ہے	
میں	کمال	اور	کمال	تھری	ہے
نظر	رب	ہے	نظر	تھری	ہے
نہیں	تھری	تھری	تھری	تھری	ہے
شان	میں	خود	کلام	واری	ہے
تم	سر	ہو	رحمت	عالم	ہے
اور	رحمت	میں	جاری	ہے	

کلام بہت زیادہ بھاری نہیں۔ قطع کا حال زیادہ ہی متناقص۔

مددِ ایل (حرف) الزام نہیں۔ ص ۱۵۴



روحی علی اصغر

ترابِ افسانہ بیگم نام، روحی شخص۔ ۱۹۳۳ میں حیدر آباد میں پیدا ہوئیں۔ ان کا سلسلہ نسب دو حیل سے شاہ ابراہیم مصطفیٰ عیسوی سے (جو شاہ بندہ نور کے ماموں تھے) اور حیل کی طرف سے بیچ سٹال سے جاتا ہے۔ ان کے شوہر کا نام سید علی صغر تھا۔ "حمید" کے شاعر (جلد دوم) ۱۹۳۳ میں چھپی اس کے مندرجات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت تک حیاتِ حسی۔ سلطانِ اوصاف گھنٹے ہیں:

"روحی کی ابتدا اہلِ تسلیم سے۔" ۱۹۳۳ کے قدیم گہرائی کے دواغ کے مطابق پڑے گہ "پھر اسکول میں ہوئی۔ وہ اردو نگاری کے علاوہ بہت اچھی انگریزی لکھ اور پڑھتی ہیں۔ روحی عربی بھی پڑھتی ہیں اور انگریزی بھی لکھتی ہیں۔ حال ہی میں اسے کام کا مجموعہ "برگنہ نظر" شائع ہو چکا ہے" (۱)۔

شاعرات کے تذکروں میں ان کا ذکر نہیں ملتا۔ "نیرنگی نظر" بھی کسی کی نظر سے نہیں گزری۔ ان کی صرف ایک نعت شریف بریلوی اور ممتاز حسن سے ہے "اپنے انتخاب نعت میں درج ہے۔ "۱۹۳۳" کے نعت بھر میں اسی نعت نقل کی گئی ہے لیکن انہیں خاتون نہیں سمجھا گیا "مشہورات" کے عنوان کے تحت نہیں "عمومی نعتوں میں شامل کیا گیا ہے۔ شاہ بعض لوگ حضرت علامہ اصغر علی روحی رحمۃ اللہ علیہ اور روحی علی اصغر کو ایک ہی شخصیت سمجھتے ہیں۔

کچھ ابتدا ہی نہیں اتنا بھی نازاں ہے
جا کے تھیں رسالتِ خدا کی نازاں ہے
۱۹۳۳ کا سب کے لئے رحمتِ خدا بن کر
تمام عالمِ اہلِ حق کا رہا بن کر
ماتے۔ مگر کو توہید کا پیام آیا
جان لو کے لئے اک یا کلام آیا
روحی جی ۱۹۳۳ سے لے کر ۲ ہوا آغاز

ہوئے وقت کی کتاب کی
 لکھیں ہیں وہ گانہ اب شور مٹا دے
 ادنیٰ ہے قہرِ طغی سے زندگی
 جس چ کوڑی سے جس سے ہیں بکات
 سے ہی سے جس سے جس سے
 نہ بات نہ ہوتے سے جاتے ہیں
 اکا شوق و جہد سے جاتے ہیں
 مٹی ہے رحم کہ جن کا امن کیا ہے
 وہ اپنے ساتھ خدا کی کتاب لایا ہے
 عطا ہوا ہے اس کو علم قرآنی
 جس سے ہو مکی سراجِ علمی انسانی
 وہ مشہور خاک تھا وہ بن گیا امنِ حیات
 بلند ہو مکی الکاکہ سے رشتہ حیات
 ادنیٰ ہے یہ اب حق کائنات
 کمال اس سے وہ مشہور ملک بنا

۱۰ تاثراتی آدم ہے، جو آدم بھی
۱۱ تاثراتی آدم ہے، جو آدم بھی

[illegible]

روشن پھولاروی "حضرت بی بی

اکثر طرزِ رسولِ برقی نے اپنی کتاب (۱) میں صوبہ بہار کے کٹر خالوادوں
معدومہ چاندی شریف کے خانہ گھنٹی کی شاعرانہ کاوکر یا ہے جس میں اکثر شاعرات
کی گہری ہیں جن و عموں شاعرانہ بھی خمیں دستاویز کی مستحق ہے۔
انہوں نے حضرت بی بی روشن چاندی کے بارے میں لکھا ہے کہ سہارا شاہ
احمد عداہی بہ تاج اہل میں معدومہ شاہ حبیب اللہ کی صاحبزادی تھیں۔ شاعر و سخن سے
مطہری و انجلی تھی۔ انہوں نے اکثر عینیں لکھی ہیں۔ رنگہ ۱۱۴۱ء ہے:

کیا کہیں فرق میں کیا حال آیا ہوئے ہے
 دودھ لہن اٹھوں کا چابی ایک دریا ہوئے ہے
 ۳۔ جو سر کے ترے گہو کا سود ہوئے ہے
 (۲) مگر ہستی باہر لعل صرا ہے صرا ہوئے ہے

(۱۰) کتاب کا نام "انوار" ہے۔ علامہ شمس الدین علی بن ابی طالب نے اس کتاب میں حضرت علیؑ کی روشنی پر درسی کا ذکر ہے۔ یہ کتاب امام درست لکھی گئی ہے۔ دوسری جگہ "تائید" نامی کتاب سے مجموعہ میں فقہ شافعی لکھا ہے (شام و مصر، ج ۱، ص ۳۳)۔

(۱۱) علامہ شمس الدین علی بن ابی طالب کی سنیہ شافعی۔ (الف، ابتدائی اردو بارہ، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲)۔



رئیس فاطمہ مسیتہ

”باغ طیبہ“ کے معراج سر میں جہاں ان کی نعت چھپی ہے وہاں ان کے نام کے ساتھ ”مکراہی“ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا تعلق کراچی سے ہے۔ اس نعت کے طائرہ دیگر فقید کلام نور حالات زندگی و مقامات نہیں ہوئے۔

۱۔ سالی کوڑھو کے لئے وہ ہمارے ساتھ
جس سے نظر اچھے رہی جوں جوں

اس شہداء کے دربار میں جے جے مل گئے اسے مل
جس شہداء نے شاہوں کو سدا سکوا دیا اور

اے مالکِ کوہیں! کرم اے! مجھ کو
بچوں سے شریک رکھو! 'کے' رکھتے بھی خدا کو

ایضاً (۱۹۸۵ء) کوئی تعداد نہیں۔ سراج فیض آباد میں ۱۹۸۴ء۔ ۸۵ء میں

۱۔ منہجیم الہدای (شعبہ اردو) غصہ پورہ (نئی) سے اپنے مضمون "اردو محنت" -
مطالعے میں سندھ جی۔ ی۔ قاضی، تحقیقی مقالات (جلد ۱) ایم۔ سی۔ ریل "خ" کا
تعارف پیش کرتے ہوئے سید درمیں لاسر کے مقابلے "عبدالحق کوثر" (جلد ۱)
(دارالحق نام) کا ذکر کیا ہے جس کا موضوع اردو کے میلارٹے ہیں۔ اسوں سے لکھا ہے
کہ مصنف نے بالترام تاج کا نام در عنوانات پر ماب آرمی رکھے ہیں جس سے بیش
باجہ دیگر سے ابھری اور جیسوی بن جلتے ہیں۔ یہ مقالہ اکثر غلام مصطفیٰ حلی سے دور
صد رشتہ میں تحریر کیا گیا۔ معلومات حاصل محنت اور خوبی سے ساتھ پیش کی ہیں۔ یہ
سازشے چار سو صلیت کا عظیم مقالہ ہے۔ "غریب" اکثر منہجیم الاسلام نے لکھا ہے کہ مصنف
خود ایک نعت کہ شاعر ہیں کہ وہ۔ آخر میں الہی ایک نعت مکی شامل ہے۔

میری حالت (بکمال شہد) ۔ سطحِ بحرِ کئی میٹر آہا۔ نصرت صبر - ۱۳۹۸ھ میں لکھی
(اسلموں کی ہزار نصرت کے ساتھ ہے)



میں اور ہرگز رسالت پناہ **ﷺ** کی
 سے دل آئیں نہ یہ ظلمی اور ننگ کی
 وہ آستان پہرہ میں جس کے آگے پست
 شرمندہ جس کے نور سے خور ہو وہ کی
 "آستان" عمل جان جس طرح
 تیسرے عہد و مالک و میر و سپاہ کی
 "آستان" جان گنہ گار جماع نے
 دیکھی سدا بہرہ سری سرخ نگاہ کی
 مالک یہ کس طرح کہ رسائی ہوئی یہاں
 مجھ کی عزیز جرم "حقیر" گناہ کی

آئی تیرے درد سے نگہوں میں روشنی
 چل تیرے وجود سے وحدت راز کی
 ماضی کی اس میں میری دلجوئی کی بھگ
 زاد کے دار میں شان تیرے اجزاء کی
 سرکار **ﷺ** مجھ کو گنہ گار کے متصل
 درکار ہے دشمن اس اک طرفہ کی

علم رسول **ﷺ**

اے زمین طیبہ سے محبوب فراریں **ﷺ**
 عطیہ النور رحمت "مہر" مدح الامیں
 بعد الہی نظر کا سرمد میری خاک ہے
 اے لایزال خاک تو ہم چشم مرشد پاک ہے
 درے درے سے تیرے اے عطیہ النور خدا
 پاؤں نہ کر نور خیر سے کیا کسیر خیا

مدح حبیب **ﷺ**

دہر ابر کے یہ کہتی ہے اس کی چٹالی
 چمک چمک کے یہ کہتا ہے لویہ میں
 گرے گا اب ہر شاہوں سے تاج سطلی
 شہنشاہ کی دہر سے ظلمت کفر و غفلی
 جاہل حس و جملہ صفات ہے اس میں
 در لب پہ "صن" سخی وہ بات ہے اس میں
 چلی ہوا پھوڑ کے گدڑی میں رنج ہمت اگیم
 چلی ہوا پھوڑ کے اک لعل ایک دیر یتیم
 قس قس سے بکھ امید ہے تو ہم ہی ہم
 گرم گرم درے معبودا ہرے رہبر کیم
 ترے گرم سے یہ بچ اگر ہواں ہو گا
 بقیوں ہے "فوق" اجسام پناہ کا

علم "لی" اس کا سرزمین

اے وسیلہ ملأ اے شرف الہوائے رحمت
 اب بھی توہاں ہے قس نام پہ امت میری
 رحمت دن اب بھی دافوں میں ہے سودا خیرا
 جوار گر اب بھی دلوں میں ہے محبت خیری
 کن بھی مرجو آفاق ہے مود خیرا
 آج بھی مرکز دوار ہے تربت خیری

علم "معارف" تیرے

"صلی اللہ علیہ وسلم" روپ کی نصرت میں ایک ہتمام انھوں نے یہ کیا ہے کہ
 روپ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" رکھی ہے۔ (۸) پھر نصرت کے بہت سے اشعار میں قرآن
 وحدت کے بعض جملے مالک دیکھ ہیں "اس سے ان کی تعلیم اسلام کی مدح سے

آئی ہے در پہ ایک طب کار یارسل **۱۲۳۵**
 بس اک نگار لطف ہے درکار یارسل **۱۲۳۶**
 برسا ہا ہے دل پہ دھوے ہر طرف سے آگ
 باجیوں کا فکر بزار کا رسل **۱۲۳۷**
 در ہے کہ کہ نہ جانے دو تھوڑے سکوں
 در ہے کہ ہو نہ جاؤں گرفتار کا رسل **۱۲۳۸**
 من کر لہر "طالع" ہائی آئی حیرے پاس
 تیری کینز تیری نگار کا رسل **۱۲۳۹**
 اسے ہنسوا دل لپک کے خبر کر حضور **۱۲۴۰**
 گہاں ہے در پہ ڈھتھو خوں یار یارسل **۱۲۴۱**

(اہل خاتون شہزادی کی باری سے غم کے غم کے طور پر چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

چوں مگر تم غامہ از ہر شمع کا قلع **۱۲۴۲**
 کاشکہ قدرت عظم بر لہر ہم من کشید
 شوق تو حسن اللہب و حسن تو شیء لہب
 سے مثلاً تو صدم و اسے عظم تو فید

لہاں حاجز' دہاں قاصر' لہاں اکمن' جہاں کعد
 یارسل رب' یارسل شہ **۱۲۴۳** 'یارسل امیں' ز نعت او
 دوری مہاں چہ من تنگ و خوش و حاجز و حیراں
 وہ صد تائی' وہ صد تائی' وہ صد تائی' وہ صد تائی

(۱) قبل مر برہی' کتب تذکرہ شاعرانہ اردو - ۱۸۳۲ / شام و شب نعت لہر مر برہی لہری
 ۱۸۳۹ / (مضمونہ "یاروہ خاتون شہزادی" ایک جلد پہ نعت گو "ارطیم نامی" / شام و شب

نعت لہر - ص ۲۲۳-۲۲۵ (مضمون "شاعرانہ کی نعت گوئی" / ارطیم)

(۲) شام و شب نعت لہر - ص ۸۸

(۳) شہزادی لہری - ص ۱۰۰ / شام و شب نعت لہر - ص ۱۰۱

(۴) ریحانی - لہری - دارالاشاعت پنجاب لاہور - ۱۹۸۱ / ۳۸۲ صفحات کی اس کتاب کا لہر
 کے سرقریبی ہند سے نعت لہر - اسی نے لہر ریحانی کا پہلا مجموعہ "انجیر حرم" بھی لکھا ہے۔
 "انجیر حرم" کی تمام حقیقت "لہری طلی" میں ظاہر ہے۔

(۵) علامہ طیم کے ایک مضمون "شاعرانہ کی نعت گوئی" میں کتابت کی غلطی سے ص ۳۸ سال
 بھی ملتی ہے (شام و شب نعت لہر - ص ۲۲۵)

(۶) تصدیق لہری (انت دورہ) لاہور - ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ - ص ۱۰۱ (مضمون "ارطیم کی یہ تم نام
 شام" / ارطیم لہری)

(۷) باب کو "شعبہ" میں ہیں وہاں میرے سرکار **۱۲۴۴** کے نظم کی غلطی ہے "کلام میں رد و ہوں
 کر نہیں

(۸) پہلے اس ردیف کو حضور لہری کے "ارطیم لہری" کے ایام گرامی کے بغیر استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔
 تاہم "امیر جمالی نے حضور" کے ایام گرامی کے بغیر ردیف استعمال کر کے کی طرح
 وال (مطالعہ) نعت - تقدم "سلی" کا "اسم سرور" "ناقصی" - مطبوعہ لاہور - ص ۱۰۱ (لیکن کتب
 جمالی نے کمال لہری کے ساتھ اشتباہ کا "من" آج سے - "مہول" لاہور - کتابوں میں سرکار
۱۲۴۵ کی نعت گرامی لہری "لاہور" کے لیے ہے نہیں ہیں؟ یہاں "آپ" "در" "تنگ
 کشور" کہا ہے اور مطلع میں "سلی اللہ علیہ وسلم" سے مراد درود پاک ہے۔

لہری بھی شہزادہ کو حضور **۱۲۴۶** کے لیے نہیں لپٹے میرے میں آئی در "سلی
 اللہ علیہ وسلم" تو ردیف ہی ہے اس لیے یہ تو دوسرے میرے سے "لہری میں آتا تھا شہزادہ
 عظم گرامی کا ہے حضور

تو درو میں وہ عجا قبا' عجا میں بھی کہ قبا
 چاد طرف زکری آقا' سلی اللہ علیہ وسلم
 یا آقا سلی اعظم موسیٰ کاہن

پہلی جہاں کا ماری لہری جس نے سلی ریح لہری
 میر سے سلوارا شہزادہ عظم سلی اللہ علیہ وسلم
 یا آقا لہری کتب شہزادہ

نعت میں لہری نے دیکھا میں کے لطف و سخا کا چہرہ

زائدہ بیگم بنگلوری

ان کی بہت سی منظومات، مہنامہ "آستانہ" دہلی میں چھپتی رہیں۔ شاعر آستانہ علامہ
 یحیٰی حسین سیاح القادری بدایوں کے صاحبزادے پروفیسر حسین قادری (کراچی) سے
 مجھے مہنامہ "آستانہ" دہلی کے قائلہ مطبعہ سے جس میں زائدہ بیگم بنگلوری کی کئی کہیں
 ہمیں 'مناجائیں' درالطیس ملتی ہیں۔
 موصوفت یہ ہے:

میرے لیے جہاں میں ہمیں ہے نہ قرار ہے
 وقت کے دیے ہیں صرف یہ انتظار ہے
 بات مانتے ہیں کیا دیکھ رہے ہیں وہ
 اور جہاں کا سر ہے پھوس جہاں امار ہے
 دونوں جہاں کے ادب پارے رسول دسرا
 کیا کے حال زائدہ آپ پہ آزار ہے (۱)

میتہ کے سرکار
 لعلی دار
 جوشی سے شاو کون مکس
 تہائے دیار
 ہا کے آستانہ
 یہ موصوفت لہار
 شانی ہیں دور دور
 یہ نہیں نگار
 (۲)

تعمیل معرفت ہے محبت رسول
 ہے بزرگی خدا کی امامت رسول

ہے مرتبہ حضور کا ہائے قسم و عقل
 معلوم ہے خدا ہی کو عزت رسول کی
 انسان کی سمجھ میں اس آئی ہے اتنی بات
 ہے ہذب ذات حق میں حقیقت رسول کی
 تسکین دل ہے سرور کون و مکاں کی بار
 مہربانہ حیات ہے، البتہ رحمت رسول کی
 انسانیت، محبت، ہام، تیز، عقل
 یہ جہ کی ہے سب ہے مہایت رسول کی
 آیت کی ہمیں شہرِ راسخ کی علوم کی
 میل ملتی ہے شان، یہ عفت رسول کی (۳)

جوشی سے رسول حالی، اخشی و رسول اللہ

رم نہ سرور عالی، اخشی و رسول اللہ

کسی ہے ہمیں اپنے قوم کی سبہ پناہ میں

ہارے آپ ہیں عالی، اخشی و رسول اللہ

کرم لڑا ہے اب تو بہت سے ہیں بہت ہا میں

سزا ہے برائے عالی، اخشی و رسول اللہ

نی جاتی ہے ہوا کی جی، غامد و برائی

ہاری ہے پند ہا، اخشی و رسول اللہ (۴)

روں کے تہدار سن، جہاں کے غم مسدود سن

دعا کے شر پار سن، صہیر کردگار سن

زی ہر نظر میں ہے، ہر جگہ کہ بحر و بر میں ہے

ترا نظر میں ہے، دعا ترے اثر میں ہے

حیات تو عمار ہے، اجل جہان ساز ہے

خدا ہے تعالیٰ خدائے تعالیٰ (۴)

کس گزنی بخش تری یا رب نہیں
مہاں کس پر نہیں اور کب نہیں (۵)

کرم ہے تر یا خدا عالم سب کا
لگا تار ہیں میرے اکرام سب کا (۶)

تجھ کا ہے آپہ ہر کار میں
تجھ کو ہیں معلوم آسرا نہیں (۷)

دکھ بھرت دل کی التجا میں ہے
میرے مالک! بری دعا میں ہے (۸)

"آستانہ" میں ان کی ایک نظم "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فصاحت پر رات" ہے
میں میں لعلی سے حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کو حضرت عمرؓ کی
صاحبزادی لکھا ہے (۹)۔ قد اشعار پر مشتمل ان کی ایک نظم "اے باغ بنو علیہ" کا
ایک شعر دیکھیں:

تری نصرت میں ہیں رعنائیں اے دلچیز خوا
ترے دم سے ہمارے گھٹنیاں ہے دلچیز خوا (۱۰)
ان کی ایک نظم "اے مولہ سسلیاں" بھی لٹی ہے (۱۱)۔ حضرت خواجہ فریب خوا
حضرت معین الدین چشتی بمیری علیہ رحمہ کی دو مستثنیٰ بھی "آستانہ" کے قافل میں
لکھا:

کجا نظر حیات لب ہم پر نہ رہی خواجہ
اجیر ہلائے نہیں کیوں در لگی خواجہ (۱۲)

بدشوں میں ہے جان یا خواجہ
میں کھلی زبان یا خواجہ (۱۳)

(۱) ستارہ (ماہنامہ) فی۔ جون ۱۹۳۹ء ص ۲

(۲) ستارہ۔ اپریل ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۳) آستانہ۔ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۴) ستارہ۔ (فروری ۱۹۳۹ء) صحت ماہنامہ (۱۰ فروری ۱۹۳۹ء)۔ "بوسن" لکھنؤ۔ ص ۱۳

(۵) ستارہ۔ ۱۹۳۹ء ص ۵۵۔ صحت ماہنامہ (۱۵ فروری ۱۹۳۹ء)۔ "بوسن" لکھنؤ۔ ص ۱۰۰

(۶) ستارہ۔ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۷) آستانہ۔ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۸) آستانہ۔ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۹) ستارہ۔ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۰) آستانہ۔ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۶

(۱۱) ستارہ۔ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۲) آستانہ۔ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۶

(۱۳) آستانہ۔ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۴) آستانہ۔ اگست ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۵) آستانہ۔ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۶) ستارہ۔ اگست ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۷) ستارہ۔ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۸) ستارہ۔ اگست ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۱۹) ستارہ۔ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۲۰) ستارہ۔ اگست ۱۹۳۸ء ص ۲۲

(۲۱) آستانہ۔ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۲۲



زائدہ صدیقی

پروفیسر عاتق صدیقی اپنے مضمون "شعر نے سیکولر اور اردو صحت" میں لکھتے ہیں کہ پہلار کے ایک پھولنے سے موسم بہار پر کو جو خصوصیات حاصل ہیں وہ بعض اوقات بڑے بڑے شہروں کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ پروفیسر عاتق صدیقی اور افسر صدیقی جہاں س کاؤں کے لئے ادھر افکار ہیں وہیں نئی نسل کی متاثرہ شاعرہ زائدہ صدیقی بھی اس کی ٹیک نامی کا سب سے پہلی ہے۔ کنویر ۱۹۸۰ میں "عینہ صدیقی نے ماہنامہ "خبریں" کا جہر کیا تو اس کی "ادارت زائدہ صدیقی کو سوپ دی جس کو وہ اب تک اپنے وڈیو بھاری ہیں۔ زائدہ نے جہل بھی لکھی ہے اور نظم کی تمام وقتوں میں بھی طبع "مدل کی ہے۔ اردو اور بھائی "دولت رہائش میں شعر تخلیق کرتی ہیں۔ ان سے دو شعری مجموعے "بانی" آنکھوں کے خواب" اور "سور سے دی تا سنگ" شائع ہو چکے ہیں۔ غزل اور نظم کے علاوہ انھوں نے غزلیں بھی کافی لکھی ہیں۔

شائع مجموعہ: ساقی کوڑھلی علیہ وسلم
علم کا دھواں علم کا پیکر علیہ وسلم

نظموں میں کس طرح اتموں اس کی صورت اس کی سیرت
حسن مرثیہ خلق سراسر علیہ وسلم
صبح اہل سے شہزادہ نکلی کوئی ہوا ہے اور نہ ہو گا
س کا حالی اس کا ہسر علیہ وسلم
ہر راحت میں ایک قنارہ ہر لمحہ میں ایک ہی خواہش
اس کا کرم ہو جائے مجھ پر علیہ وسلم
شاہوں کے سارے دروازے میری نظر میں چھ ہیں بکھر
میرے سے کافی اس کا در علیہ وسلم (۲)

تو حسن عالم انکار تو زندگی کا میں
ترے وجود نے بخشا ہے تیری کو کمال

تری ہی ذات سے دنیا میں روشنی نہیں
ابھیرے پھٹ گئے گاما ہے غلٹوں کو زوال
تری ہی حق سے لہروں میں مشق و مغرب
ترے ہی نور کے حلق ہیں جنوب و شمال
ترے ہی غزل "تری ہی عطا کے طالب ہیں
تو بخدا ہے" میں درد کے بہنور سے نکال
مجھے ہیں با کہ "میرے" میرے ہی سوال ہیں
نکل" ہم کو مصائب کی اندھیرا سے نکال (۲)

ہر ایک در کا چارہ میر علیہ وسلم
دہلی دوں کا سارا میر علیہ وسلم
خوشا وہ لوگ جنہوں نے حیات کا عرصہ
ترے رجاؤ میں گزارا میر علیہ وسلم
سرخ حیات کے تاریکیوں کا منظر ہے
تجلی نے آ کے گھبرا میر علیہ وسلم (۳)

ترے اشارے سے بکری سحر بھی سکتی ہے
ہر ایک رنگ میں دیا گھر بھی سکتی ہے
تکلیف پہ زری رحمتوں سے زندہ ہیں
ترے کرم سے ہر اک اس سر بھی سکتی ہے
ترے اشارے سے ہستی کے رخ سے ہل بھر میں
ہر اک اندھیرے کی چارہ اتر بھی سکتی ہے
جی ہیں دولت ریا دہی سے تو کیا ہے
ہماری جہوں ترے دم سے بھر بھی سکتی ہے
جیسی ہیں دہر کی تاریکیوں سے ہم دریاں
کہ تیرے دگر سے ظلت کھر بھی سکتی ہے

اگر یہ تیری دلت ہو تو سب علاج مٹ
 ہر ایک بھتی ہوئی باری ہر بھی مکتی ہے
 اگرچہ پست ہے بہت مگر نگر سے نری
 جو اس سے ہو نہیں سکتا وہ کر بھی مکتی ہے (۵)

مرسل عالی مقام تجھ کا لاکھ سلام
 رہبر و نام تجھ کا لاکھ سلام
 تجھ کا رجن ملک و در اسان بھی
 بھیجیں سوا سلام تجھ کا لاکھ سلام
 پہنچا پائے ن کوئی نہیں تخصیص
 تھے فیض ہے عام تجھ کا لاکھ سلام
 ہم پاک زباں میں سب کس
 کئی بھی ہو کام تجھ کا لاکھ سلام
 تجھ سے دولت کو اپنی حالت سے
 کر دے عطا دامت تجھ کا لاکھ سلام (۶)

- (۱) بیگ (جلد گورنمنٹ کانٹراکٹ) لاہور۔ نعت فیروزہ جلد اول۔ ص ۳۳۸
 (۲) رآء الفیضی (ترتیب) صلی اللہ علیہ وسلم۔ بیت مشن پاکستان لاہور۔ بار اول۔ جلد ۱۰ ص ۵۰۰۔
 ص ۱۰۹۔ تقریریں (۱۹۸۱ء) لاہور۔ ص ۲۰۲۔ جلد ۱۱۔ نعت ۱۹۸۵ء ص ۲۳۔ ارشید (جلد ۱۱)
 لاہور۔ نعت فیروزہ ص ۵۵۱ (جلد ۱۱)
 (۳) قرا (جلد گورنمنٹ ایم اے او ناٹا) لاہور۔ بیت صوبہ ص ۸۵۔ شام و عجب بیت ص ۱۔
 بیرون فروری ۱۹۸۱ء ص ۲۲۲۔ شام و عجب بیت ص ۱۔ تقریریں لاہور۔ بیرون فروری ۱۹۸۲ء ص ۱۲۴ /
 تقریریں۔ نعت فیروزہ۔ لاہور ۱۹۸۵ء ص ۶۹۔ (۲) اقرا۔ بیت صوبہ ص ۸۶
 (۵) قرا۔ بیت صوبہ ص ۸۷۔ تقریریں۔ بیت صوبہ لاہور پریل ۱۹۸۲ء ص ۱۵۰ / تقریریں۔ بیت
 ص ۵۰۔ تقریریں ۱۹۸۱ء ص ۲۶۔ (۶) نعت (۱۹۸۱ء) لاہور۔ ص ۱۸۱۔ "کافوں سلام"۔ حصہ ۲ ص ۵۶

ذریں 'حاجرہ'

حرف والے، قوت والے، دمت والے، برکت والے
 سب سے اعلیٰ سب سے عظم صلی اللہ علیہ وسلم
 بہت اذکی، شان خانی، جن کا رجب سب سے مال
 اس کے وہ باری، اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 سارا جہاں ہے روشن ان سے، حق کی علامت دم سے ان کے
 ظن میں یکتا، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
 کر دینے آئے ہیں وہ، حق پہنچانے آئے ہیں وہ
 ان کا ہر اک کام عظم صلی اللہ علیہ وسلم
 دیکھو ہمیں وہ سب کہ بتائے، راہ سعادت سب کو دکھاتے
 جی ہائیں کرتے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

ذریں ان کا کتا ملا، ان کو اپنا رہبر چلا
 دونوں جہاں میں پھر کھسا غم، صلی اللہ علیہ وسلم

ارشید (جلد ۱۱) لاہور۔ جہ ۱۹۸۲ء ص ۲۵ / ارشید۔ نعت فیروزہ ص ۵۵۲ (جلد ۱۱)



زہرا ڈار

السلام	اے	والدائے	سُکُن	نکاح	۱۸۲۰
السلام	اے	السلام	اے	شہر	۱۸۲۰
السلام	اے	نماز	اے	د	۱۸۲۰
السلام	اے	السلام	اے	شہر	۱۸۲۰
السلام	اے	شاہ	مدیر	۱۸۲۰	۱۸۲۰
السلام	اے	السلام	اے	مظہر	۱۸۲۰
السلام	اے	محرم	بزر	۱۸۲۰	۱۸۲۰
السلام	اے	السلام	اے	باری	۱۸۲۰
السلام	اے	رحمت	تکبیر	۱۸۲۰	۱۸۲۰
السلام	اے	السلام	اے	رحمت	۱۸۲۰
السلام	اے	ماہر	تکبیر	۱۸۲۰	۱۸۲۰
السلام	اے	السلام	اے	علم	۱۸۲۰
صاحب	اے	تکبیر	۱۸۲۰	۱۸۲۰	۱۸۲۰
ماہر	اے	تکبیر	۱۸۲۰	۱۸۲۰	۱۸۲۰

منا: من (منا)۔ خیر بشر (۱۸۲۰) کے حضور میں۔ حضور کا نام۔ میں صفا



زہرہ حیدر آبادی

زہرہ بیگم نام رہا تھیں۔ ڈاکٹر عبدالرب (حیدر آبادی) کی دختر۔ "ہفتہ
عبدالرب" کے نام سے ان کا کام اور مضامین رسالہ صحت "سب النسا" تہذیب و طہارت
میں شائع ہوا کرتے تھے (۱)۔ کسی دور سے میں تعلیم نہیں پائی (۲)۔ ان کے کلام کو کچھ کر
مضامین ہوتا ہے کہ صحت سے ان کو خاص دلچسپی تھی۔ ایک مختصر مضمون میں حضور اکرم
(۳) کے بے حضرت صدیق اکبر (۴) کے پیار اور محبت کا نمونہ پیش کیا ہے
(۵)۔ اہل بیوی اور نصیر الدین ہاشمی سے اس نظم کے نسخے میں پانچ اشعار ای کھے
ہیں "عالم طہیم نے تیرا شعر نقل نہیں کیا۔"

شکریوں نے ہر کہیں کتابیں "حضرت (۶) سے
آپ نے زکیہ امن کا کیا قصہ ان کر
وقت ظہر کا شدت کی تپش گرم ہو
آپ اس دھوپ میں ہی مجھے صدیق کے گھر
اور فرما کر اے بابر دلا دارا سنو
تم بھی اب پھولنے کے واسطے چار ہو گھر

اس قدر کہ کو جلی اہلی صیت کی طوفی
آگہوں میں آ مجھے صدیق کے آلو بھر کر
لوہ لوب سے ہ کیا عرض کر ہی بہ فدا

خدا سے پاک میں وہ اوطاں ہیں حاضر (۷)
(آخری قافیے میں حرف سوم "ض" کا رد کے ساتھ بانٹا ہے وہ لفظ ہے)
حضور سواہرات علیہ السلام واسطۃ کی بارگاہ میں ان کے ایک استکانے

(صورتِ خمس) کے تین بند کیجیے:

پاک اور شاہوں کے شہنشاہ سرتابوں کے تاج
اللہ خدا کے واسطے اللہ پوچھ مسلم کا مزاج

نسیب بریلوی، ماما پر شاد

تیرو مکتبہ کی صفا ہا ہا ہے
دہلی جلیب کی طلب کار ہا ہا ہے

ہاشمہ فخر ہے مراد حضرت مندی
ہدیہ دل میں ہرے حکمت سزاوار ہے

فم نہیں راحت دلا ہا میر - ہولی
لہنگی جیسے تصور سے سکون ہا ہا ہے

وہ سے جیڑی، سور نہیں آنکھیں لیں
نور سے قلب ہوا غزل الوار ہے

میرے جذبات میں ہے لغو رسول علی
لہجہ آہنگ نہیں سارا میں، جھکار ہے

زیبا، شریا

دینے کی میں بھی کیا میں ہے
دلاور رحمت اللعالمین ہے (۱)

جس لئے ہیں رحمت کے خزانے
رسول پاک کا روضہ ہیں ہے

طلب ہم کو نہیں ظلم بریں کی

دینے کی میں کیا نہیں ہے

قمارے دم سے ہے بخشش ادا کی

عفو کا مولا ہے نہیں ہے

فرشتے بھی جہاں کہتے ہیں ہمدے

وہ محبوب خدا اس ہا نکلیں ہے

ترا گھر مرکز دگر الہی

ترا دریاں جہاں ایسی ہے (۲)

کوئی پانچ ہے میرے دل سے لہا

دینے کی میں کئی نہیں ہے (۳)

(۱) صحت رسول - مرتبہ، مطبوعہ لیوار سنگھ، ص ۸۸، رفاہ سرگودھی (مرتب) نعت مصطفیٰ

(۲) ۱۱۱ نکتہ نیش - ص ۱۱۱ / نکتہ نیش (ادبیات سرگودھی) رفاہ "مجموعہ شعراء و ناول مصنفین

(۳) "کلمہ ہے" جہاں گریک دوم "۱۱۱۱ - ص ۲۸

(۲) صحت کی تاریخ میں "سرا دریاں جہاں ایسی ہے" دلا مضمون عام ہے۔ لیکن جو لوگ جہاں ایسی کو

صور (۱۱۱۱) دریاں کہتے ہیں ان کی توہین محسوس کرتے ہیں وہ اس بارے میں حقیقت پرست

ہیں۔ رفاہ بریلوی نے بھی شریا کا یہ شعر اپنے احباب میں شامل نہیں کیا۔ اب تک تو ایسا نہیں ہوا

لیکن ممکن ہے مستقبل میں کچھ شاعر مصور (۱۱۱۱) کو حضرت جہاں کی حد صحت میں بالادب حاضر

صحت (۱۱۱۱) - "میر سنسکرت کی صحت" - حصہ ۳ - جون ۱۱۱۱ - ص ۱۱۱ / نور احمد جہاں

(مرتب) نور علی - مطبوعہ کراچی - ۱۱۱۱ - ص ۱۱



زندت قیصر شمیمہ

ماہنامہ "ملو طیبہ" کے ایک شمارے میں اس کا نام "شیر قیصریت" چھپا لیکن بعد کے شمارے (ستمبر ۱۹۵۸ء) میں شیریت قیصر لکھا گیا۔ اس کے ساتھ کھنڈ (گارت) بھی لکھا ہے۔ اس لئے کہ غالب یہ ہے کہ بعد کے شمارے میں نام درست لکھا گیا ہو گا۔ لیکن اس کے نام کے ساتھ یہ عجیب صورت پیش آتی ہے کہ "ستار" دہلی میں ان کا نام شمیم زندت قیصر لکھا گیا۔

سب بچوں سے اعلیٰ تارا
لا جہاں کا اہلا تارا

ہاں سورج نے پائی ہے جس سے چمک
ہے وہ نور مرزا تارا

جنگ کے ہر شہید
جس پر رش پانچا تارا

شیرین یوسف کی ہانپ نہ وطن طر
دیکھیں گے تارا

جس کو جو کچھ سنا وہ غصے سے ملا
تارا

کفر کی ہڈیاں چھائی قہیں دہر میں
جس کے خورشید چکا تارا

زندت عرشہ اعظم شمع ام
حزم مرزا کا دھما تارا

جو دہشت ہوا دہان سرکار د عالم

د ہنگارا ملا ہے اس کو دہلا کے ہر اک خم سے

کھانن عمر دہلا دہلا دہلا دہلا دہلا
جس کے ہاں کوڑ دست سرکار د عالم

تری فاشو گرائی دہر گھنٹی د عالم ہے
د عالم میں یہ رونق ہے روبرو آقا

د دہے ہر عالم ناب ہیں کر جھکاتے ہیں
تعلق جن کو ہو جاتا ہے اس نور ہمس

کیم لہ بیل حق کا قہار نہ کر پائے
رہے سرکار دہلا دہلا دہلا دہلا دہلا

دہر ہاتھوں میں دہلا دہلا دہلا دہلا دہلا
کے کہیں غول ہو خورشید طر ہے

بہت ہے جن سے زندت دہے کی گارت کر
ہا جا کر یہ کہہ دنا حیدر دہر اکرم

ان کی دہر میں زندت کے کچھ اشعار "ملو طیبہ" میں اور کچھ "ستار" میں چھپے ہوئے ہیں۔ ملو طیبہ میں شمیم زندت لکھا ہے "ستار" میں شمیم زندت

ہے دل میں ازل کا سے جھنڈے دہند
کب دیکھیے فاق کچھ دکھائے دہند

اس درجہ بڑے لاش رری مشق تصور
جس سے نظر اٹھے نظر تے دہند

دہشت دہند دہلا دہلا دہلا دہلا دہلا
دہر دہر دہر دہر دہر دہر دہر دہر

ساجدہ بیگم

بہارہ "مستاز" دہلی کے ایک شمارے میں من کی دو نقیصے ملی ہیں۔ نام کے

46722

دل میں یہی ہوا ہے کہ وہ دوسری شخص کی

آسمانوں کی کھلیوں میں ہے صورت رسول ﷺ کی

ہر حال میں اٹھی کی ہیں احمد نوری

بھولنا ہے رات دن ہے طبیعت دوسری

دن رات باگتی ہوں دعا دعا الہا کے ہاتھ

۱۰۔ اے خدا! نصیبِ طاعت رسول اللہ ﷺ کی (۱۰)

۱۔ کہ جسے 'امی' ۲۔ کہ کام چار

ہمیں ہے لیکن وہ ہم کو لے کر

انجیل کے نام پر دھوکہ دینے کی

ۛ راحۛ ۛ اللہ ۛ آرام پیرا

رسول خدا ﷺ ۲ جناب ۴ ۵

ہے اس در سے مطلب ہے کہ نام واد

۸۔ عوام کی خوشنودی کے لیے

میں ہے وہ اچھا ہے وہ کام دینا

محبت اور مولا ~~محمد~~ کی جس ۲۴

٥٠٠ ٥٠١ ٥٠٢ ٥٠٣ ٥٠٤ ٥٠٥ ٥٠٦ ٥٠٧ ٥٠٨ ٥٠٩ ٥١٠ ٥١١ ٥١٢ ٥١٣ ٥١٤ ٥١٥ ٥١٦ ٥١٧ ٥١٨ ٥١٩ ٥٢٠ ٥٢١ ٥٢٢ ٥٢٣ ٥٢٤ ٥٢٥ ٥٢٦ ٥٢٧ ٥٢٨ ٥٢٩ ٥٣٠ ٥٣١ ٥٣٢ ٥٣٣ ٥٣٤ ٥٣٥ ٥٣٦ ٥٣٧ ٥٣٨ ٥٣٩ ٥٤٠ ٥٤١ ٥٤٢ ٥٤٣ ٥٤٤ ٥٤٥ ٥٤٦ ٥٤٧ ٥٤٨ ٥٤٩ ٥٥٠ ٥٥١ ٥٥٢ ٥٥٣ ٥٥٤ ٥٥٥ ٥٥٦ ٥٥٧ ٥٥٨ ٥٥٩ ٥٦٠ ٥٦١ ٥٦٢ ٥٦٣ ٥٦٤ ٥٦٥ ٥٦٦ ٥٦٧ ٥٦٨ ٥٦٩ ٥٧٠ ٥٧١ ٥٧٢ ٥٧٣ ٥٧٤ ٥٧٥ ٥٧٦ ٥٧٧ ٥٧٨ ٥٧٩ ٥٨٠ ٥٨١ ٥٨٢ ٥٨٣ ٥٨٤ ٥٨٥ ٥٨٦ ٥٨٧ ٥٨٨ ٥٨٩ ٥٩٠ ٥٩١ ٥٩٢ ٥٩٣ ٥٩٤ ٥٩٥ ٥٩٦ ٥٩٧ ٥٩٨ ٥٩٩ ٦٠٠ ٦٠١ ٦٠٢ ٦٠٣ ٦٠٤ ٦٠٥ ٦٠٦ ٦٠٧ ٦٠٨ ٦٠٩ ٦١٠ ٦١١ ٦١٢ ٦١٣ ٦١٤ ٦١٥ ٦١٦ ٦١٧ ٦١٨ ٦١٩ ٦٢٠ ٦٢١ ٦٢٢ ٦٢٣ ٦٢٤ ٦٢٥ ٦٢٦ ٦٢٧ ٦٢٨ ٦٢٩ ٦٣٠ ٦٣١ ٦٣٢ ٦٣٣ ٦٣٤ ٦٣٥ ٦٣٦ ٦٣٧ ٦٣٨ ٦٣٩ ٦٤٠ ٦٤١ ٦٤٢ ٦٤٣ ٦٤٤ ٦٤٥ ٦٤٦ ٦٤٧ ٦٤٨ ٦٤٩ ٦٥٠ ٦٥١ ٦٥٢ ٦٥٣ ٦٥٤ ٦٥٥ ٦٥٦ ٦٥٧ ٦٥٨ ٦٥٩ ٦٦٠ ٦٦١ ٦٦٢ ٦٦٣ ٦٦٤ ٦٦٥ ٦٦٦ ٦٦٧ ٦٦٨ ٦٦٩ ٦٧٠ ٦٧١ ٦٧٢ ٦٧٣ ٦٧٤ ٦٧٥ ٦٧٦ ٦٧٧ ٦٧٨ ٦٧٩ ٦٨٠ ٦٨١ ٦٨٢ ٦٨٣ ٦٨٤ ٦٨٥ ٦٨٦ ٦٨٧ ٦٨٨ ٦٨٩ ٦٩٠ ٦٩١ ٦٩٢ ٦٩٣ ٦٩٤ ٦٩٥ ٦٩٦ ٦٩٧ ٦٩٨ ٦٩٩ ٧٠٠ ٧٠١ ٧٠٢ ٧٠٣ ٧٠٤ ٧٠٥ ٧٠٦ ٧٠٧ ٧٠٨ ٧٠٩ ٧١٠ ٧١١ ٧١٢ ٧١٣ ٧١٤ ٧١٥ ٧١٦ ٧١٧ ٧١٨ ٧١٩ ٧٢٠ ٧٢١ ٧٢٢ ٧٢٣ ٧٢٤ ٧٢٥ ٧٢٦ ٧٢٧ ٧٢٨ ٧٢٩ ٧٣٠ ٧٣١ ٧٣٢ ٧٣٣ ٧٣٤ ٧٣٥ ٧٣٦ ٧٣٧ ٧٣٨ ٧٣٩ ٧٤٠ ٧٤١ ٧٤٢ ٧٤٣ ٧٤٤ ٧٤٥ ٧٤٦ ٧٤٧ ٧٤٨ ٧٤٩ ٧٥٠ ٧٥١ ٧٥٢ ٧٥٣ ٧٥٤ ٧٥٥ ٧٥٦ ٧٥٧ ٧٥٨ ٧٥٩ ٧٦٠ ٧٦١ ٧٦٢ ٧٦٣ ٧٦٤ ٧٦٥ ٧٦٦ ٧٦٧ ٧٦٨ ٧٦٩ ٧٧٠ ٧٧١ ٧٧٢ ٧٧٣ ٧٧٤ ٧٧٥ ٧٧٦ ٧٧٧ ٧٧٨ ٧٧٩ ٧٨٠ ٧٨١ ٧٨٢ ٧٨٣ ٧٨٤ ٧٨٥ ٧٨٦ ٧٨٧ ٧٨٨ ٧٨٩ ٧٩٠ ٧٩١ ٧٩٢ ٧٩٣ ٧٩٤ ٧٩٥ ٧٩٦ ٧٩٧ ٧٩٨ ٧٩٩ ٨٠٠ ٨٠١ ٨٠٢ ٨٠٣ ٨٠٤ ٨٠٥ ٨٠٦ ٨٠٧ ٨٠٨ ٨٠٩ ٨١٠ ٨١١ ٨١٢ ٨١٣ ٨١٤ ٨١٥ ٨١٦ ٨١٧ ٨١٨ ٨١٩ ٨٢٠ ٨٢١ ٨٢٢ ٨٢٣ ٨٢٤ ٨٢٥ ٨٢٦ ٨٢٧ ٨٢٨ ٨٢٩ ٨٣٠ ٨٣١ ٨٣٢ ٨٣٣ ٨٣٤ ٨٣٥ ٨٣٦ ٨٣٧ ٨٣٨ ٨٣٩ ٨٤٠ ٨٤١ ٨٤٢ ٨٤٣ ٨٤٤ ٨٤٥ ٨٤٦ ٨٤٧ ٨٤٨ ٨٤٩ ٨٥٠ ٨٥١ ٨٥٢ ٨٥٣ ٨٥٤ ٨٥٥ ٨٥٦ ٨٥٧ ٨٥٨ ٨٥٩ ٨٦٠ ٨٦١ ٨٦٢ ٨٦٣ ٨٦٤ ٨٦٥ ٨٦٦ ٨٦٧ ٨٦٨ ٨٦٩ ٨٧٠ ٨٧١ ٨٧٢ ٨٧٣ ٨٧٤ ٨٧٥ ٨٧٦ ٨٧٧ ٨٧٨ ٨٧٩ ٨٨٠ ٨٨١ ٨٨٢ ٨٨٣ ٨٨٤ ٨٨٥ ٨٨٦ ٨٨٧ ٨٨٨ ٨٨٩ ٨٩٠ ٨٩١ ٨٩٢ ٨٩٣ ٨٩٤ ٨٩٥ ٨٩٦ ٨٩٧ ٨٩٨ ٨٩٩ ٩٠٠ ٩٠١ ٩٠٢ ٩٠٣ ٩٠٤ ٩٠٥ ٩٠٦ ٩٠٧ ٩٠٨ ٩٠٩ ٩١٠ ٩١١ ٩١٢ ٩١٣ ٩١٤ ٩١٥ ٩١٦ ٩١٧ ٩١٨ ٩١٩ ٩٢٠ ٩٢١ ٩٢٢ ٩٢٣ ٩٢٤ ٩٢٥ ٩٢٦ ٩٢٧ ٩٢٨ ٩٢٩ ٩٣٠ ٩٣١ ٩٣٢ ٩٣٣ ٩٣٤ ٩٣٥ ٩٣٦ ٩٣٧ ٩٣٨ ٩٣٩ ٩٤٠ ٩٤١ ٩٤٢ ٩٤٣ ٩٤٤ ٩٤٥ ٩٤٦ ٩٤٧ ٩٤٨ ٩٤٩ ٩٥٠ ٩٥١ ٩٥٢ ٩٥٣ ٩٥٤ ٩٥٥ ٩٥٦ ٩٥٧ ٩٥٨ ٩٥٩ ٩٦٠ ٩٦١ ٩٦٢ ٩٦٣ ٩٦٤ ٩٦٥ ٩٦٦ ٩٦٧ ٩٦٨ ٩٦٩ ٩٧٠ ٩٧١ ٩٧٢ ٩٧٣ ٩٧٤ ٩٧٥ ٩٧٦ ٩٧٧ ٩٧٨ ٩٧٩ ٩٨٠ ٩٨١ ٩٨٢ ٩٨٣ ٩٨٤ ٩٨٥ ٩٨٦ ٩٨٧ ٩٨٨ ٩٨٩ ٩٩٠ ٩٩١ ٩٩٢ ٩٩٣ ٩٩٤ ٩٩٥ ٩٩٦ ٩٩٧ ٩٩٨ ٩٩٩ ١٠٠٠ ١٠٠١ ١٠٠٢ ١٠٠٣ ١٠٠٤ ١٠٠٥ ١٠٠٦ ١٠٠٧ ١٠٠٨ ١٠٠٩ ١٠١٠ ١٠١١ ١٠١٢ ١٠١٣ ١٠١٤ ١٠١٥ ١٠١٦ ١٠١٧ ١٠١٨ ١٠١٩ ١٠٢٠ ١٠٢١ ١٠٢٢ ١٠٢٣ ١٠٢٤ ١٠٢٥ ١٠٢٦ ١٠٢٧ ١٠٢٨ ١٠٢٩ ١٠٣٠ ١٠٣١ ١٠٣٢ ١٠٣٣ ١٠٣٤ ١٠٣٥ ١٠٣٦ ١٠٣٧ ١٠٣٨ ١٠٣٩ ١٠٤٠ ١٠٤١ ١٠٤٢ ١٠٤٣ ١٠٤٤ ١٠٤٥ ١٠٤٦ ١٠٤٧ ١٠٤٨ ١٠٤٩ ١٠٥٠ ١٠٥١ ١٠٥٢ ١٠٥٣ ١٠٥٤ ١٠٥٥ ١٠٥٦ ١٠٥٧ ١٠٥٨ ١٠٥٩ ١٠٦٠ ١٠٦١ ١٠٦٢ ١٠٦٣ ١٠٦٤ ١٠٦٥

(۹) آستانہ (پابند) دہلی۔ قمبر ۱۳۸۸ء۔ ص ۲۱

(۲) آئینہ - ستمبر ۱۹۸۸ء ص ۱۴

تھی ۲ ہے کچھ ٹولہ نہ ہے لکیر قامت

جے سہیل قلندر داکٹر سقائی عید

مختلفہ قبرستانوں اور امام کا مہینہ

رہنماں بھی اگر دیکھ لے صحرائے عشق (۴)

وہ لوگوں کو کہتا ہے کہ اس کی وجہ سے

کہتا رہا فرانس میں بھی "ہائے" ہے۔

” اہم میں ہوتے ہیں اصل میں ہوتے

۴۰۰ بجای ۳۵۰ تنہا ۵۰۰ لکھ روپے

(۱) در تهیه (ماده) کوئی مهارت، قطع یا محرمه - ۳۸-۳۸۸۸

$$f(x) = g(x) + h(x)$$

(۳) - (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (

(۳) داد لیون۔ دسمبر ۱۹۵۸ء میں ۲۴ (چھپے ہوئے) قسطوں کے ساتھ شائع ہوا۔ قیمت فی کتبہ "قیمت نامعلوم"

جہ۔ یہاں سے لاپلا سمیٹ لیاں گئے۔ "میتھے ہے اس طرح میں تھکے ہوئے۔"



تحریرِ خسانہ

کسی کو پہنچا کسی گلیاں کسی رومہ دیکھوں
 کاش اسے فاش نہیں وہ شہر کس دیکھوں
 محنت نہ ہوتا ہے آج ہمارے تو یہ راحت دہ
 وہ نصیبوں میں تو پھر گہر خطرہ دیکھوں
 تو بھی سرشار سے نام محمد ﷺ ہو جا
 رستہ کے رستہ میں سب تک جے ایسا دیکھوں
 جہاد و تار ہوئی جاتی ہے دنیا آقا ﷺ
 فیض ہو فیض کہ ہر ست اہلا دیکھوں
 کس لیے اس سے عروم ہو رضوانہ تحر
 ہو کرم محمد پے کہ سرکار ﷺ مدینہ دیکھوں

۱۹۴۷ء (پندرہ) دوسرا۔ نصرتِ نبویہ۔ ۱۹۴۷ء۔ ص ۳۱



تحریرِ شامی، رضوانہ

سرفراز شاعر نقشبندی (ممد کے) کی بیٹی، پاپیس افسر نعیم احسن کی بیٹی۔ نظم
 کوئی میں رہا درختے میں نہ ہے۔ ملا ہے کالج کوہِ روا سے نہ کیا۔ بڑے بھائی اختر
 ہاشمی بھی اور سنِ قلندرِ نول ہاشمی بھی شاعر ہیں۔ پروفیسر اعجاز فاطمہ کھنکھی ہیں کہ وہ
 بیوی ہو، مگر شاعر ہے اس کے قول میں بھی حکیم کا ایک نثار ہے۔ محمد مدیم
 قاسمی تھے ہیں کہ نظم و مرثیہ دونوں میں وہ مجھے اس صبر فاضل پہ کوئی نظر آتی ہے جہاں
 نیا طرزِ احساس جنم لے رہا ہے اور پائائے انوارِ فکر رخصت ہو رہا ہے۔
 سوانہ۔ حکومتِ کام میں، انیس ہفتی ہیں۔ چار اشعار دیکھئے:

کرم کا ایک بحرِ فکریں لائے گمراہی ہے
 سدا و جود ہم پر ہو لڑکوں یا رسول اللہ ﷺ
 بگتی ہوں غم و کام کے گہرے اندھیروں میں
 وہ امیرِ سحر' وہ بیچ خدوں کا رسول اللہ ﷺ

ہیں کائنات پر بڑے احسان آپ ﷺ کے
 مجھ کو بھی شاد کہئے' اہل کہئے
 شاد ام ﷺ بھی کہہ ہیں' غمِ اوردی بھی آپ
 بہر خدا اب اور کے وار کہئے
 پہلے ہوا ہے دامنِ امید کا لہجہ ﷺ
 حیلِ مستحیث کی لڑا کہئے
 اب دامنِ سحر ہو اہل سے مستحیر
 یہ عرض و الفاظ ہے' مجھے شاد کہئے

دوسرا تحریر۔ دھوپ کا آئین۔ فضل حق بڑا سزاوار۔ پہلی بار جولائی ۱۹۴۰ء۔ ص ۱۹۔ صحت
 (۱۹۴۵ء) دوسرا۔ نومبر ۱۹۴۰ء۔ دارِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۵۶

سردار بانو انوری

سردار بانو نام 'سردار' تخلص ہے۔ نیم جون ۱۹۳۶ء کو ریاست
انور میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد سید محمد علی و دادا سید
سرکار علی انوری معروف ہستیوں تھیں۔ قیام پاکستان سے بعد
حیدر آباد منتقل ہو گئے۔ کوٹ قمر پائی (۱)۔ حیدر آباد سے ۱۹۷۷ء میں
پندرہ کھ ۱۹۷۶ء میں بی۔ اے اور ۱۹۷۸ء میں ایم۔ اے کیا (۲)۔

سردار بانو سب سے پہلے نعت ہی تھیں۔ ان کی
شاعری فائز شہزادہ محمد نعت پر مشتمل ہے۔ سلطان مرہٹے لکھا ہے
کہ سردار بانو کو سب بھی نعت گوئی سے مشغول ہے (۳)۔
امنی حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی (نعتیں میں) ان
کے تتبع میں قلیوں شاعروں نے سلام کے ہیں (۴)۔ سردار بانو
بھی اس صف میں شامل ہیں۔

جس نے غزلت کو دے سے لگا دیا
اپنے ہر لہوت پہ لاکھوں سلام (۵)
سلطان مرہٹے کے حوالے سے ڈاکٹر ابو سیدان شاہجہانپوری اور خانہ عظیم نے ان کا
نمونہ نعت دیا ہے۔ ڈاکٹر ابو سیدان نے لکھ کر دیا ہے کہ سردار بانو نے پہلا نعتیہ شعر ۱۹۷۹ء
میں کہا۔ نمونہ نعت ہی پہلی نعت سے لیا گیا ہے۔

دوسرا خدا کئی والے محمد ﷺ
شیر دلا کئی کئی والے محمد ﷺ

ذہانت کی خاطر کبھی اپنے در
مجھے بھی دے کئی والے محمد ﷺ

کرم مجھ پہ نرا دیکھ مجھ کو جود
اب جس اعلیٰ کئی والے محمد ﷺ

خدا بھی ہے اس کا خدا ہی اس کی
(۶) جس کا جو کئی والے محمد ﷺ

- (۱) انور میں شاہجہانپوری اور۔ نعت کو شاعرات میں ہے۔
(۲) شام و محمد نعت سر۔ ص ۲۳۱، نعتوں "انور شاعر۔ بی نعت کوئی" (والد شہزادہ)
(۳) سلطان مرہٹے کی شاعر۔ شہزادہ راجہ۔ ص ۱۱
(۴) ایڈیٹر۔ "نعت" لاہور۔ صاحب مسعود "لاہور سلام" (نعت اولیٰ) (۱۹۸۹ء) (نعت دوم)
(۵) (۱۹۷۹ء) میں اس تتبع کی نعت کی کتابیں ۲۵ ہیں
(۶) شام و محمد۔ نعت سر۔ ص ۲۳۲
(۷) نعت کو شاعرات۔ ص ۲۸، شام و محمد۔ نعت سر۔ ص ۲۳۲



سرود آر حیدر آبادی

منظور فاضلہ بیگم نام۔ مہادی مشتاق حسین صاحب و قاری ملک کے خاندان سے
تعلق رکھتی ہیں۔ یہ محبوب ملی نظم لائے حیدر آبادی مکتب حیات کی دور رس
تعلیم میں پالی۔ اردو قاری اور مکتب سے بھی طرح والے ہیں۔ تلمذ حضرت طیل سے
ہے۔ اشعار کا آپ کو حاصل ہوا ہے۔ زبان میں فصاحت اور پائیداری ہے۔ اسلوب بیان
سلاست ہے (۱)۔

نوٹ: مستند ہے:

ہو جس کو دوست پروردگار کی
کما نگر اس کو پستی روزگار کی
آنگھوں کو ہے ہر کوئی احمدؒ کی آرزو
ہر ایک میں ہنس ہے نور امداد کی (۲)

۔ غزل میں سفاقت کشا پائیدار ہے اس کا اندازہ درج ذیل شعر سے لگا جاسکتا ہے:

اللہ اللہ حضرت صدیقؐ کی داد و دہش
ایک کپڑا بھی نہ رکھا اپنے گھر کے واسطے (۳)

(۱) نیکل احمد ریاضی، ترجمہ، تذکرہ شاعرانہ، ص ۴۸۹

(۲) ایضاً۔ ایضاً شاعرانہ، ص ۴۸۹۔ تذکرہ شاعرانہ، ص ۴۸۹

(۳) تذکرہ شاعرانہ، ص ۴۸۹

سرود سلطانہ مستندہ

دہلی، "مادہ طیبہ" میں اس کی شاعری چھپی رہی ہے۔ انیس "شاعرانہ" لکھا جاتا
تھا۔ ہم کبھی تندر سرور سلطانہ رضویہ بھی لکھا ہوا ہے۔ نام سے ساتھ "ادب" حاصل "حیدر
آباد" کے الفاظ بھی مرقوم شدہ ہیں۔ اس کی زبان میں اسلوب و فصاحت و وقار و سیرت
مستندہ ہے۔

۲ کہ ہے حسرتوں کو دار دینے والے

جس لب ہے ترا تار مہینے والے

سایہ دوستی ہاں ہے گنہگاروں کو

تپ کا سایہ رخسار مہینے والے

ہم گرداب ہے شہر کار ہے طوفان ہے جا

میرے بڑے کو لگا تار مہینے والے (۱)

نور سرکارؒ کا دربار فکر آتا ہے

کہ جیتا مجھے خوشوار فکر آتا ہے

مجھ کو ہر طرف میں ترانے کے ترانے کی قسم

آپؒ کا گونے فیہ دار فکر آتا ہے

یاد سرکارؒ دینے لے سکوں بخش دے

آپؒ نے غم اور شہ آزار فکر آتا ہے (۲)

ہوں آئے اہل آئے اگر امیر غارؒ

سر ہو دربار اور آپؒ کا در امیر غارؒ

ہے جہاں گھر قلب مجھے خاک دینے

رومہ تر اللہ کا گھر امیر غارؒ

مالک نے مجھے مالک کو میں بتا دے

عالم ہے زرا دست، مگر میری فکر ~~میں~~ (۳)

میرزا آشتی خانہ کو شاعریوں نظم کیا ہے: -----

ساقی عطا دہ جام شرابِ طور ہو
آنکھوں میں جس کے نور ہو دل میں نور ہو

ہر دم سے خیالِ ادب کے پہلوں کا
یوں مجھ کو نظم تھا کے رسول ~~میں~~ کا

میر میں تھا حضور ~~میں~~ کا میر دوست کا
کار میں چہرہ شک تھا دامن میں ہر کا

جس سے لگا کے پشتِ پیچہ کے تاجدار ~~میں~~
ہوتے تھے مجھ کو غلبہِ قہرِ کریم

جب الدھام بند گیا الہی لہار کا
تسلیں غلبہِ غرائی کو مہر کا

مہتابِ سارے ہو مجھے مشور و شہریں
لیکن ستور ~~میں~~ " کریم مد غلیں

یہی کہ کرب شد ~~میں~~ سے جب دور ہو گیا
مائل بہ اداری مابین مجھ و گیا

سب بن مجھ تھے غلیں چرخِ بیاں میں
ہے چہرہ شک زاری کہیں کہیں یہ بیاں

شہنشاہ نے اس کے ہونے کے پہلو یہ انتظار
مطلوب سب قلمِ ادبی کے برقرار

میں میں آئے جب فکرِ آقاو رہی
سراور نہ جہاں ~~میں~~ کی فکر اس طرف اٹھی

نفسِ حبیب ~~میں~~ پاک وہیں غرض لگا ہوا
یوں تارِ فراق نے دل پر اثر کیا

فریاد! اے ستون! جا چاتا ہے کیا
دوہا ہے زار زار تو کہیں! آج ہر

گر چاہتا ہے تو کہ ہو تجھ کا پر میر
دب میرا ایک دم میں کہے تجھ کو ہر د

ہر آواز اگر تو غلبہ جہاں کہے
میر غلبہ قہرِ قہرِ قہرِ قہر

کی عرض چہرہ شک نے سو جاں سے نہیں تار
سراور ~~میں~~ کی جہاں سے ہے قلب ہے قرار

سرت لگے کچھ نور میں شایا دوسرا ~~میں~~
بزار ہوں تو سے عطا ہو لگے ہا

تو ~~میں~~ نے یہ سن کے چنے سے اس کو لگا ہوا
قلعے نے دہلی بکر سے کبیر کا دیا

لاد حقی لہاں حقی نہ ہوش و عروش تو
پا کر سکون قلب ستون اب عروش تو

آغوش میں حبیب ~~میں~~ کی یوں اس نے جاں دی
کون لب کا کہے کہ جا ہے یہ سہری

ستور ہو جاں بہ حق ہیں بلا میں حضور ~~میں~~ کی
اوجھل کلام سے ہیں نہ ٹرتے نہیں کبھی (۳)

دل میں رہے ہر دم ہے ہر سوزائے عہد
ہے طورِ فکرِ قہرِ قہرِ قہرِ قہر

تغیر میں میں رہے کچھ جاں رہے
جب سر کو جہاں تو نظر آتے رہے

نہ دس ہے کہ جس میں ہو تجھ لگے رہے
" اکھ ہے جس میں ہو تجھ لگے رہے

دلالت پانچے تار ہے کیں عرشِ معلیٰ
 ویسا نہیں یا گنبدِ خضراءِ مدینہ
 خوشید کا طالب بھی در سے کو ہے گا
 مت رہے قلمے کی تل جات مدینہ
 شہ ہے محبوب ~~محبوب~~ وہاں وہاں عرش ہیں
 یہ ہے عرشہ اس کو پہلے سے مدینہ
 کر تیں برسا بلکہ عرش پہ وہاں
 سرور کی نہیں اور وہ عرشہ (۵)

۱۱۱۱ء طبع، ۱۱۱۱ء کوئی ۱۱۱۱ء طبع یا لکھتہ حشر ۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء طبع، ۱۱۱۱ء میل میاں ۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء طبع، ۱۱۱۱ء میل میاں ۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء طبع، ۱۱۱۱ء میل میاں ۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء طبع، ۱۱۱۱ء میل میاں ۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱



سقیہ بند شہری

یام مسورہ بکھ تھیں سقیہ، جاؤں صلح بند شہری ہے وہاں نہیں۔ ہفتہ وار
 "سقیہ" اور "شہری" میں نئی تھیں شاعری ہیں۔ نو تھیں لی ہیں۔ اس کے بعد شہار
 ورج کیے جاتے ہیں:

جس پر حق رسول ~~حق~~ کی آمد آہ ہے
 شہری میں ~~حق~~ جو ~~حق~~ کی آمد آہ ہے
 مسیح و مجاہد جس کی بشارت دینے آئے تھے
 اسی آتی لقب خیر الودی ~~حق~~ کی آمد آہ ہے (۱)

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

۱۱۱۱ء۔ مس ۱۱۱۱

ہولی ایک رم علت کفر ناسب
جو لکھ نہ صو لکھن نہ (۴)

صورت دوری سے میں تیار ہوں
در ترا رازشقا و معطلی

ہر ملا سے ہر تخی مجھ و نہات
نام جب تیرے کا معطلی

کا کہوں سب کچھ نہیں علوم ہے
میرے دل کا نہکا و معطلی (۵)

"شیش عرش و مرتد سے ہولی ہے زار"
تیری للٹ و گرفتاروں علی (۶)

ان کی ایک مناجات بھی ملتی ہے جس میں محبت و دل ریم عید اہلبیت و تسلیم کا رنگ غالب ہے۔

بخت علت و سگی میرے جنگ دے دے رب!
خوشا میں روئے کی (۷) کہ ہو دکھا دے دے رب

کر دے ہے مجھے حشر اوس قتل
اپنے محبوب (۸) کا دے دے دے رب (۹)

(۱) انقبہ جلد ۱۰ حرقہ - ۱۰ رقی الاویں ۱۳۳۹ھ - جلد ۱۰۰ سر ۳۳ صفحہ اول

۱۲ حق زود و ۱۰ رقی الاویں ۱۳۳۹ھ - ۳۲ اویں

(۳) انقبہ جلد ۱۰ وار ۱۰۰ - مطبوعہ المہرک ۱۳۳۹ھ / ۱۰ جنوری ۱۳۳۹ھ - جلد ۱۰۰ سر ۳۳ صفحہ اول

(۴) انقبہ جلد ۱۰ وار ۱۰۰ - مطبوعہ المہرک ۱۳۳۹ھ / ۱۰ جنوری ۱۳۳۹ھ - جلد ۱۰۰ سر ۳۳ صفحہ اول

(۵) انقبہ جلد ۱۰ وار ۱۰۰ - مطبوعہ المہرک ۱۳۳۹ھ - جلد ۱۰۰ سر ۳۳ صفحہ اول

(۶) انقبہ جلد ۱۰ وار ۱۰۰ - مطبوعہ المہرک ۱۳۳۹ھ - جلد ۱۰۰ سر ۳۳ صفحہ اول

(۷) انقبہ جلد ۱۰ وار ۱۰۰ - مطبوعہ المہرک ۱۳۳۹ھ - جلد ۱۰۰ سر ۳۳ صفحہ اول

سلطانہ بیگم محمد اللہ خاں

صیر الدین باغی نے لکھا ہے کہ نواسہ و قدر جنگ بہاری صاحبزادی ہیں اور
سلطانہ قلم کے ساتھ شاعری کرتی ہیں۔ باغی سے روئے دیں تیں اشعار بطور نمونہ کلام
روح پتہ ہیں۔

تپ (۱) و سے صا و ن ی
نہر کبر (۲) طائر ملک

دوہ میں سے تن نظام
کہہ رہی ہے شا سام ملک

ہاں پوسے پوسے سے ہے شان اج
چہ کیا جاں دوا مر مر مد

صیر الدین باغی - راجہ محمد علی - ص ۲۷

سلطان اقبال

لاؤں کہاں سے • ہمیں طہ ہے قرار کا
آکھوں میں شوق ہے تیرے تیرے

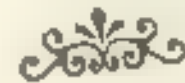
ہیں کتنے جگہاں جہی رحمت کے سلسلے
ہند نہ مل نے حوصلہ جن کے شجر کا

ہے تخت ہوسے کا عدالت کا تابع ہے
ہر کون معترف ہے تیرے اقتدار کا

میں غائب غائب گئے راستاب ~~میں~~
مجھ کو ذرا بھی خوف نہیں ہے نظار کا

سلطانہ سب پہ اگر ~~میں~~ ~~میں~~ آ گیا
اگر لڑش آ پ عرش تھا موسم بہار کا

ترجمہ (معارف) لاہور - ۱۹۵۸ء - ج ۱ - ص ۳۶۴ (جلد دوم)



سہیلی حیدر آبادی

جسٹ انسپیکٹر، مولانا سید نادر الدین، استاذ فلسفہ و کلام بدھ سہارا معلوم حیدر آباد
کی صاحبہ دی۔ مشہور رہائی گو شاعر احمد حیدر آبادی کی بیوی۔ عالم شباب میں ۱۹۳۰ میں
بیت اور ورگاہ شاہ جاموٹ حیدر آباد میں دفن ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم بدھ سہارا میں حاصل
میں پائی۔ پھر اپنے والد سے قاری مہنی کی تعلیم لی۔ اچھی لکھنے والی اور خوش نگار تھیں
شعر گوئی کا شوق تھا۔ توحید، رحمت، رقص، حاس و صریح تھے (۱)۔

جسٹ انسپیکٹر، مولانا سید نادر الدین، استاذ فلسفہ و کلام بدھ سہارا معلوم حیدر آباد
کی صاحبہ دی۔ مشہور رہائی گو شاعر احمد حیدر آبادی کی بیوی۔ عالم شباب میں ۱۹۳۰ میں
بیت اور ورگاہ شاہ جاموٹ حیدر آباد میں دفن ہوئیں۔ ابتدائی تعلیم بدھ سہارا میں حاصل
میں پائی۔ پھر اپنے والد سے قاری مہنی کی تعلیم لی۔ اچھی لکھنے والی اور خوش نگار تھیں
شعر گوئی کا شوق تھا۔ توحید، رحمت، رقص، حاس و صریح تھے (۱)۔

سہیلی سے اپنے جلیل القدر صاحبہ مشہور رہائی گو سید احمد حسین تھو حیدر آبادی
کے بارے میں ایک شعر لکھا ہے:

سہیلی دل و جان سے اچھ کی بولتی
اور اچھ کلام کلام کی ~~میں~~ ہے (۲)

نورِ نعت میں ایک قسم نقل کیا جاتا ہے:

وہ تجھ کو تم گشت میں جا چکے کہاں ہو کا
کس پس میں پوشیدہ وہ رحمت جوں ہو کا
تا عالم کثرت کب توحید نشان ہو کا
اس قسم کی سہیلی کب شور زان ہو کا
میرا مہنی تھا ~~میں~~ ~~میں~~ کہیں ہو کا

دیکھوں سے گلشن میں دمخند اسے صرا میں
 ہے عالم ہلا میں ! حشرِ معنی میں
 ان میں ہے مقام اس کا بے ردد ونا میں
 وہ کعبہ میں رہتا ہے بے گلشنِ طیبہ میں
 میرا محلِ آستانہ کائنات گہری ہو گا (۵)

(۱) تمیل جہ پٹائی "مجموعہ شاعرانہ اردو" ص ۳۳

(۲) شام، عہدِ نعتِ نسر۔ ص ۳۳

(۳) ضیاء الدین لاہوری۔ ۸ ج نظم۔ مکتوبہ لاہور۔ ص ۳۸، ۳۹

(۴) تذکرۂ شاعرانہ اردو۔ ص ۳۳

(۵) "پہلو" ص ۳۵۔ "تذکرۂ شاعرانہ" (۱) ج ۱، ص ۵۵، نام، مر۔
 نعتِ نسر۔ ۳۳۲، ۳۳۳



سکتیہ مسعود عبیدہ

ماہنامہ "میانے حرم" لاہور میں ان کی ایک نعت "آپ سے پہلے میرے ہی
 "شائع ہوئی ہے۔ مقام میں فنی اسام ہیں نہیں ہر۔ قابلِ تریف ہے حضورِ کرم
 "سے پہلے کی حالت کے بارے میں چند اشعار ہیں:

شرک	کا	شور	شراب	تھا
نور	مجموعہ	ماہنامہ	حلی	
مگر	و	یہ	میں	طوبیوں
ہوا	ایک	بشارت	حلی	
موت	میں	سستی	حلی	
میتا	ایک	حالت	حلی	
دلت	ایک	حقیقت	حلی	
موت	موت	موت	موت	

نیا لے حرم (ماہنامہ) لاہور۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء ص ۱۴



سیتہ زیدی

راہِ بندگی میں رہتی ہیں۔ دائی نوہ لو کی صدف ہیں۔ لہذا نصیب ہے:

ہر ایک سانس ہمدی ہے نصاریٰ یاد کے ساتھ
 طوق نصیب کہ ڈنڈا ہوں احمد کے ساتھ
 تیرا مددگار میں لگائی ہوئی سی رہتی ہوں
 لکھا تھا دل پہ اس اب نام افتاد کے ساتھ
 بڑی ٹھکن ہے پتا جس ہے حرمہ سوا ~~میرا~~
 در سی لطف کی پوچھو ہر دہ کے ساتھ
 ہمارے خوب ہیں رنگیں تیری گلیوں سے
 تو کیوں اوتے شافل ہے نامراد کے ساتھ
 یہ اور بات ہے 'مید' نہ آئے کوئی
 ہے وہ اپنا مگر دین مرد کے ساتھ

گلِ بکھاری 'عائی'۔ (مرتب) درم رسالہ۔ ص ۴۴

وَلَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ

سیتا فکیب

کراچی سے تعلق ہے۔

نہ تھا کچھ بھی یہاں ہوتے ہوئے بھی
 جوں کب تھا جوں ہوتے ہوئے بھی
 خدا سے ایک کئی کا تھا
 حیاں سب پچھ ساں ہوتے ہوئے بھی
 شہرِ معراج حکم کر رہی تھی
 ہر اک سماعت رواں ہوتے ہوئے بھی
 وہ فرشتہ حاکم کا آرام فرما
 شہ کون د مکاں ~~میں~~ ہوتے ہوئے بھی
 غم نے مجھے دگے ہزاروں
 کجیوت خوفناک ہوتے ہوئے بھی
 سفرِ ہجرت کا تھا رحمتِ خدا کی
 جہنم دشمن ہوتے ہوئے بھی
 کجا کا حق ادا کب ہو سکا ہے
 زبانِ نادر جوں ہوتے ہوئے بھی

صحیحِ رحلی (مرتب)۔ مہاں صحت سلور کری۔ ۱۹۴۳ء۔ ص ۱۰۸



شہداء آلِ بیت

عبد شہید حسن زیدی مداحوں مصنف "تذکرہ شعراء مداحین" کی ساجزادی ہیں۔
۷ نومبر ۱۹۵۸ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ ساٹھ لارنس سے سبز۔ پرنس کامرس کالج سے
نظر اور گریجویٹ پتھورنی سے بی کام کیا۔ آج کل پرائیوٹ ٹیچر سکول "گلشن اقبال کراچی" میں
چھاتی ہیں۔ ۱۹۷۵ء میں والد کے ہمراہ امریکا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں والد کی امراض میں حج کی سعادت
پائی۔

نمونہ نعت ہے:

ہو مہربان سے دور گزرتے ہیں
کسی قدر جوں گداز لگتے ہیں
نعت منصب نہیں ہے میرا مگر
ان کے کی خوشبو سے لفظ جگتے ہیں
میری حسیں وہ آستان ہے جوں
تکبیر علم موتوں میں تلخ ہیں
میری آنکھوں نے میرے چہرے پر
آلودگی سے سلام کھینچے ہیں

عبد حسن زیدی "بیت" تذکرہ شعراء مداحین۔ مکتوبہ کراچی۔ ۱۹۸۷ء ص ۲۵۸-۲۵۹

شہداء شازیہ اظہر

ہیں فائیکو در چہر میں رحمتیں وہ عالم
سب حدیں ہادی کی جس سے قوا میں کر
افضل ابتر بھی وہ "تذکرہ" کی "تذکرہ" بھی وہ
جس کا روبرو ہر بے ہوش کی روشنی کھ کھ
کم مولود ہے وقت میں طرح کے رحمت
شہداء علم و مہربانی کی "سودر" وہ عالم "تذکرہ" کی
جس طرح سے پہلے "آلب" تک آخر
عمر عام کیا کچھ شان اس "تذکرہ" کی
لی مکی "تذکرہ" بھی جس کو ایسی رحمت میں
ہب "تذکرہ" کوم "آلب" و "مکی" کا "تذکرہ" تھا
جہوں کے دوط میں "تذکرہ" پٹی ہاں
شہداء ہب بھی "سودر" کا مقام "تذکرہ" تھا

ترجہ مہربانی (ترتیب) "تذکرہ" رحمت "تذکرہ" علی کراچی۔ ۱۹۸۷ء ص ۱۵۷

۱۵۷۱۵۱۵۱۵۱۵

شاہدہ حسن

کراچی میں رہتی ہیں۔

خوشبوئے خاکِ مہرِ پاشاک میں ہے
اب مرا لہلہ دستورِ شہرِ لولاک میں ہے

تا اب ان کے قہر میں ہیں کون و نال
فرش سے عرش تک ان کی قیادگاہ میں ہے

سب اسی ایک شاعر کی کرشمہ سازی
بیل بند دھج ہو پدا طس و خاشاک میں ہے

میں انکار کی سراج ہیں یہ مٹی قدم
آہوں میں نہیں اب وہ کششِ خاک میں ہے

چم اٹھی ہے ہر نظر اس دورِ تقدس کا علق
دھننی بنا کے کہیں دستورِ لولاک میں ہے

اور ہر کے وہی داری طیبہ سے یہ جاں
والِ حضور کی دعا دیدہ خفاک میں ہے

تقریباً (مرتب) الہامی لفظ۔ مطلوبہ کراچی۔ ۱۹۳۳ء میں ۱۰۰

شاہدہ ناز

ہاں لڑا ہے نفا ہے کی
زنگی ہے وہاں ترے کی

تک و خبر سے ہے کہیں ہجر
ہند اس آپ کے ہے کی

ایک مائی لب کی مٹکی میں
ہے کھپہ علم کے ٹریے کی

ہن کی رحمت نے اس کو بخش دیا
دھننی بھی اگر کسی نے کی

دونوں عالمِ سنور کے اس کے
جس مہمیا ہے نظر ہی کے نے کی

نامزدی (مرتب) و محبوب (مٹکی) لفظ۔ ۱۹۳۳ء میں ۱۰۰

شاہین حنیف رائے

۱۹۳۶ میں دہلی میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد ڈاکٹر سید بشیر فرح ہیں۔ بچہ تھے۔
کنیرڈ کالج لاہور سے ۱۹۵۵ میں گریجویشن کی۔ ۱۹۵۷ میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم
اے پاس کیا۔ اسی برس محمد حنیف رائے (حال چیلر، صاحب اسٹی) سے شادی ہوئی۔ وہ
بچے ابراہیم اور مریم ہیں۔ مجموعہ کلام ”سوستہ دعا“ ۱۹۸۸ میں شیکسپیر کا اقتباس ہے
ہے۔ ”روشنی کے امین“ (۱۹۹۱ء) کی ”در“۔ اس کی اردو نظم ”روشنی کے امین“ کا
اقتباس ملاحظہ کریں:

میری آنکھوں نے دیکھا

میرے راہبر، روشنی کے امین کے ایک ہاتھ میں ہاتھ تھا

وہ میرے میں تھا سورج

وہی ہاتھ سورج جو تاکہ دیر پہلے

قمر و قسب کی علامت بن چکے تھے

اس کے ہاتھوں میں اب

مرد جانے ہوئے وہ ہم ہوں کی مانند

میر جھکے ہوئے تھے

اس کے ہر سانس کی اتھاڑ سستوں میں شہر ہو رہے تھے

نرم ہولوں کی مانند اس کی چمکتی ہوئی تہیوں پر دھرتے تھے

وہ بچے ہوا

ہاتھ اس نے پھیلایا

میری جانب اشارہ کیا

میرا اس فن ہو گیا

ہاتھ میرے کی گھڑی کی جیسے کہ کل مٹی

روشنی کے امین کی اگھٹت شہادت کے واحد اشارے سے

میری جان تن کے پتھرے میں فٹے کی بات ہو رہی

میرے حسن نے مجھ کو

دھرتے رہے کے ہاتھوں میں سوچا

ابھی پہ کی پتا میں دیا

اس ایک لمحے میں دل میرا کیا 'سستا اور پکا پکا' دیا

اس نے ساری حدیں توڑ کر نکالیں ہوا ہوا

دیکھ میرے دل!

میرے چنے میں وہ

میری جان کا سنبھل ہا

میری راج! کھر

تن کا جہاں۔ پھر

وہ لوہی پہاڑی کی پتلی پہ چٹا نور

وہ قبی کا امین

ہے میرا سارا

شاہین حنیف رائے، سوستہ دعا، مطبوعہ لاہور۔ (اردو)۔ جنوری ۱۹۸۸ء۔ ص ۷۵-۸۹



شرم، شمس النساء بیگم

عظیم فصیح مدین، مرزا در عبدالہادی کی ہے۔ چہ عروس میں لطافت کہ
شمس النساء صاحبہ قمر مدین کی صاحبہ کی تھیں۔ عظیم مراد الیہ اور عسکری سے شاعری
تھے۔ شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری
نمایندہ اعلیٰ ذیل رکھتی تھیں۔ (۱)

سار ہاں نا میں سے "صاحبہ فصیح و بلیغ" تھیں۔ اس کا ہے۔
ہر دوس وقتوں میں بتقدیر مضمون ہے۔ شمس شاعرین میں چاہے "صاحبہ" (۲)
"ساز و ساز" شاعرانہ لکھتے ہیں۔ "عروس" مضمون ہے۔ اس کا ہے
یہ سن ۱۸۹۰ میں "طبع نامی" مضمون ہے۔ یہاں پہلے "قمر" صاحبہ سے لکھتے ہیں۔
تقریباً شمس عادات کا اس سے علم نہیں ہوتا۔ تو اب سے اس کی شاعری کی
تقریب کی ہے (۳)۔

ابو سلمان شاہجہان پوری نے یہ تین اشعار بطور نمونہ دیئے ہیں۔

یہ آواز ہے مجھے اے میرا پہرہ عرب (۴)
دور سے ہے میں سے ہر طرف "ت" کا

ہے تجھ سے عشق، نجات دہی سے ہے
میری دل سے ہے دوزخ جزا طاعت کا

بھئی نہ صرف نجات میں آئے گا اے شرم
گھڑا ہے اس کے گھینے پہ نام حضرت ~~محمد~~ کا (۵)

یہ نصرت کا ایک اور شعر آفتاب حرم ٹیپو پور امروہوی میں ملتا ہے:

تو اپنی ہمدرد لڑائی سے بھٹی دے گا ہمیں
دگر ہم لے گیا کون کام جنت کا (۶)

۱) مرزا عبدالہادی کی ہے۔ مرزا در عبدالہادی کی ہے۔ چہ عروس میں لطافت کہ

۲) شمس صاحبہ قمر مدین کی صاحبہ کی تھیں۔ عظیم مراد الیہ اور عسکری سے شاعری

۳) شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری

۴) شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری

۵) شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری

۶) شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری

۷) شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری

۸) شمس صاحبہ نے اپنی بیوی جو عظیم کی صاحبہ تھیں، شمس النساء کی شاعری

شعری، شفیق و طمر

ہمارے مجوزہ کلام "عقدہ منثورہ" میں ایک سزاوارحق یہ نظم "رسالت" شامل ہے۔

ہوا کے پھاہوں کی سرگوشیاں دھیمی دھیمی

کہ دیکھو مگر ہے قریب

ہر مردیٰ تم ہائے جاں ناکوں پر

اس کے آہنگ میں 'رنگ' ہیں

اس کی جگہ سے بیدار ہو کر پوچھو کہ کیا فیصلہ کیا ہے؟

$\frac{1}{2}$

مکرم ہیں، لے دیکھ سحر کو یہ

نی اور کیردیت میں

گل و کب و اشیا

دماغ کی رفتار

تاکڑے کے لئے تیار ہے اور

بہت دور تو رہا ہے لیکن

خواتین کے لیے ایک نیا دور

طریقہ: (۱) صحت کے لیے صحت کا علاج

اس کے آجکے دن، آجکے

اس کے لئے ایک

49

”نا۔“ سے ”م“ سے ہے مقاد (پہچان : یہ وی) ”ارو شاعر“ میں سے ہے

(شہر کے لئے ورخصہ) "بچے شری" ٹکرا رہا ہے وہ شہر سے قتل ہو گیا

۱۔ ماریٹا ۲۔ جھون ۳۔ جھون

مهر

موت
نظم استوار
موت
موت
موت

مستطیل

١٠٠

١٠٠٠

(۱) سیکنڈ ہندو متھری۔ فریضہ ۱۔ مکتبہ جامعہ لیتھو۔ نئی دہلی۔ ۱۹۸۰ء۔ ص ۲۷۳ تا ۲۷۷

رُفَعَتْ سَارِيه

تَدَا ر تَدَا مَجْمُوع الْفَصْلَا طَوَّلَا

١٢٣ ١٢٤ ١٢٥ ١٢٦ ١٢٧ ١٢٨ ١٢٩ ١٣٠

گئے جوئے حالات سوارے ہیں کی ~~میں~~ نے

۱۰۰۰ ۹۰۰ ۸۰۰ ۷۰۰ ۶۰۰ ۵۰۰ ۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۰

جس نور کی خاطر رہا انسان کو پیدا

اس لیے کہ انہوں نے اس کو بھی دیکھ

اللہ کہ فی آپ ﷺ سے اس درجہ محبت

میراثہ کے تحت ملک و زمینوں کو اس لئے

جب بھی کسی شخص نے ہمیں سن کے مہیرا

“**老舍**”

شفقت سے مرعہ پاک نبی ﷺ اس میں

[illegible]

شماره و حجم و قیمت هر (کتابخانه) در هر فرد کی ۱۹۴۲ جان (۱۱) و ر پانصد و شصت

[illegible]

شفیق کبیر النسا

۱۱۔ ائمہ و مسلمان شاہجہانپوری سے "نفاہ" و "کلب" "اردو" جلد اول کے حوالے سے شفیق کے بارے میں یہ معلومات فراہم کی ہیں:

"کبیر النسا نام اور شفیق محض ہے۔ غالباً" کاپور کی رہنے والی ہیں۔ ان کی ایک سیلاد کی کتاب "نارنگ سدر کاغذ" (۱۹۱۹ء) کے نام سے ۱۹۵۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ کاپور سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ان کا تعلق کام بھی شامل ہے۔"

۱۲۔ مسلمان شاہجہانپوری 'اکبر' جو کہ مسلمان شاہجہانپوری سے تعلق رکھتی ہے۔ ص ۵۵



شفیقاً بدایونی

بدایوں کی رہنے والی تھیں۔ حج کی سعادت سے مشرف تھیں۔ جہاں کا نام کریم ہے۔ وہ کلمہ پڑھتی چلیں سو گھر بدایوں کے رہنے والے تھے (۱) پروفیسر ڈاکٹر محمد آیوب کادری کے خطی نسخے "سند کے شعرائے بدایوں" کے حوالے سے ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری نے لکھا ہے کہ "سند کے شعرائے بدایوں کو اس کے پہلے سید شریف ایشیہ سے احترام سے سنا تھا۔ اس سے ایک سید شریف "دودی حوشی" بھی سنا تھا۔" "سند" میں اس کا حکوم ۱۵۸۷ء بھی شامل ہے۔ یہ سید ۱۵۸۷ء میں امیر "قوال" ہیں بدایوں سے پہلا۔" (۲)

نمونہ کلام یہ ہے:

ہمیں میں نام لے لے کر خدا کا رسول اللہ ﷺ

خدا کا نام ہے اس دل کو پورا کا رسول اللہ ﷺ

ادبیری گور میں انتخاب ہے کہ چھوڑ نہیں گئے

خدا کا نام ہے تم خدا کا رسول اللہ ﷺ

جو پوچھیں گے اگر مجھ سے نکلیں ان کو کچھ بھی

سنا دل کی اسی کلمہ خدا کا رسول اللہ ﷺ

یا لو پھر شفیقا کو اگر حضرت ﷺ

کرم جو آپ کا اس پر خدا کا رسول اللہ ﷺ

میرا تو اپنی دلت میں رہا ہو جاتی
 سب سے بڑے کہ وقت میں رہا ہو جاتی
 پھر مگاتے مجھے دلت پہ رسول اللہ ﷺ
 میری ہے تالی دل کو جو جو ہو جاتی
 ایک دلت سے دلت مشاقت جس سے دور
 دل پہ میری حلیت کی نظر ہو جاتی

شکلیہ اختر

ان کا عقیدہ کام ہمارا "اعلیٰ حضرت" بریلی کے بعض ثماروں میں ملا ہے۔ ان کے کام کے ساتھ "جنگی" مصری ہمارے کے لفظ بھی ملے ہوئے ملتے ہیں۔ کام میں خاص شعری کی ہی ہے۔

میں نے راست پہ ~~میں نے~~ کی باتوں میں پائے ہیں گئے
میں نے بھی نصرت ~~میں نے~~ کنگارے میں گئے
میں نے بے لطف و گریہ دہری شمشیر سے
"میں نے بے لطف ہے" ان کا نشانہ میں گئے
میرے ~~میں نے~~ تیرے صدقہ رنڈی پر موی
ہم خوشی میں بے گیت گاتے ہیں گئے (۱)
ہم ہوں بے گیت ہیں "عشر کی مصیبت میں"
مرا ~~میں نے~~ "ہم نے" بھگت پر طود آ کے آ کر
نہ وہ پانچ گھنٹہ بھی آگاہی کو ہے پہلے
ہے کام ~~میں نے~~ سرکار ~~میں نے~~ (۲)

رہنہ ~~میں نے~~ سب پانچ گھنٹہ
پانچ گھنٹہ میں رشتہ بڑا بچے
ہے اگر آپ کو متوجہ
پہلے حاصل کی ~~میں نے~~ رہا
پہلے روبرو پانچ گھنٹہ میں گئے
سب گھنٹہ کے حق میں رہا بچے (۳)

(۱) اعلیٰ حضرت (ہمارا) بریلی۔ ۱۸۸۸ء میں
(۲) اعلیٰ حضرت (ہمارا) بریلی۔ اپریل ۱۸۸۵ء میں
(۳) اعلیٰ حضرت (ہمارا) بریلی۔ اگست ۱۸۸۵ء میں

شکلیہ اسعدی

مشہور نصرت گو شاعر حقیق اسعدی (کراچی) کی صاحبزادی ہیں۔

میں نے ~~میں نے~~ اہل عرب کے
رشتہ ~~میں نے~~ عالم ~~میں نے~~ ہیں سب کے
آپ کو ~~میں نے~~ ساری رہا
آپ چیتہ اپنے رہا کے
آپ کی میرت ہی نے کھائے
میرے طریقے ہم کو آپ سے
ہوئی "میں نے" ایسا
سب ہی رہا ہیں ~~میں نے~~ وہ
آپ سے ~~میں نے~~ قسم سے ہیں
میرے ~~میں نے~~ کام وہ رہا

آر اسعدی (میں نے) گاتے طرح ایمین ~~میں نے~~ - طوطہ پور تھا، مدد - میں



شمع، خورشید بانو

مل	س	م	ب	س
مل	س	م	ب	س
روٹی	ات	قد	س	پن
ر	مجر	ر	قسمت	باد
نام	مجر	س	قراں	جدا
مل	ک	ا	س	کنارا
حسب	ما	س	شرم	رکنا
نیں	س	تھا	س	تھارا
دست	رست	نے	ک	رکھیں
شمع	کر	نے	سب	بھی

نویز صاہیل (محبوب)۔ جہانگیر، قسمت۔ یام یحییٰ، کراچی۔ ۱۹۸۱ء۔ ص ۱۱۱



شمع، ترضیہ

اس کی ایک علم ماسے ہے جس میں عازم حد سے گزرتی کی مٹی ہے کہ وہ
صبر و استقامت کی درگاہ میں مدام عزم کرے۔ آخری بند میں سوں سے مہا نظام
تعلیم کے اس سے ان کا دلی شعروا شمع ہو جاتا ہے۔ "کنا کنا چاکی"۔

اس	شعل	اس	گلن	میں
شام	شیر	ملا	کنا	کنا
کنا	ک	پھل	سارے	کنا
سب	ہو	چکے	وہ	رکھت
کھن	س	باموں	س	کنا
س	مرد	س	مور	س
روٹے	پ	میں	کئی	ر
دست	کے	مرواں	س	کنا
منا	طبع	بھاری	جس	کی
ر	سے	بلا	س	طوری
محبوب	ما	سیاں	س	کنا
میر	سلام	کنا	کنا	کنا

نے ان میں سے ایک بر لقل کیا ہے (۷)۔

آج وہ دن ہے کہ ہر ما آہوں سے ابر نور
آج کے دن خوش ہے حتی رحمت ربہ خود
آج طیبہ (۸) میں کیا شاد و عالم نے عبور
وہ دن خدا کے نور سے نزدیک و دور

لَقَدْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سے گونج اٹھا جنت کدہ

جہ کیا ایمان کا جن ہوا اٹلی کدہ (۹)

شہدے ہم ہو مجھے شیطان بھی گھبرا گیا
جنت کی باطل (۱۰) کی گردن کمر بھی شام گیا
مل گئے اہل اندر شامی زلزلہ سا آ گیا
طوبہ بشت حتی اسی اک جہاں قہر گیا
نور اللہ اکبر کی صدا آئے مگی

ہلکے و صحت کمر کے عزم کو بھٹانے لگی (۱۱)

نور سوش "سوش" کی نظروں پہنچا، محمود "سوش" میں "سوش"

مقدت نور "سوش" طیبہ "سوش" حال "سوش" "سوش" سے "سوش"

حل میں ایک نظم ہے (۱۲) جس کے تمنا ہے۔

تھارا وہ چلی گلو عرواں اتنی ہے

تھارے دل میں پوشیدہ ہر اک راہ خدا کی ہے (۱۳)

تھارے تاج ہر اک شے طلب سے آہستہ ہے

تھاری او جہاں میں سلطنت ہے بادشاہی ہے

ہو تم اک عرواں نور و سفا محبوبہ مہمانی (۱۴)

و شاد و حال میں ہر صفت

نالے بھر کے سلفہ ہیں عالم کے ستارے ہیں

تھارے دیوار میں شام "سوش" میں نورانہ لائے ہیں

تھارے کی فراوانی سے دل پر چوٹ کھاتے ہیں

پہ لپے کہ آخر کار مجھے وہ پہ گئے ہیں

اتنی! کچھ اب تو طالع دور پشالی (۱۵)

تھارے دیوار میں ہر شے کی ہے شاد فراوانی

تری نظر عبادت سے اگر سرشار ہو جائیں

و ہم اس مصیبت کے خواب سے بیدار ہو جائیں

سراپا درد بین کہ لذت عرواں میں کھ جائیں

شیرت کلد بین جائیں گھر ہے خار ہو جائیں

نور طلب ہو آگے دیں "سوش" اسے لعل رحمانی

بیں اتنی اتنی ہے "سوش" اللہ لعل رحمانی (۱۶)

"نور" سرش "سوش" میں ایک علم "سوش" بھی شامل ہے جس میں پانچ شعرا ہیں۔

حالد طہم نے ہار شعرا کے مضمون میں نقل کیا ہے۔ "سوش" ہے:

دائر پاک سے سب کا کام لائی ہوں

حضور آقا و مولا "سوش" سلام لائی ہوں (۱۷)

مطالعے سوش "سوش" سائز کے دو مصلحت پر مشتمل ہے (۱۸)۔

(۱) ابو سلیمان شاہ بخاری "سوش" کو شاعر ہے۔ ص ۵۱

(۲) شام و صبح۔ ص ۱۳۳

(۳) شام و صبح۔ ص ۱۳۳۔ ص ۵

(۴) شوق و غم۔ "سوش" شاعر ہے۔ ص ۱۳۳۔ ص ۵

(۵) شام و صبح۔ ص ۱۳۳۔ ص ۵

(۶) "سوش"۔ ص ۱۳۳

شہوار ڈیر شہوار معفری

مگرچہ کوئی نہ تھی دیرے رنج و الم کی ۔
لیکن حضور ﷺ آپ نے کر دی کرم کی ۔

لیکن نہیں کہ آپ ﷺ کی وصف ہو گئے
دیکھی ہے کسی نے آپ کے ہار و ختم کی ۔

اور کچھ اور حضور ﷺ سے سوا
یہی طریق ہیں آپ کی شان کی ۔

سب عقول کو آپ ﷺ نے آسمان کر دیا
دیکھی ہے میں نے لکھت کے ہر چ و ختم کی ۔

شہوار کی خطائیں بھی بے حد و بے حساب
نہ ہو گئی ۔ آپ سے بے حد و بے حساب ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

+++

شیریں شاہجہان بیگم

میر جلیل احمد بیگم نے اپنے تذکرے میں ان کا پس پردہ ۱۲۵۳ھ ۱۸۳۸ء
لکھا ہے (۱)۔ جب حالہ بیگم نے آپ حضور میں کسی سولے سے بغیر ان کی ، رنج
پر پیش کیا ، تو ۱۲۵۴ھ مطابق ۱۸۳۹ء کی ۱۸۳۸ء فاسی ہے (۲)۔ توہم سے رہنے
پہل کی کوئی تہ ۱۲۵۴ھ رستہ سے ۱۲۵۵ھ۔ یہ نکل ۶ سالوں میں ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ
۱۲۵۴ھ میں تھی (۳)۔

"تم و شہوات اور" میں ہے ۔ "وہ شاہجہان بیگم باقی فرما رہی ۔
میں انہیں شہوات میں رہ کر حکم طوق کیا ۔" یہ لفظ
میں ہے ۔ یہ لفظ وہ شاہجہان بیگم کے ۱۲۵۴ھ میں لکھا ہے ۔
حضور سے وفات ہوئی ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی شاہجہان
اور میں شاہجہان بیگم نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں
پہل (۴)۔

جب وہ ان میں رہیں ، تو میں نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں شاہجہان بیگم
میں تھا ۔ وہی میں ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں رہا ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی
کی آیت تھی ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں وہی ان میں رہا ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی
وہ شاہجہان بیگم نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں رہا ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی
"تم و شہوات اور" میں ہے ۔ "وہ شاہجہان بیگم باقی فرما رہی ۔
میں انہیں شہوات میں رہ کر حکم طوق کیا ۔" یہ لفظ
میں ہے ۔ یہ لفظ وہ شاہجہان بیگم کے ۱۲۵۴ھ میں لکھا ہے ۔
حضور سے وفات ہوئی ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی شاہجہان
اور میں شاہجہان بیگم نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں
پہل (۴)۔

وہ میں ہے کہ "وہ شاہجہان بیگم نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں
میں تھا ۔ وہی میں ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں رہا ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی
کی آیت تھی ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں وہی ان میں رہا ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی
وہ شاہجہان بیگم نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں رہا ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی
"تم و شہوات اور" میں ہے ۔ "وہ شاہجہان بیگم باقی فرما رہی ۔
میں انہیں شہوات میں رہ کر حکم طوق کیا ۔" یہ لفظ
میں ہے ۔ یہ لفظ وہ شاہجہان بیگم کے ۱۲۵۴ھ میں لکھا ہے ۔
حضور سے وفات ہوئی ۔ شاہجہان بیگم نے ان کی شاہجہان
اور میں شاہجہان بیگم نے ۱۲۵۴ھ تا ۱۲۵۵ھ میں
پہل (۴)۔

باقی انھوں کو لوگوں نے لکھ کر ان کی طرف منسوب کر دیا ہے (۷)۔

مذہبِ اہلِ شیعہ کے لوگوں نے اس پر "سورۃ شمع" شروع کی۔ اور

ان کے مدنیہ شعر نقل کیے ہیں:

ان کی لعل میں سرا رہا ہے ہر دمِ بِلِ شِیَا
"ہر" ہیں شمع و سورہ و شمع و شمع

ایک مکر افاز سے انجام میرا اے کرم!

ہر حق و شان و قدر حق و تنو مصطفیٰ (۸)

(۱) کابل احمدی شیعہ شاعرانہ اردو۔ ص ۱۷۷

(۲) شام، محمد صمد لہور۔ ص ۱۱۹

(۳) سیاحہ نعیم لکھنؤی۔ ۱۹۲۳ء۔ ص ۲۵۲

(۴) تذکرۃ شاعرانہ اردو۔ ص ۱۱۷

۱۵۔ نعیم لکھنؤی۔ ص ۲۵۲

۱۶۔ شاعرانہ اردو۔ ص ۱۱۹

۱۷۔

(۸) تذکرۃ شاعرانہ اردو۔ ص ۱۱۷

صائمہ خیری

ان کے مجموعہ کلام کے شروع میں ایک آزاد لفظی نظم "سب سے بڑا" ملتی

۳۔

سلام اس پر کمال ہے ہر روزات کیا ہے

تمام نوع بشر کے حق میں جو اک دعا ہے

سلام اس پر

جو قلب و جان کی ہر ایک الجھن مٹا رہا ہے

جو ایک دعا ہے

جو نظموں کو گلست رہے کر

خدا سے برتری نصیبوں میں

نفس نفس میں رہا ہے

ہر ایک نصیب سے ہر سوا ہے

سلام اس پر

سلام اس پر جو سکرانے

جو نور حق ہے

تا رہا ہے حیات کیا ہے

سلام اس پر

نورِ امانت یا ب

نورِ امانت یا ب

"افسوس" سے ہر تہ ۱۹۸۳ء میں مسلمانوں کی پست سے چار شعر چھپے ہیں جن

میں سے وہ اشعار میں نقل اسقام ہیں۔ وہ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

خدا کی ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۱۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۲۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۳۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۴۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۵۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۶۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۷۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۸۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۹۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۱۰۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۱۱۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۱۲۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

۱۳۔ میری ہاں ہیں محمد (ﷺ) ص ۱۷۷

صبا، صبیحہ

فرید خان مایوں میں رہتی ہیں۔ گو سب کاں سائیاں سے لی آئے ہیں۔ ۸۸۰
میں پناہ مجموعہ کلام "الغزل" و "شعر" چھپا۔ بہتوں سے اس شعر میں فنی مقام موجود
ہو گیا۔

نور اللغات ہے۔

ہر اب سدی سے اندیموں میں جو صبا تھیں
وہ تو فتح و صلہ، فکر انہما **۱۱۱۱** تھیں
لصیب ایسے کہ وہ خوش ہو جائے گئے
وہاں ایسا تھا ہے کہ اتنا تھیں
انہی کے در کے سوال چاہت ہیں شاہ و گدا
وہ تو روئے سے ہر گاہ کا آسرا تھیں
یہ **۱۱۱۱** کا قریب سا ہو جن کی ہنگاموں میں
نظر میں ان کی کوئی اور شے نہ تھیں
ہوئی زمین بھی وہ آسمان کی آند
جہاں کہیں بھی شہنشاہ **۱۱۱۱** تھیں

رج ہنس گیا دگوں میں پیش کے واسطے

بہر تھا کسی قدر وہ دہلا جاب **۱۱۱۱** کا

بھی کھٹکھٹاں واصل بن کر سفر میں

صیہو خدا **۱۱۱۱** کا غرام اٹھ اٹھ

حیات علی شاعر لکھا ہے۔ پاکستان کی ایک بہت ہی معروف شاعر "صیہو صبا" ہے۔

یاد رکھیں کہ اس کا مجموعہ کلام "چشم ستارہ شمار" کے نام سے پچیس سال ہی پہلے

سے شائع ہوا۔

صغریٰ بی بی (۱)

مولا علی علیہ السلام کی بی بی تھیں۔

اے طرہ صبا اے صبح جاں پہر
ہے ماضیوں کے لیے تو ہی ایک نظیر

۔ خوش صیب نہ تھی سے رو بہ وقت ع

منہ جاتی ہے پھولوں کی ڈالیاں سے کر

۔ جس شرف پہ تھے ہاں اس کے صدقے میں

۔ اے بہشت کی باں! دراز وقت کر

کچھ بھی لکھا ہے چہچہ یار اس کو

خدا نے پاک نے بھیجا سلام ہے جس کو

۔ میرے شعر نہیں پھول ہیں عطیات کے

انہیں سنہل کے لے جا اٹھا کے آنکھوں پہ

۔ پھول وہ ہیں بھری ہے دلا کی بو جن میں

فانگل میں ہیں شگل ہائے ٹھنڈ سے بھر

۔ اے اس نے۔ بچے گئے ہیں مدت تک

دلا میں عشق سے آئے ہیں یہ کو پ

صبا یہ بھوں ہیں مصری نے پورا ہائے بکر

دور چاہ کے چڑھنا مزار قدس پہ (۲)

(۱) مولا علیؑ کی بی بی تھیں۔

(۲) ممتاز حسن (مرتب)۔ غزلیہ **۱۱۱۱** کے حضور میں۔ ص ۲۵۲-۲۵۳

یہ ج کے کتا کہ میرے ہادی ~~ہادی~~ غلاب میں جا ہے است
 حال دیکھا ہوا ہے تم نے ہا سب بعد احرام کتا

یہ بات بھی ان ~~ہادی~~ سے رو کے کتا سس ہے اب پھر جی کو دم پھر
 کہ دن گزرتے ہیں ہے کئی میں حیات ہے تمام کتا

نصرت ~~ہادی~~ کتا نا سرا ہیں مصدر ~~ہادی~~ شتی نے ناہا ہیں
 حضور ~~ہادی~~ ہر دو کی دلا ہیں ہر دو ہے صبح و شام کتا

تھوڑی قسمت کہ اپنی آنکھوں سے تم ۲ روئے کو دیکھ لو گے
 ہماری آنکھیں بھی پتے جاؤ یہ آپ ~~ہادی~~ ہی سے در نام کتا

ہ طاہر کہ وہی حق کتا کہ ماضی کی بیٹی گن ہے
 کہیں یہ صورت بھی نہ دہائے کہ زندگی کی ہے شام کتا

آج صبح عربی ٹاٹے روئے دیں ~~ہادی~~ مرا



طہرہ اسلام

اسلام	اسے	شاور	ہادی	اسلام
اسلام	اسے	صاحب	لطف	و کرم
اسلام	اسے	قانع	ہر	ہند غم
اسلام	مال	رہم	دانا	شیم
اسلام	اسے	جانب	کعب	اسلام
اسلام	اسے	شاور	ہادی	اسلام
اسلام	اسے	استاد	بے	مثال
اسلام	اسے	دور	اب	کے چارہ ساز
اسلام	اسے	دقیقہ	دیکھنے	راہ
اسلام	اسے	میرے	آقا	اسلام
اسلام	اسے	شاور	ہادی	اسلام
اسلام	اسے	حاصل	دانا	و دیک
اسلام	اسے	مالک	خلد	ہیں
اسلام	اسے	جان	جانب	ہار لیں
اسلام	اسے	سب	سوں	اسلام
اسلام	اسے	شاور	ہادی	اسلام

فقہ احمدیہ (دوسری مرتبہ) - طہرہ قدس - تاجی کتب پبلیشرز ۱۹ شام و سحر (ہما) - است
 سرہ - بتوری کردی ۱۹۸۶ء - ص ۷۷ (۲) قرآن مجید و احادیث شریفہ کے معنی "روایت میں سلوٹہ"
 طہرہ - میں اس طہرہ کا پہلا جلد نقل کیا گیا

طاہرہ رسول

گورنمنٹ گزٹنگری کاغذ 'مکان میں فورتحہ
ایئر کی طالبہ ہیں۔ پٹنہ کھولی 'مکان میں رہتی ہیں۔ ان کا
کام عابد حسین شاہ مستم بہاء الدین رکھ لائبریری
پتھری (پتھریل چہ 'سیدنا شاہ) ضلع چکوال نے فراہم
کیا۔ کام میاں ری نہیں 'ہندہ لائق ستائش ہے۔
ایک نعت کا ایک بند دیکھئے:

انھا	میں	نہ	اعلیٰ	منا	گنا
فرش	سے	فرش	نہ	۱۱۱	گنا
اور	ہندہ	نہ	۱۱۱	ان	کو بھی دی دیا
حق	کو	باطل	سے	جس	نے ہوا کر دیا
خود	خود	لے	گنا	جس	کو جمل علی



نعت یہ ہے:

دے دے پھر کھولی ہوئی شان دینے والے
ہم اسلام ہے دیوان دینے والے

طاہرہ سعید

طاہرہ ہونا نام کرمل بی ایم سعید حیدر آبادی کی اہلیہ۔
خواجہ حیدر الدین شاہ نے "حیدر آباد" کے شاعر کی جد اول میں
طاہرہ کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ یہ لکھ ۱۹۵۸ میں چھپی۔ اس
میں لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ۳۵ سال سے لگ بھگ ہوئی۔
اس سے اور ۱۰ سال ہے۔ ۱۹۴۳ کے قریب پیدا ہوئی ہوگی۔
اس سے میں پید ہوئیں۔ ان سے والد امیر علی و والدہ
ہندو تھیں۔ کھنوج پور میں۔ بی۔ بی۔ انگلو۔ عظیمہ سے
لڑنے میں اپنے والدین کے ساتھ حیدر آباد گئیں 'وہاں دیکھو سے
اردو میں تقریریں اور لکھری لکھتی تھیں۔ جنگ کے بعد شادی
ہوئی اور پھر حیدر آباد میں آکر بس گئیں۔
ان کے نعتیہ کلام کا مجموعہ "ہندہ طاہرہ" دارالشمس ۱۹۶۱
ب۔ ۱ کہہ کر ہندو مارکیٹ سے وصافہ لکھت (۷۸) ۱۹۷۷ میں
ان کی قریب "۱۱۱ تصنیفات کا ذکر کیا ہے (۱)
خواجہ حیدر الدین شاہ نے اپنے محوہ ہلا کر سے میں ان
کا مجموعہ نعت میں دیا۔ ممتاز حسن نے ایک نعت کے چھ شعرا
اپنے انتخاب میں شامل کیے ہیں۔ خالد ظہیر نے بھی چھ شعرا
مضمون میں نقل کیے ہیں (۲)۔

تھ کو معلوم نہیں' ہنسی ہے دھماکا ہے
تکبر عالم ہیں سلطان عینہ والے

وہ بھی کمر کے کانٹوں میں الجھ کر دامن
پتا شکل ہے اسے اٹھان دینے والے

کس طرح پارہہ ہوا کہ ڈونے کے لیے
بدھت نکت ہے طوفان دینے والے

غیر اللہ پہ کہتے ہیں بھومنا افسوس
نہ تھے صاحبزادگان عینہ والے (۲)

تو یہ ہے تو بلی کا ہاتھ پا جانتے سکوں
نہ نہ دت سے پہچان دینے والے (۳)

طاہرہ شمیم

"شام دس" کے نعت لبرہ میں شامل مضمون "بدھت
شاعرات کی صحت کوئی" در حالہ تعلیم میں طاہرہ شمیم کے ۱۰ اشعار
نقل کیے گئے ہیں۔ حوالہ دینا نہیں کیا گیا۔ اشعار میں زبان و بیان
کی خامیاں سامنے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

دل کو دھنڈلانے لگی گرد و غبار کی یہ دھول
آخری دم میں سا جانے تر رومہ رسول

دل میں ادھان کر دھنڈلے سے گئے ہٹے رہیں
ہوں "گلزار" دھانیں تو بھی ہوں گی تھیں

شام دس (ایضاً) لاہور۔ نعت لبرہ۔ ۱۹۸۷ء فروری۔ ۱۹۸۷ء۔ ص ۲۵۵



- (۱) شام دس (ایضاً) لاہور۔ نعت لبرہ۔ ۱۹۸۷ء فروری۔ ۱۹۸۷ء۔ ص ۲۳۵، ۲۳۶
(۲) نعت (ایضاً) لاہور۔ ۱۹۸۹ء۔ "بدھت" کے صاحبزادگان صحت کو۔ ص ۲۰۲۔ ص ۵۵
(۳) ممتاز حسن اور خالد شمیم۔ "بدھت" کے صاحبزادگان صحت کو۔ ص ۲۰۲۔ ص ۵۵
کیا۔
(۴) ممتاز حسن (مترجم)۔ ۱۹۸۷ء کے تصور میں۔ ص ۱۲۲۔ شام دس۔ ص ۲۵۵

عارفہ حلیم

دس ہے خدا کے شان میں سلیٰ علیہ وسلم
 جاں ہے سب کی قربانی سلیٰ علیہ وسلم
 تپ ہیں سابق آپ میں ہیں تپ تپ تپ تپ
 قسم خدا قربانی سلیٰ علیہ وسلم
 اس کے دیر آگاہ ہوا "وا" اس کو ہوا مرغان خدا کا
 پس کہ گویا مرغان سلیٰ علیہ وسلم
 غلبہ کلمہ و شرک مٹائی دین کی سیدی راہ دکھائی
 ہم ہے ہے اسلیٰ سلیٰ علیہ وسلم
 منہ کے تل جنت اس کرے ہیں "اتھ" میں نگر ہوں رہے ہیں
 اللہ اللہ شان میں سلیٰ علیہ وسلم
 عارفہ ن ہے اُن تپ تپ خدا ہے ان کا وہ خواں
 کہیں نہ ہوں سب قربانی سلیٰ علیہ وسلم

راز کا شیری (مکتب) سلیٰ علیہ وسلم بہت شرف و کرامت کا۔۔۔ دار اول۔ شعبان ۱۳۰۰ھ۔
 ص ۳۳ (حالیہ حلیم نے) "پہ منہ" اور شاعرات کی سنت کوئی "میں کی حوائی کے بچے کی
 اس لہجہ کا مطلع اور مطلع کرے کے تو۔۔۔ راج کیے ہیں۔ شام و صبح لہجہ نمبر ۶۔ ص ۲۵۵

عذرا بتول

حسن بتولی نے لکھا۔ "عذرا بتول کی شاعری موجودہ سیاسی افراتفری اور سیاسی
 نفسا نفسی کے دور میں سلیٰ علیہ وسلم نے انسان ہندوں کی توانائی کا حساس دلائی ہے۔"
 (غالب) ان کے مجموعہ کام "جہیں رہنا ہو گا" میں ایک لہجہ ملی ہے۔
 اس صبر و اضطراب میں تسکین چاہی ہے تو
 عجز و لہجہ و لب میں تحریر کی آواز ہے تو
 جہے پھر کون "مکان" ہے یہ
 جب آپ اپنی ذات میں کون و مکان ہے تو
 تنہا ملک جہی سے منور کون کون
 بچہ لہجہ ہی تو ہے کہ رشید لہجہ ہے تو
 سیار قتل و کشتن قسم میری خاک ہے
 "ہوں کہ خود شعور کی اک کھلی ہے تو
 میری خطا کہ میں تری بخشش سے ہے خبر
 تیرا کرم کہ مجھ پہ سدا سراں ہے تو
 کیونکہ برعکس ہو نہ تری جنت میں شوق
 ہے دست و پا خیال میرا ہے کرم ہے تو
 مجھ پہ جمیٹ پڑی ہے سیار شہر سیاہ
 اے روشنی و اپنی حرا" آپ کہاں ہے تو

عذرا بتول۔ جہیں رہنا ہو گا۔ دار و نشر "کاہرہ"۔ ۱۳۵۵ھ۔ ص ۷، "ہا" غلبہ

عروج عابدہ

مکہ سلطان پورہ روپہ کی شہر رقی ہیں۔

آپ ﷺ ن شہر سے ہو گئے ہیں۔ مگر سب
حق اور کریم کے لئے ہیں۔ مگر نہیں

آپ ﷺ کے جہوں سے پہلی دور کی برسات تھی
وہ کیا ہائی جہوں سے ہو گئے ہیں۔ مگر نہیں

اللہ اللہ! آپ ﷺ نے کر کی خدا سے محکم
ہو۔ کہ آپ ﷺ کا سب دعا اور اس میں نہیں

آپ ﷺ ہی شہر دعا و امان کے مہل علی
آپ ﷺ یہاں قیامت میں مہل مہل نہیں

ایک ہی چشم کرم ہے جس میں سارا کار
آپ ﷺ سے ہوں کہ کو پڑے بل و ہاں۔ مگر نہیں

اب لادت کر کے لے اور ابدی ﷺ کی اے عروج
سوا نہ جائے یہ شہر یکساں۔ مگر نہیں

کل شہر کی عالی۔ ہر رسالت۔ ص ۵۵

عشرت جمال

ماہنامہ "آستارہ" دہلی میں ان کی کئی منظومات نظر سے گزری ہیں۔ کہیں صرف
عشرت جمال لکھا ہے کہیں عشرت جمال خیر کہیں عشرت جمال باغی و باغیہ۔ دو جگہوں
پر ان کے نام کے ساتھ "دانا پوری" بھی لکھا ہے اور ایک لفظ کے ساتھ "دانا پوری" بھی
مل باغی "خیر" ہے۔ مگر بہت ہے:

بہارِ بہار ہے بہارِ بہار
کر گلشن ہے ہر ایک جاوید
ماہنامہ "آستارہ" مرکز لاہور
دلِ دانا پوری ہے دانا پوری
ہے دانا پوری ہے دانا پوری
شب و روز اس کی دعا آپ ہی ہے
نظر آئے دانا پوری ہے
ہرے دل میں رہتا ہے شوقِ رورست
میں کس سے کہوں تاجِ بہار ﷺ (۱)

بندی ہے اپنا نصیب ا گیا ہے
دورِ پاکیزہ سوا ﷺ قریب ا گیا ہے
ماہنامہ "آستارہ" قریب ا گیا ہے
ہرے کام میرا نصیب ا گیا ہے
ہر آئے ہیں آنکھوں میں تیرے جو اہم
خیالِ دانا پوری نصیب ﷺ ا گیا ہے
تسلی دانا پوری کی ہے عشرت
وہ دیکھو ماہنامہ قریب ا گیا ہے (۲)

عصمت، عصمت النساء

عصمت النساء نام اور عصمت، مختص تھا۔ اہل
وطن دلی تھا۔ لاہور کے کسی مدرسے میں مدرس بھی
رہی تھیں۔ حکیم فصیح الدین رنج نے ان کا ایک شعر
درج کیا ہے۔ یہی شعر ڈاکٹر ابو سلیمان شہنا پوری نے
نقل کیا ہے:

سہا ہوا ہر دم احمدؐ سے
در شکل کشش نے کھوں سے

فصیح الدین رنج، حکیم۔ تذکرہ ہمدردانہ، در مرتبہ طبع ارمغان، دلی، مجلس ترقی ادب، ۱۳۳۵ء۔
۱۳۶۵ء تذکرہ امت کو شاعر ہے۔ ص ۶۵، ۶۶



عصمت عزیز (طاہرہ بیگم جے پوری)

عظیم دو جہاں قائم ہوا ~~۱۳۳۵~~ قریب دم سے
تھیں تو کیا ضرورت تھی، آگیا سچ اور علم سے
مہارت کی ضرورت تھی، نہ عابد کی ضرورت تھی
نہ محبوبؐ کی حسین بہا تھی وہ عالم سے
نہ آخری کیا ہو، ازل ہی سے ہوا ہو
خدا شاد ہے اس کا، خود گواہی لی ہے آدم سے
تشریف ہے کہ عہد باگلی مرادیں ہر دو عالم کو
تعلق ہے کہ ہے ہے تعلق دونوں عالم سے
محب نام محمدؐ ہے، جب نام ہے اس کی
کائناتیں دور ہوتی ہیں قرے اس ایم اعظم سے
چلا ہے ~~۱۳۳۵~~ سوئے مدد، میں قریبی ہوں
کھلی جاتی ہوں آقاؐ میں اخصی نکار کے غم سے
کروں کیونکر۔ جاں قرباں شد والا ~~۱۳۳۵~~ پہ اس عصمت
لی ہے زندگی اس محبوبؐ کا رک کو قرے دم سے

حقوق پاکستان (ادبیات) - بی۔ ایمید، رسوں ~~۱۳۳۵~~ ص ۶۲، ۶۳ ص ۳۷



عطیہ خلیل انصاری عرب ڈاکٹر

جاسد کراچی میں صدر شعبہ عربی ہیں۔ اسوں نے اردو میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں جو کئی بزرگ ادوارات میں شائع ہو چکی ہیں۔

وگبہاں کا یہ کتب سلسلہ ہے
جہاں گونا گونا گوں سے مل گیا ہے
"چاہو ہے" وہی ہو تو ہے
کہ آئینہ ایسی کو دیکھا ہے
نہت ہوں گاؤں طور ریٹا
نہت طور طور وا ہے
نہت سر کف اطراف حق ہے
نہت تخت لب دستہ دعا ہے
نہت نزدیک آ پہنچے ہیں پھر بھی
نہت ارکم د کمال کا حاصل ہے
نہت مکتبہ مکتبہ خلیفہ عالم
نہت طبع وحدت کی لیا ہے (۱)

اے ڈاکٹر! میٹر ہو مجھ کو نری دروازی
میں پاسے طاروت سے ٹکرا دوں جہانوں

جرات و کمال میری وہ ہے ترے آ پہنچوں
ہندہ اُدھر سے بھی کچھ سلسلہ مبینی

مٹے میں صحابہ کے وہ بیکر دروازی
دل مہر قرآنی لب آید رحمانی

اے مکتبہ نکال اے رحمت برہانی

ہندہ میٹر ہو مجھ کو نری دروازی (۲)
درج ذیل نعت کے بارے میں یہ وضاحت درج ہے کہ یہ نعت مولانا اقدس نے
کراچی میں لکھی تھی:

مٹے چ ترے نور کی چادر سی سی ہے
کا گہنی گل ہلی گل ہلی ہے

پھر سر میں سلا رہے شادمانہ مٹ
پھر ہاں چ لٹی ہاں چ لٹی ہاں چ لٹی ہے

ط کچھ پھر در اقدس چ ہاں
ڈا! اپنے وطن میں بھی فریب الوطن ہے

ہر گم دا شعل ہے ہر زر دا ام
کئی ہوئی قسمت بھی ترے در چ لٹی ہے

چار ترے اہل میں کتنی کے بھوکا
طوقان ہاتھ کی مائل سے مائل ہے

ل ہاں ہر حشر دا مہر داہن
کیا چھاں مٹھی چھاں مٹھی چھاں مٹھی ہے (۳)

آرام لاکھ ہے نہت حضور ﷺ کی
تسلی شمس نکلا ہے نہت حضور ﷺ کی

ایمان مانتوں ہے نہت حضور ﷺ کی
تسکین قلب و ہاں ہے نہت حضور ﷺ کی

دشمن ہیں انا کے نور سے ایمان شمس جہات
ہر شے میں نورانی ہے نہت حضور ﷺ کی

عقیدہ خاتون (۱)

دل و جاں میں ہے آلودے عین
 ہے آنکھوں کو جس تجھے عین
 نہ ہو تو کہ اس رہا کی
 شب و روز ہو محکمے عین
 وہاں ہے ہیں محسوس ہواں کے عین
 کہ ہے طور سے بوند کے کوئے عین
 ہے کھنکھناتے اس کی خاک کف کا
 ہر دیکھ آ اک بار توئے عین
 خدا را مجھے ساتھ نہ جانے والا
 کہ ہا مجھے بھی ہے توئے عین
 ہوں خاک اور میں کے واسے لڑاں
 ہے لاف ہر بھی توئے عین (۲)

(۱) شاعر کا نام "عقیدہ خاتون" تھا ہے جس کے مضمون ہوا ہے کہ یہ خاتون مراداً ہر اشرف
 سلیمان کی ہمشیرہ ہے الگ خصوصیت ہے۔
 (۲) (ارشید) لفظ فیہ میں ۳۳ (جلد دوم)

عقیدہ

(۱) عیام دل ازلہ ہے ہواؤں کے اشاروں کا
 دینے میں ہے ہرچیز کا دوسرے دل کی لہاں ہو کر
 کے کا ہر کی ہرچیز سے دل کی راستاں بھی
 کے کا بھی مجھری دوسرے منہ کی لہاں ہو کر
 نے کا ان کا بھی خدا جیسے اپنے سے
 کیا ہے ہر طور اس نے ہر چیز وادواں ہو کر
 میں دل کے چہرے کھلے ہیں کئی ہوں حضور میں
 کہ اظلال و ظہور آتے ہیں ان میں ارمغان ہو کر
 میں جہاں کی عقیدہ ایک لگا سرکار کے درجہ
 فنا دل کی ہر آنے کی قدر آہاں ہو کر (۲)

(۱) لفظ میں عقیدہ محسوس استعمال ہوا ہے۔ شاعر کا نام صرف "عقیدہ" ہے مراداً ہر اشرف سلیمان
 کا ہے
 (۲) (ارشید) لفظ فیہ میں ۳۳ (جلد دوم)



عزیز ترین رفیق

ان سے ہارے میں ہاتھ دیا کہیں ہیں۔ "عزیز ترین رفیق" اور میں نے تو خوف اور محنت سے بچنے کی سب سے پہلی بات سنا ہے جو اس کے "د" میں چھپاتی ہے۔
ایسی باتیں ہیں جو سب سے پہلے تو اس کے "د" میں چھپتی ہیں اور پھر وہی
ہاتھ ہارے میں ہاتھ دیا کہیں ہیں۔ "عزیز ترین رفیق" اور میں نے تو خوف
میں "د" ان کی ایک آزاد لہجہ نظم دیکھی:

ملائی دیکھ کر اچانک سو ہوئی ہے
تو سرے لہجہ وہی ہے کون کون کی
ہاں میں میں تب نے گفت بکھیر دی ہے
قلب عقیدہ سے خاک بکھیر دی ہے
زین محب مرطوفی سے معذور ہو رہی ہے
نہا میں اک حسین ساحت ہے جذب ایسے
کہ حسرتوں کے تمام مظہر لے کر ہیں
پلے کو ہیں اور سب کے سب سامنے
پلک پلک پر ستارے آگئیں بچا رہے ہیں
درد سالوں کے آگئوں میں گل رہا ہے
خروارے ہیں حروف حیرت ملی میں اصل کر
ساعتوں پر شاکی بھگی بڑا تھا ہے
بھڑک اٹھا ہے بچا ہوا زندگی کا شعلہ
زہاں پہ یہ کس کا نام آکر لکھ گیا ہے
کہ تو نے جاں کا ہر ایک پہلو سنو گیا ہے

عزیز ترین رفیق۔ "میں نے حوب کر، کیے"۔ بطور لاہور جون ۱۹۴۳ء۔ ص ۱۵۱

عیان رشیدہ

۳۰ دسمبر ۱۹۴۳ء کو پیدا ہوئی۔ مدت کتنی بھی ہیں وہ نرم سے پڑھنے کی بھی
قدرت سے صلاحیت ملتی ہے۔ لکھنؤ میں حاصل کیا ہے۔ "یو جی سی" سرکے میں رہتی
ہیں۔ حوائج سے قلمباز میں سب پڑھتا رہتا ہے۔ "میں نے" "نقشہ" "تاب" کی
مصنفات میں شامل ہے (۱)۔

دلوں جہاں میں سب سے حسین آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
پرتو ہے جس کا جلو ہیں آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
کہتے ہیں عروہ را سدا جس سے کہیں نور
و نور کل و داسو حسین آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
آدوں میں جس کا ذکر ہے آمراں میں جس کا نور
سدا ہے حسن و نور ہیں آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
مفسر کائنات ہیں "مطلوبہ" تم "پزل"
وہر قرار چرخ رہیں آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
رہتا ہے دھڑکنوں میں سدا ذکر آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
کائنات میرے دل کے نہیں آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
ہاں آؤں ہے "خوف" ہے "خفا" راہ کا
پہلو کوں کہ پہلو نہیں آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں
ہر اک "شود" میں ہے "جہاں" پرتو رہا ہے
اور اس کی اک چل حسین آپ **عزیز ترین رفیق** ہی تو ہیں (۲)

(۱) اوج (دور صحت کالج لاہور لاہور) ص ۱۵۱۔ ص ۱۵۱

(۲) اوج۔ ص ۱۵۱۔ ص ۱۵۱

فاتحہ سیتہ حمیدہ

وہم نام کی میرے کام ۲ کیا
اہل مں کا اچھے اسی سلام ۲ کیا

میرے کام کی میرے کام کی
کام میں گھر گھر صبح و شام ۲ کیا

چشم دل نے کیا آسوں سے دھو
سب کے میرے درود و سلام ۲ کیا

دھڑکا آتش کی آگ سے
۲ فرشتے اپنے احترام ۲ کیا

آگ لپ ۲ میرے ذکر و ثناء
عرش والوں کا اچھے کو سلام ۲ کیا

میری بھٹی کی میرے کو شکر
سب کے جب ذکر و ثناء ۲ کیا

اچھے چشم کرم جب ہوتی فاتحہ
ہدیہ دل کے دیکھ دوام ۲ کیا

فاتحہ احسان پروفیسر

۔۔۔ اسی میرے حقیقی کراچی کے حضور رسول ﷺ
ایک لخت شائع ہوئی ہے۔

اس فن میں گزارا ہے یہ جیوں اپنا
میرے محبوب دہشت میں ہو دلن اپنا

گھر گھر کا ساتھ ہو میرے اچھے کو
سارے دنیا ﷺ کا سنت ہے مسکن اپنا

وہ ترے دامن رحمت میں تھک جاتا ہے
دامن پاک سے ہو اے دامن اپنا

ہاں ہاں میں جب ان کے نیا ہاٹی ہے
جب کوئی لخت کو قلب ہو روشن اپنا

ان کے دربار میں پہلی تو یہ صوفی ہوا
ہے کرم ان کا سنت نگ ہے دامن اپنا

حق کے محبوب ﷺ سے دعویٰ نہایت ہے جنیس
فائن ان کے چہرے گہری فن میں اپنا

میرے حقیقی (اسی) کراچی کے حضور رسول ﷺ
۳۱

فائیدہ پروین

۳ جنوری ۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء کے ایک سید گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ والد کا نام سید ناصر حسین رضوی ہے۔ حسب پائنتی کا قیام محل میں کیا یہ گورنمنٹ پور میں تھیں۔

۱۹۵۱ء میں گورنمنٹ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بی۔ اے کیا لیکن خواہش کے باوجود ایم۔ اے نہ کر سکیں۔

"حق سے کلام میں جو تاریکی صحت و رجحان ہے اس نے اُمس آپہ دور کے لٹریچر گاہن کئی میں انقلابی شہنشاہ کا مالک بنا دیا ہے۔" (۱)

وہاں تکلے وقت صحت و شہ کے لیے
وہاں کو ہاتھ اُمس تھ سے اُمس کے لیے

یہ میرا قصہ ہوں اور قری صبر کرم
میں نے شوق و محنت کے شعلے کا شعور دم

قرے نقدی قصہ کا کی بدھن میں ہوں
مرد صحت کا ہر مرحلہ ہوا اُمس

میرے شعور کو وہاں و اُمس تھ سے
میں نے شوق کو آداب ہدی تھ سے

کرم کے چہ مگر نور کے پیرے سے
سب اور چاہیے کیا خلق کے فریے سے (۲)

(۱) فیملی بھڑائی۔ بزرگ شاعرانہ پاکستان۔ ۱۹۷۸ء۔ ص ۱۷۷-۱۷۹

(۲) لٹریچر تہذیبی سید ناصر حسین رضوی۔ اردو صحت و شہ۔ ۱۹۷۸ء۔ ص ۱۷۷-۱۷۹
انور۔ اپریل ۱۹۸۸ء۔ ص ۲۰۰-۲۰۱

فوزیہ تنسیم

کسی فوزیہ اور کسی تنسیم شخص استعمال کرتی ہیں۔ ان کی دو لغتیں ملتی ہیں۔

اس دت کا قصیدہ ہے
اس عالم میں برگزیدہ ہے

اس کی تھیلہ این ہے میرا
اس کی حرمت جہا عقیقہ ہے

میرا سید طیب کا
اس کا کشتن قراں رسید ہے

اس کی رحمت ہے فوزیہ رحمت
اس کے درجہ جو سر غنیمت ہے (۱)

کے گی ہوں نعتِ حبیبِ مصلیٰ ﷺ
آئے ہیں سب ہی جزیبِ منور صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی شہت میرا زیور ان کا سوا میرا ہر دم
ان کا دین ہے سر کی چادر صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا مذہب خیر کا دستور ان کا مشرب طاف سراسر
ان کا منصب شافعِ عشر صلی اللہ علیہ وسلم

مستول ان کا بقدر نسواں خوش آمد کے وہ تھیں
ہیں تنسیم کا سب کے دہر صلی اللہ علیہ وسلم (۲)

شام و عر صحت سر ۳۲ ہجری ۱۴۲۳ء۔ ۲۷۱ (شام و عر صحت سر ۱۴۲۳ء۔ ۲۷۱)
علیہ نور متعلق طعنات میں نقل کیے گئے ہیں
(۲) دار کا شیرازی (مرتب) صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۷

قمر آرا چودھری، ڈاکٹر

ماہنامہ "مخدوم جہاں" کے ایک پرچے میں ان کا پتہ چھپا ہوا ہے۔ "۱۸-۱۸۸۸-۱۸۸۸"۔
 لاہور۔ (۱) جو شاد مار روڈ کے شروع میں ان کا ٹینک ہے۔ "قریباً"۔

حلیہ آنکھ کے مرقہ آنکھ نصرت میں ان کی یہ نصرت ہے:

جب بھی گئے تھے ہوں میں نصرت کی ~~دلی~~ دلیوں میں غم تھوڑے کا
 بھلائی لڑتا ہوں نصرت لمبا دامن ہنرمیں جگہ کا
 پلکیں گھر تک مٹی ہوتی تھیں نصرت میں دلی آہن ہوتی تھیں
 جب بھی گئے تھے نصرت کا ایم حسین دہم میرے ہونٹوں پہ آنے کا
 گلابوں کے گئے اور چھتے گئے فاصلے درمیان کے سینے گئے
 دوپٹوں میں حضوری کا لطف آگیا نصرت میں مٹی مٹی رنگ لائے کا
 اس میں تارا بہاریں اترنے لگیں نصرت سے بے رنگ بھرے گئیں
 میری سوچوں کے گلاب بے رنگ میں جب سے وہ نور حق آنے لائے کا
 کاروان شہر حلیہ نصرت کے ساتھ ہیں ہر گزری دھتیں ہر بکس برکتیں
 دستہ اقدس نے پتہ کر سار دیا نصرت کسی کا قدم ڈگنے کا
 (۲)

دوسرے اور تیسرا دو شعر یہ محمد حسین قمر شادی نے درود پاک کے موضوع پر
 اپنی مرقہ کتاب میں شامل کیے (۳)۔

(۱) "مخدوم جہاں" (ماہنامہ) دہلی۔ ۱۸۸۸ء میں ۳۰

(۲) حلیہ آنکھ (مرتبہ) ساریہ نصرت۔ پاکستان ریلوے گز (صوبہ پنجاب) لاہور۔ ۱۸۸۸ء۔ مئی ۱۹۸۰ء
 میں ۱۵۷

(۳) قمر شادی بہ محمد حسین۔ مکتوب علیہ رکتہ۔ مطبوعہ لاہور۔ نظام اذان۔ مکتوبہ لاہور، ۲۰۱۰

قمر القادری، بیگم

شہزاد احمد، اپنی و مدد رقی نصرت نصرت کراچی (ایڈیٹر ماہنامہ "سحر و نصرت")
 کراچی نے حیدر آباد سندھ کے شعر میں ان کا آگاہی الفاظ میں کیا ہے:

میں کا پتہ مجبور کاہر "نصرت نصرت" ہے جس میں حمد و نصرت اور نصرت کے عائد
 نصرتیں اور غزلیں بھی شامل ہیں۔ بیگم قمر القادری ایک دین و مخلص ہیں۔ اللہ اور اس
 کے رسول ﷺ کی محبت کو ایمان کا جزو قرار دیتی ہیں۔ یہ تعلیم نسواں کے ساتھ
 نصرت نسواں کی بھی ملتی ہیں۔ ان کی شاعری میں حمد و نصرت اور نصرت کے مضامین کے
 علاوہ خوش اخلاقی اور اصلاح کے پہلو پر بھی توجہ دی گئی ہے۔

ہجے کا سفر ہے نور میں اور
 دھڑے آگاہ نصرت کا در ہے اور میں اور

نیا نصرت کے حسن کی ہے وارث اور
 مستور صبح ہے اور میں اور

دہلی "نکھوں کا عالم" نامہ - پابھو
 قہار خاک در ہے اور میں اور

پتہ (پتہ گزشتہ لای) "شاد مار روڈ" لاہور (نصرت نصرت۔ جلد اول)۔ میں ۱۸۸۸ء ("حیدر آباد" کے شعر)۔
 شہزاد احمد

پتہ: لاہور، ۲۰۱۰

قمر جندوسی

قر جہاں نام و قر قفس ہے۔ مر و تہا کے ایک قفس
 ہندوی میں غاندی جاگیر تھی۔ ۷۷ میں وہاں پیدا ہوئیں۔ اسی
 قفس میں تسلیم پائی۔ وہیں ہی بڑھیں اور شادی ہوئی۔ پٹنہ میں
 پوٹھ دلی غاندی سے تعلق رکھتی ہیں۔ شعر گوئی کا شوق بچپن
 سے پیدا ہو گیا۔ بڑے بھائی اکبر علی شاعر تھے۔ انہوں نے ان
 تربیت دی۔ ان کے کلام کا بیشتر حصہ موت پر مشتمل ہے۔ سلطان
 مر نے "ترج و شاعری" میں ان کا زبرد کھسکا ہے۔ موت گوئی سے
 ان کے ادق و شگفتہ فارغ کیا ہے لیکن موت کلام میں بولی جاتی
 شعر نہیں دیا۔

(۱) اظہار مر۔ شاعری شاعریت۔ محراب۔ سہ نگری۔ ۱۹۷۱ء اور مولوی شاہجہاں بی ڈاکٹر۔ ذائقہ
 صفا گو شاعریت۔ ص ۱۷



قیصرہ علیم

خس جہاں ہے نام محمد علی اللہ علیہ وسلم
 جہ جہاں پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور نبوت جہاں ہے، رستہ حق ہر سو پہا ہے
 رشک مر ہے شاہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ حق کا مسلمان کراہی، حر و ملک جتے جتے ممالی
 مرش پہ تھا سب کام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی جگہ ہے گلشن گلشن، اس کا چہرہ گلشن گلشن
 مرش ہیں ہے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خس سر پہ اس کی صورت، صدق سرا سر اس کی سیرت
 حق ہی حق پیغام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دائرہ اشیر (مرب)۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۱۶۶ رشید، بانٹا، لاہور۔ دہشت
 قیصرہ۔ ص ۵۸۰

قیصری بیگم

ابو سلیمان شاہجہاںپوری نے سرمدی "اردو نامہ" کراچی (اپریل ۱۹۸۵ء) اور نصیر الدین ہاشمی "حیدر آباد" کی سوال دیا "اردو ادب جدید" حیدر آباد (دکن) کے حوالے سے قیصری بیگم کا ہمیں الفاظ ذکر کیا ہے:

"قیصری بیگم دولہا محراب اعلیٰ و پھولی نئی اور نئی ذخیرہ حمد و نوحی و نوحی نصیب۔ والدہ کا نام مصری بیگم تھا جو مراد آباد انیسویں میں مصری سے روپ میں نظر آتی ہیں۔ ۱۹۳۳ء میں حیدر آباد میں پیدا ہوئیں۔ ان کی بیٹی باقاعدہ سٹوڈنٹ کی والدہ نصیب۔ ان کے علاوہ مرادوی انتظام الدین اعلیٰ سے تحصیل علمی کی تھی۔ مہاراجہ اور اردو کے علاوہ انگریزی سے بھی واقف تھیں۔ خواتین کی اصلاح و تعلیم اور نسلی و تمدنی سے خاصی دلچسپی تھی۔ اپنے اس ادبی کی تعلیم کے سہارے نصیب اللہ ان کی تعلیم کا کام لیا تھا اور اس میں خود بھی پڑھاتی تھیں۔ ادب و شعر سے بھی خاص لگاؤ تھا۔ شاعری میں مہر و نعت و سلام ان کا خاص موضوع تھا۔ متعدد علمی و ادبی کتابوں کی مصنف تھیں۔ ان کی خود نوشت سوانح عمری نئی سال تک "اردو نامہ" میں شائع ہوئی رہی ہے۔ نصیر الدین ہاشمی نے لکھا ہے کہ شاعری میں دخل ہے۔ بہت سا کلام شمع و چکا ہے جس میں زیادہ تر حمد و نعت و سلام شامل ہے۔ ان کے عقیدہ کلام کا نمونہ، مستحباب نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ تذکرہ ان کے کلام کے نمونے سے خالی ہے۔" اپریل ۱۹۸۵ء کو حیدر آباد دکن میں انتقال ہو گیا۔"

ابو سلیمان شاہجہاںپوری "تذکرہ نعت گو شاعرانہ" ص ۱۱۱

کمال زاہدہ

والدہ کا نام محمد اکرام خاں ہے۔ نصیب شاہ آباد مارکنڈہ ضلع کرنل میں پیدا ہوئیں۔ قیام پاکستان کے بعد ان کا قیام جسم اور لاہور میں رہا۔ گورنمنٹ گریجویٹ سکول جسم سے میٹرک کیا۔ ایف اے تک لاہور جامعہ میں زیر تعلیم رہیں (۱۹۵۱ء) ان کی ایک بہن ملی ہے:

رحیل ہاشمی کیا، صبیحہ کردگار (۱۹۵۲ء) کیا
غریبوں کا سکون کیا، امیہوں کا قرار کیا

دشمن سے ہمیں تک بددشمنی ہی بددشمنی پہیل
بھلے مصطفیٰ (۱۹۵۳ء) سے دونوں عالم پہ کھار کیا

تک ہوا، شہر لون و مکان (۱۹۵۴ء) تشریف داتے ہیں
میں بولی کہ وہ چہرہ گزروں دکار (۱۹۵۵ء) کیا

نور کب - ہو توں اس کی شان رحمت کے
خاکمیں دھنوں کی بھل دیں، جب ان کو پیار کیا
ہوا فلق چاند، کھر بھی پڑھا پتھر کے دروں لے
مگر اس پہ بھی نہ ان کا فوں کو اقبار کیا
جس بھی کوئی مشکل اسے کھل رخت چاہی آئی
مگر (۱۹۵۶ء) مصطفیٰ کا نام لب پہ بار بار آتا (۲)

(۱) شکیل بریدی۔ تذکرہ شاعرانہ پاکستان۔ مکتبہ خاتون پاکستان کراچی۔ ۱۹۷۷ء۔ ص ۱۸۳

(۲) سلسلہ (نہایت) ۱۹۵۵ء۔ جون ۱۹۵۶ء

کتیز، منہو خانم

عظیم فصیح الدین ربیع کے بیان سے مطابق طیب الدولہ قصصوں کی صاحبزادی تھیں۔ بارہ برس کی عمر میں شعر گوئی کا شوق ہو۔ مزید معلومات کا علم نہیں ہو سکا۔ عظیم فصیح ربیع نے اپنے تذکرے میں اس کی ایک بھتیجی ربوہ کی درج کی ہے جس سے صحت گولی سے اس کی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے:

ہے دستورِ بالِ ہم میرا کاشکہ
بس غیر کے ہاتھ نہ رکھ میری شہ
میری ہو کتیز اور کسی کی دست میر
"لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ" رات

فصیح الدین ربیع عظیم۔ تذکرہ ہمدانی خانہ۔ مجلس قرنیہ، ۱۸۵۱ء - ۱۸۶۵ء ام سہاں شاہجہان پور
دہلی۔ تذکرہ صفت گو شاعر ت۔ مکتوبہ کراچی۔ ص ۵۵-۵۶ شام و صبح (۱۹۱۸ء)۔ ص ۱۰۰
۱-۲۲ ربیع فردوسی ۱۸۸۷ء۔ ص ۱۸۸

کتیز، کتیز فاطمہ

عہد الہادی انتہی اور محمد جمیل احمد بریلوی نے اپنے تذکروں میں لکھا ہے کہ ۱۸۰۰ میں بقیہ حیات تھیں۔ ڈاکٹر بوہمان شاہجہان پور سے جو تین طبعی اس خاتون شاعر کے بارے میں لکھی ہیں، ان میں شامل معلومات اس نے خود کہ ہالا دیوں تذکروں ہی سے حاصل کی ہوں گی لیکن انہوں نے ۱۸۰۰ کے ہجرت ۱۸۸۸ لکھا ہے۔ علامہ طیب نے "تذکرۃ الخواتین" کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ تذکرہ ۱۸۷۷ء میں شائع ہوا اور اس میں تحریر ہے کہ "۱۸۸۰ میں چروالی کچ میں رہتی تھیں" یہ بھی شاید وہیں ہو۔
--- اگر یہ اندازہ درست ہو تو مثلی یہ لکھا ہے کہ ۱۸۷۷ تک حیات تھیں، بعد کا کچھ پتا نہیں۔

تذکرہ شاعرانہ اردو میں ۱۸۸۱ کے ساتھ ۱۸۳۰ء بھی لکھا ہے (۱)۔ لیکن یہ کسی طرح ممکن نہیں۔ کیونکہ ۱۸۷۰ء اور ۱۸۸۰ء کے شائع ہوا اور ۱۸۲۸ء کو قطع ہوا تھا (۲)۔
عہد الہادی انتہی کہتے ہیں کہ کتیز فاطمہ ایک کتہہ دس غزل لکھی ہیں۔ مکتوبہ کلام سے یہ بھی رنگ ظاہر ہے (۳)۔ محمد جمیل احمد بریلوی لکھتے ہیں کہ یہ ایک تعلیم یافتہ اور خوش ذوق خاتون تھیں (۴)۔

نمونہ نص ہے:

دھوپیں تری جنت مجھے درکار نہیں ہے
غیر کا ترے باغ میں اک خار نہیں ہے

کوثر عباس

پادریس کوثر عباس جھنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ راجا غلام شہید نے اپنے مضمون
جھنگ کی عقیدہ شاعری میں حواشی کا ذکر یہ الفاظ میں کیا ہے۔ "جھنگ میں عظیم
شاعری کا ایک اہم دستاویز حواشی کا مجموعہ ہے۔ اس علاقے میں مشرقی اور
عربی شعائر سے واسطی کا بہت اہم دور ہے۔ نعت خواں خواہ صرف غزلیں کی
معاوض میں ہی ہر عقدت پیش آتی ہیں۔ شعائر نعت خواہی اور نعت گوئی
میں حصہ لیا کرتے ہیں۔ یہاں یوں ہے کہ ہر پچھپ نہیں لکھیں۔ لیکن یہ مرمضہ
ہے کہ تصور اہم (عقیدہ) اور نعت خواہ سے وہاں واسطی اور دی عقیدت
میں کی حواشی کا قیام وصف ہے۔ مثال کے طور پر مضمون پادریس کوثر عباس کی
ایک نعت ملاحظہ ہو۔"

طلب ہے ہم تقیوں کی' سوا کہ لا رسول اللہ ﷺ

ہیں یہی مددگارِ اظہر دیکھا کہ با وسول اللہ ﷺ

بزمیں نے بھرے دامن خوشی سے اے شہرِ اہم

میری بھیجی بھی اب اللہ جانے دی رسول اللہ ﷺ

۱۰۰

خدا کے واسطے یہاں تکھا کہ رسول اللہ ﷺ

کفن کو میرے دل چاہے دارا سا کھولا کسلی کا

کرم اے دریا محمد ﷺ کا 100 رسول اللہ ﷺ

عیاں مری ہوں' آواز آہستہ آہستہ ہے

(۷) مبارک ہے اپنے ۴ داد ۱ رحمت اللہ علیہ

کوکت خدیجہ

طاریخ دور بھی تم سے قرار تم سے ہے
دور حرم کی طلب دو بار تم سے ہے

کر رہے ہیں جا جا دور د شب نیچے
غزلان رسیدہ ہیں میں بار تم سے ہے

لاؤ کچھ مسلمان کی خطہ مقصد
کہ ہر گدے حرم ہمار تم سے ہے

وہ ناہان سے انسان کی پرکھ بھی میں
میں ناگدا کہ ہو امیدوار تم سے ہے

دوبلے جوں نے لائے کو طوب بکھا
دوبلی بھشت جوں کاگار تم سے ہے

کہ جبرئیل سے نسبت مجھے نہیں کوکت
ہے وہاں دلچ کو لاد ہ شاد تم سے ہے

عمر محمد مرزا ملک ریڈیٹر اور مکتوبات کا آرگن "جاس" (ہفت روزہ) راولپنڈی۔ ۲۳ جولائی ۱۹۷۶ء

۱۰

کیفی (شاہزادی)

دور گاؤں شاہزادہ "عقیم فصیح الدین راج" عبدالباری "سی" محمد پولیس خالیدی اور
ہاکمز دوہری شاہجہانپوری سب نے ان کے بارے میں صرف یہی معلومات نقل کی ہیں
کہ تفصیل بھی تھا اصل نام معلوم نہیں۔ تیوریہ خاندان کی ایک شاہزادی تھیں۔ جنگ
آزادی ۱۸۵۷ء سے پہلے وفات پائی۔ ہر تذکرے میں ان کے موصوفات کے طور پر تفصیل
پر نسبت قدسی کے چند بند بصریت نہیں دیے ہیں۔ "تذکرہ بہارستان ناز" میں اس
تفصیل کے دس بند ہیں اپنی حضرات نے دو یا تین بند نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اہت
حالیہ عقیم نے اپنے مضمون "اردو شاعری کی نعت گوئی" میں "بہارستان ناز" سے حوالے
سے دسوں بند نقل کر دیئے ہیں۔

در اصل یہ معلومات ۱۹۷۵ء میں کارر کسی تذکرہ نویس نے "میں ہا" قاضی محمد
عمر کی مراد کتاب "حدیث قدسی" ہے (۱)۔ "حدیث قدسی" ۱۳۷۷ھ میں یعنی ۱۸۵۶ء (۲)
میں چھپی۔ اس میں بھی کی تفصیل پر حدیث قدسی شامل ہے۔ جس کے دس بند ہیں (یہی بند
عقیم فصیح الدین راج نے "بہارستان ناز" میں دو بن کے حوالے سے حالیہ عقیم نے اپنے
مضمون میں نقل کیے ہیں) موصوفات لکھا ہے۔ "فصل کلی صاحبہ از خاندان بہر تیور"۔
"حدیث قدسی" ۱۸۵۶ء میں شائع ہوئی اور اس میں کیفی کے مرحوم ہونے کی کوئی
خبر نہیں۔ مگر تذکرہ نویس نے ان کے ۱۸۵۷ء سے پہلے وفات پانے کی خبر کہاں سے لی
اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

ایک عرصے تک جنگی آزادی کو گھر حکام کے ذریعے یا ان کے زیر اثر
"غدر" لکھا جاتا رہا۔ "تذکرہ شاعرستان اردو" میں بھی یہی لکھا ہے (۳)۔ ننگہ نے اپنے
ایم اے کے مقالے میں بھی یہی نقطہ مطالع نقل کر رکھا ہے (۴)۔ بدتہ ذاکر ابو سلمان
نے صرف ۱۸۵۷ء (۵) اور حالیہ عقیم نے "۱۸۵۷ء کی جنگی آزادی" لکھا ہے (۶)۔

تذکرہ شہیم پنچالی نے اپنے ایم اے کے مقالے میں بھی کی تفصیل کے ذکر کے
بعد لکھا ہے۔ "اس سے پتا چلتا ہے کہ عورتوں نے صحت نسوانی کی بھی کوشش کی"۔ (۷)

کس کا منہ ہے جو کہنے سے تڑی میرے نبی ~~میر~~
 نعتیہ الطبع میں ہے جب نہیں اکی محض غبی
 جہد ذات تڑی مایہ حاجت طبعی
 "مرحہ" سید کی مٹی سب

نہ د جان باد دیت ہے جب خوش تھی
 جیسے روزگار قدس آپ ~~میر~~ کی دست و پا
 خوشتر عظم دور دولت ہے کے میں مل
 عظمت و جہد والا ہو شاہ س سے د
 "بستہ" بیست بدستو تہ بی آدم را
 برتر د آدم د عالم تہ ہے مانی نسبی
 رہ نہ میرے سب کو گواہ ہے اے شاہ ام ~~میر~~
 سر پہ د اس کے با شیر ملک بھی ہر دم
 ملک افزائے طاقت ہے مراے گوم
 "نہت" طرد ملک گوم د میں منظم
 ران کہ نہت یہ سب کو گئے تہ شد ہے ادبی

- (۱) عمر فر مظلوم گری لاشی۔ مطبوعہ رانی دہلی۔ ص ۳۳۰۔ ص ۳۱
 (۲) سید علیہ علیہ ص ۲۱۰۔ ص ۲۱۱۔ رد قضاوت اسلام۔ ص ۱۱۱۔ ص ۲۰۶۔ ص ۲۰۷
 (۳) اہل احمدیہ کی "جہد" تذکرہ شاعرانہ اردو۔ ص ۱۵۸
 (۴) "تکب" "اردو شاعری میں نعت گوئی" (مجموعہ سے پہلے اردو خصوصاً جہد میں)۔ "ایم اے اردو"
 بآداب پٹیوٹی کا مقالہ۔ ص ۵۹
 (۵) ابو سلمان شاہ جہانپوری "اداکر"۔ تذکرہ نعت گو شاعرانہ۔ ص ۵۹
 (۶) شام و صبح نعت نمبر ۶۔ ص ۸۸ (مضمون "رہنما حرمت و نعت گوئی" اور مقالہ "طبع")
 (۷) ایم اے اردو بآداب پٹیوٹی کا مقالہ "اردو شاعری میں جہد"۔ ص ۵۹

گل زیب زیبا

میں کاش اپنے گھر کو یہ اختیار دوں
 پائو نبی ~~میر~~ میں عمر ہی ساری گزار دوں
 اے آلودے دھڑ دھڑ کا کہ میں
 اپنا سکون غرر کروں د قور دوں
 تیری پادشاهی میں رہوں رسوں ~~میر~~ سے
 اتنی فکر سکون کہ سزا کو کھار دوں
 سکون کی شامی ہی مہر سے تم میں
 اک حرف حق ہو میں کسی دل میں اتار دوں
 گل۔ لب نعت کہنے کا جب لعل آئے گا

دیواری خواہشات کو حقیقی ہے دور دوں (۱)
 قمر ~~میر~~ میں کرنی نے ایک ہونٹ میں راز و گھبروں جالب سے ایک شعری
 نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں صرف نوجوان شعرا کو مدعو کیا گیا تھا۔ صدارت گل زیب
 دیا نے کی۔ شاہد کمال "انتر سمیع" خالد عمران "مظہر" بیچوب قزوینی "نعمان جعفری"
 رشید خان رشید (ناظم مشاعرہ) محمد علی گوہر "حقیق" رحمان مظہر "عبید" ارمان عبید "محمد
 حیاں" فتح انصاری "ناہل اختر شاداب" ممدی ممدی "میں خیال" انکار رشک در
 چو فیروز شکر اللہ جوہر (واحد سیکرٹری شاعر) نے کلام سنا (۲)۔

(۱) جنگ (روزنامہ) کراچی۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۳ (جہد ایجنس اینڈ سنٹر)

(۲) جنگ ای۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۳



لطیف لطیف القسا بیگم

نصیر الدین ہاشمی نے اپنے ایک تذکرے میں یوں لکھا ہے:
"محبوبہ گزرا سلوں میں اداوی سطر ہیں شاعر ہیں۔ لطیف شخص کر لی ہیں۔
رسالہ "صفت" دیکھ میں کفر آپ کا کلام شائع ہوا ہے جس سے آپ کے پختہ کام کا
کافی ثبوت ملتا ہے۔"

نصیر الدین ہاشمی نے سوسے سے عوارپ ان کا ایک ہی شعر شعور درج کیا ہے:
ہوسے شیدا ہیں ہمارے
شر انجا ہیں ہمارے

نور الدین ہاشمی۔ طراغی صوفی۔ ص ۷۰

لیلیٰ حسین پوری

ماہنامہ "آستانہ" دہلی میں ان کی منظومات شائع ہوئی رہیں۔ ان کے نام کے
ساتھ "شاعرہ آستانہ" لکھا جاتا تھا۔ "نیم بیان" کے الفاظ بھی ان کے نام کے بعد لکھے
ہوئے ملتے ہیں (۱)۔ ماہنامہ "انوارِ انوار" قصور میں ان کی ایک نعت چھپی اس کے
ساتھ "بلیک کوٹ" - "جماعت" کے الفاظ نیچے ہوئے ہیں (۲)۔

ادارہ آستانہ کی جانب سے لیلیٰ کی ایک نعت سے پہلے یہ نوٹ ملتا ہے:
"محترمہ لیلیٰ حسین پوری ہندوستان کی سحر طرار ادیب اور ہاکمال شاعرہ ہیں۔
محترمہ نے ایک ایسے مقدس گہرائے میں پردہ پوش پائی ہے جہاں طفل و کمال کے سمندر
سوجھتے تھے اور جمالِ علم و ادب کے گلشن "راستہ" تھے۔ اندازِ بیان کی قدرت و رکش
نواکب اور طرزِ ادا کی مساک کی شہادت بیان نہیں ہے۔ یہ امر ہمشعور است ہے کہ محترمہ
ایک مشہور ادیب اور ایک بلند پایہ شاعر کی شریکِ حیثیت ہیں۔" (۳)

لیلیٰ کی ایک مرقعہ غزل کا مطلع ہے:

خدا لیلیٰ دھوے بھائی کو دائم شادیاں رکھے

غنم میں بھرتے جس کے فیض سے دودھ کلام آلا (۴)
اس سے صرف اتنا معلوم ہو سکتا ہے کہ لیلیٰ کے خاندان بھی شاعر تھے اور ان کے
بھائی بھی اور بھائی سے شاید وہ مشورۂ غنم بھی کر لی تھیں۔ اس سے زیادہ حالات معلوم
نہیں ہو سکے۔

ان کی بعض نعتوں کے منتخب اشعار دیکھیے:

میں بخشش کا سماں کیے جا رہی ہوں
کہ غم غم لے جا رہی ہوں

محبت کی راہیں ہیں پیچیدہ تو کیا
کہ جا جا جاں چاہئے جا رہی ہوں
دوستی و مروت ساقی کوڑ

شب و روز آسو ہے جا رہی ہیں (۵)

بتائیں کیا تھے یہ ہر شے کا نام ہے
منہ دار آتا ہے منہ دار آتا ہے
وہی آکھوں ہر پہلو تھا یاد آتا ہے
مجھے وہ گھبراہٹ پلویں گھبرا یاد آتا ہے
جہاں دن رات رحمت کی پھاریں کا ہستی ہیں
وہ نہ مرکز اعلیٰ کا یاد آتا ہے
وہ دل کی دھڑکنیں وہ وارید ہلی کی لڑکی
وہ گھارے وہ طوفان تھا یاد آتا ہے
لگاؤں میں وہی ہیں تویر ایمانی کے گھارے
حجیم پاک و عراب و معنی یاد آتا ہے
وہ اقدس قریب آئے چہ وہ چہ لکھاں دل کی
پہنچاں شوق کا سہمے چہ سہمے یاد آتا ہے
جہاں بدوں کی نیکیں ہے جہاں گھمبوں کی جنت ہے
وہ وہی یاد آتی ہے وہ دوسرے یاد آتا ہے
میں اک وارفتگی میں کہتی رہتی ہیں یہی کجی
منہ دار آتا ہے منہ دار آتا ہے (۶)

رک رہی ہیں وہ آہیں سلام کہتی ہیں
میں اٹھیں وہ گاہیں سلام کہتی ہیں
در صورت ~~.....~~ ہے معارف یہ جن کے لئے
وہ ایسا کی گاہیں سلام کہتی ہیں
وہ درگاہی ~~.....~~ تک رسا نہیں ہوئی
وہ گاہیں وہی آہیں سلام کہتی ہیں

دور پہنچے ہیں جاوے ہائے فرط ادب
دویر عشق کی راہیں سلام کہتی ہیں
کب کوئی رعب مولا سے عرض نہ کجی
نہی قریب کی آہیں سلام کہتی ہیں (۷)

! عجب رہا کبر ~~.....~~ آپ کے لاکھوں سلام
بے شعل دور کشت ~~.....~~ آپ کے لاکھوں سلام
اصولہ سے غیرت سے مدد پوسھ کھان و معر
رہنموی مر و ماز او آپ کے لاکھوں سلام
آپ کے دم سے یہ جہو خاکدہ فائیت
ہو گیا بیکر سور آپ کے لاکھوں سلام
حلقہ اکبر ملک دنیا و دنیا
پہنچے ہیں سب برابر آپ کے لاکھوں سلام
شان ہی ہے شان، پلہ تفری تفری ہے
مجھے حق، اندہ کبر آپ کے لاکھوں سلام
دیں ایمان و دل و جان کی یہ سلی دنیا ~~.....~~
کالی ہے غرور غرور آپ کے لاکھوں سلام (۸)

کعب و جانہ مدح پورہ اصولہ و اسلام
امن و راحت کے حکم اصولہ و اسلام
طلوت اٹھتی کی داند گریز کھل ہیں آپ
آپ کا ہو گون دسر اصولہ و اسلام
آپ کے رعب کی رفعت پہنچے اللہ سے
سب سے افضل سب سے بزر اصولہ و اسلام
بارغ میں خوشبو عید کی راہی صبا

کہ ہا ہے ہر گز تر الصلوۃ والسلام
 آپ کا طبع عظیم نہ اکبر نہ نبی ﷺ
 ہو گئے سب دن ستر الصلوۃ والسلام
 نہ رسول اللہ ﷺ کا ہوش بلی کی نہ رہے
 وقت آخر ہو یہ دن بے صلوۃ والسلام (۹)

لوگوں محبت میں یہ اس طرح اثر ہو
 اب یہ ہو گزرتی ہے انہیں اس کی خبر ہو
 تندرہ ہو انہی کہ جس اس طرح ہر ہو
 پھر تری دلیہ کا ہو اور دلوں سر ہو
 دم توڑ ہا ہے کوئی فرقت میں خدا
 تنی کی خبر ہو انہیں انہی کی خبر ہو
 چھ میں ہے دن رات مہینے کی حق
 میرے ہے اے حق میں اب تو ہی خبر ہو
 بکری ہوئی بن جائے گی سے خیمہ رسول ﷺ سب
 احوال پہ اسف کے اگر ایک نظر ہو
 دربار شہر کون د ماک ﷺ تک ہو رسائی
 تا تو اثر نالے میں اے بھوت تر ہو
 اب وہ ہو طوں میں تو مہینے میں پہنچ کر
 پھر خاک رہی خاک پر راگزر ہو
 جس دن ہو میر در مولا ﷺ پہ رسائی
 سے کے دی شام دی اپنی سر ہو
 مرشد ہو ہو بلی تو درے شیخ ما مرشد
 ہر رنگ سے ہو رنگ سیمیا و خبر ہو (۱۰)

وجہ میں اک دوسرے سے کوئی گو کتر نہیں
 اک خبر بھی خبر کوئیں ﷺ کا دوسر نہیں
 جس میں سوائے رسول اللہ ﷺ نہ ہو دوسر نہیں
 دل نہیں اللہ نبی ﷺ کی قش جس دن پہ نہیں
 دیکھی امت کوادی شرف محشر کی ہے
 ہے حقیقت میں ہمانہ اور یہ محشر نہیں
 جہر فرما کیں نہ ہوں کوئیں در یہ آپ کے
 آج کو لای لہا کیا لہو اللہ پہ نہیں
 قاتل تو ہیں ایک سمجھانے کو پہنچا رکھ لیا
 ورنہ تھا نہ قرب ممکن جس سے یہ جہر کر نہیں
 دھوڑتے ہیں کیا لڑتے ہاتھ اہل میں
 پاس میرے یہ سوائے میرا ظہر ﷺ نہیں
 کہیں نہ ٹولے ہر شہر ﷺ میں اس کے علم سے
 دل ہے پلو میں میرے بلی کوئی پھر نہیں (۱۱)

ہمرا امید کی دیا سلام کہتی ہے
 حضور ﷺ! دل کی تہا سلام کہتی ہے
 آدھارے فراوان رسائی در کی
 ادب سے اے درے مولا ﷺ سلام کہتی ہے
 لوائے دیو طوں قش کر دی ہے درو
 مددائے عقبہ وقت سلام کہتی ہے
 شکست مال ظلال در کی اللہ نام
 حم دیوان کے آقا ﷺ! سلام کہتی ہے
 دیو حضور ﷺ! بھول کی آدھار ہے نے
 اسی نظر کی تہا سلام کہتی ہے

حرم پاکہ پر چکر مارا یہ عرس تو ر
 کچھ کہہ کہہ کر بلی سکھ گئی ہے (۳۱)

کی (۳۲) کا اور بھروسہ ہے دشمن ہمارے
 کہہ گئے یہ اس سے بھی ہر دل کا انہی ہے
 ہمارے ہار کے گدھے حوران جہاں لائیں
 یہ مگر ہے آئندہ لی لیا کا لی گئیں گئیں ہے
 ہر میل میں ملے سب سامنے مل کر
 کہ وہ قریب لانا ہے ہر امت کا گھوڑا ہے
 بنا کر رسول مام (۳۳) کے خالق نے کیا ہے
 وہ انہی ہے وہ آخر ہے وہ عالم کا وہ سلطان ہے
 سنا تو ہے وہ اور ہی (۳۴) کرم ہے
 وہ انہی ہے مگر دیکھو کس وجہ کا انہی ہے
 نہ میں جانوں نہ تم جانو وہ جانے یا خدا جانے
 شہر باہری کی کہ رقت میں کیا راد پناہ ہے
 بشر کے جا نہیں کیا لعل کو قریب میں کھولے
 خدا نے پاک جس کی لائو اطہر کا شاہ طواں ہے
 محبت نے ہی (۳۵) کی روبرو تازہ پورے دی تن میں
 کہ ان کی یاد کیا ہے مجھے دیو دل کا دہلی ہے (۳۶)

"آستانہ" میں "شہر آستانہ" کی کہیں مناجاتیں اور مستغنی بھی تکیع ہوئیں۔ شاہ

عازلی بندوں کی ہے تجھ کو پہن
 ہے رسا تجھ تک صفائے دیو مند (۳۷)
 فی زری دائر اعظم کا صدق

انہی انہی حکم (۳۸) کا صدق
 کرتا آفت مسلمان ہیں یا رب
 علیا جہاں پریشان ہیں یا رب
 انہی یا خدا ایک منزل پہ لا دے
 دگر بارے ہے مسلمان بنا دے (۱۵)
 اپنی بار پاک سے محفوظ رہ
 شرع سے مجھے محفوظ رکھ (۱۶)

ان کی ایک مہربان صورت میں ملتی ہے جس کا پ کا معراج ہے
 اس کا اس کا " (۱۷) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی پند مستغنی بھی لکھ
 آتی ہیں:

دعویٰ دین گلاب سے عریض مقام کا
 ہے انکو خیر سیر عالی مقام کا (۱۸)
 وہ مدد میں کرتا جس کا پ شیعہ
 شر کرتی رہی اس کا بھی لایا شیعہ (۱۹)

ملتی۔ ایک مناجات میں پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری کا واسطہ ہے:
 واسطہ ہستی کے بھڑے راہ کا
 واسطہ سید جماعت شاہ کا (۲۰)
 ملتی نے حضرت امین اسحاق ابراہیم رحمہ اللہ کا ایک قصہ لکھ کیا ہے جس کا شعریہ
 ہے:

ہم رویش میں گئی آئے اکابر عالم ہے
 خدمت انسان کی کھا خیر اسلام ہے (۲۱)
 ان کی ایک نظم (صورت عشق) "کرامات ادب" کے نام سے چھپی جس میں سید ابو العزیز

۱۔ محمد اللہ کی حیات کا ایک واقعہ مشہور ہے (۱۲)۔

مبارک القسام بیگم

شاہ نصیر الدین نصیر جیلانیشین درگاہ صدر جیلان دہلی کی ہو شاہ نعم الدین صفیر کی
ابنہ تھیں۔ عذرتہ الخواتین درگاہ کا شمار اس درویشی میں ہے کہ شاہ نصیر سے تعلق تھا۔
درگاہ شاہ بخار کے مطابق ۷۷۰ھ میں دہلی سے ہجرت کر گئی تھیں۔ یہ بھی لکھا ہے
کہ ۷۸۰ھ تک ان کی ذات سے کعبۃ اللہ شریف لاکھنؤ مجبور آیا تھا۔ مہار کا بیشتر کلام
مطابق ہے جس میں سواد گرد اور مہار ہے۔

مجھے کیا ملے گا میری مہارک میں قیامت کے
پکار لگا دی میں گوشت و امین خلافت جنت کا (۱)
ہمارے "ادب" کے نعت سر میں شامل مضمون مہارک کی نعت
کوئی میں لکھا ہے۔ "مہارک اللہ کا قلمی نام مجید اور معین" لکھا ہے۔ سید نور
الرسول نے اس کی ترویج "سید مظفر علی رشید کی بیٹی اور اکر احمد علی نور کی اہلیہ ہیں۔ ان
کا لفظی کلام "مہارک" کے نام سے شائع ہوا۔" (۲)
حقیقت یہ ہے کہ جو احوال "ادب" میں درج ہیں وہ مجید نور معین
آہلی کے ہیں اور ان کا نام مہارک اللہ نہیں "مہارک اللہ" ہے (۳)۔

(۱) مہاراجہ کی - تذکرۃ لکھنؤ - مطبعہ مول شوگر گھٹو - ۱۹۲۷ء - ص ۷۷ - کبیل و مہاراجہ
 - تذکرۃ شاعرانہ - ص ۲۹۹ - راجا پرشاد نادر - تذکرۃ القضاہ - مطبعہ مول شوگر گھٹو -
 ص ۷۷ - قومی ہمنام - کراچی - دہریہ - ص ۱۱ - ۳۵ (مضمون "شاہ نصیر کی چند
 طواریں شاعرانہ" از مولفہ دہریہ، عبدالرزاق)

(۲۶) ارجیہ کورسٹ فاج شاپورہ (ہاور) نعت نمبر جلد دوم۔ ص ۸۶ (مضمون "صاحب دجالیہ")
 وفتارات کی نعت مکمل "از خود احمد میر خاں"

(۳) جلد ۱۰۰ - مرثیہ کی شاعر - عربیہ ادیبہ، مکرہی - ۱۹۷۳ء - تذکرہ نعت گو شاعر - ص ۹۱

() ستاره (امامیه) - ۱۳۱۱ هـ

(۲) الزوار الصوفیہ (ماتام) - قسبہ - مشرق جون ۱۹۶۹ء - ص ۱۷

10. $\int_0^1 x^2 dx = \frac{1}{3}$

تعداد افراد - ۱۲۰ نفر

附：《南唐二主词》卷下 一、白。

(۶) استیفاء = ارجاع - ۱۴۴۸ هـ

$$m_{\pi^0} = 137.0359894(21) \text{ MeV}$$

۱۳۰۰/۱۳۰۱ (۸)

$$n \neq 48A, 2 \leq b \leq 7 \quad (4)$$

1984-1985

www.pearsoned.com.au

H. b. = "H. b. = H. b."

(۴۴) منہ تقاریر (مترجمہ)۔ ان اعلیٰ دے **عظیم الشان** تفسیر: تفسیریں ۲۴۔ ص ۴۴

(۱۳) ۱۹۱۹ء میں، مئی ۱۹۱۹ء میں ۱۸

(۱۴) استاذ و مولائی صاحب فرمایا:

(۱۶) امتحانیه نوپرس ۱۳۵۱ هـ قمری

(۱۹) آیت الله العظمیٰ امام خمینی (ره) - ۱۳۵۳ - ۱۴۴۴ هجری قمری

(۱۷) اُچانہ، نمبر ۱۷۵۱-۴۸

$$0.4 \times 10^{-4} \text{ mol/L} = 4 \times 10^{-5} \text{ mol/L}$$

(۱۰) آیت الله العظمیٰ محمد باقر

1880

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

محبوب زینت بی بی

ڈاکٹر بریلو شاہ جہانپوری نے لکھا ہے کہ جس بڑی زوردار کراچی کے کھانا گھر میں ان کا نام "زینت بی بی" تحریر ہے لیکن "گلشنِ نعت" (ان کے مجموعہ نعت) کے مطالعے سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی (۱)۔ ڈاکٹر بریلو نے "گلشنِ نعت" کے جس نسخے کا ذکر کیا ہے وہ ۱۸۶۸ء میں بریلی میں "امروہ" کے نام سے شائع ہوا۔ یہ نسخہ میری نظر سے نہیں گزر (دیکھئے یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ نسخہ ڈاکٹر صاحب کی نظر سے بھی نہیں گزرا اگرچہ انہوں نے اس کے مطالعے کا دعویٰ کیا ہے کہ میں نے مطبع مسلمان لاہور کا چھپا ہوا ۱۸۶۲ء میں شائع ہوا نسخہ دیکھا جس میں شاعر کا نام "زینت بی بی محبوب" موجود ہے اور یہ حقیقت بھی تحریر ہے کہ محبوب موسوی انور شاہ، معلم، سرسبز بازار، سرکار رام پوری تھیں (۲)۔

ڈاکٹر بریلو نے اپنے بی بی بی کے مقالے "اردو میں نعت گوئی" میں محبوب کے بارے میں لکھا۔ "کسی خاتون کی طرف سے اردو نعت کا غالباً پہلا مجموعہ "گلشنِ نعت" ہے جس کی مصنفہ زینت بی بی محبوب ہیں۔ یہ مجموعہ جیسا کہ انہوں نے خود ذکر کیا ہے "خواہ میں لڑا رہتا ہوں اس (۱۸۶۲ء) کے بعد چاروں طرفوں میں مکمل کیا۔ یہ مجموعہ ۱۸۶۲ء میں شائع ہوا۔ محبوب کا تعلق ایک دھرم رکھنے والے سے تھا۔ ان کی صفوں میں نقول کے رنگ و اسلوب کا پرتو جھلک رہا ہے۔" (۳)

ڈاکٹر بریلو نے محقق کے مسند اصویں اور خود اپنے مجموعی روایت کے خلاف استدلال کیا کہ انہیں اس میں دی گئی معلومات کے اخذ کی نشان دہی نہیں کی۔ یہ درست ہے کہ "گلشنِ نعت" تاریخی نام ہے اور اس سے ۱۸۶۲ء سن لگتا ہے اور مطبع مسلمان لاہور کے جس نسخے کا میں نے ذکر کیا ہے اس میں کتاب کے نام کے ساتھ ۱۸۶۲ء لکھا ہوا ہے۔ لیکن ڈاکٹر بریلو نے اس نسخے سے یہ معلومات لی ہیں اس کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے جہاں سے یہ نام لیں ان کی جگہ اس کا خوالہ دے دیتے تو مناسب ہوتا۔ کیونکہ مطبع مسلمان لاہور میں نے دیکھا تھا اس میں بھی اور رائے صاحب قسٹی صاحب

لکھ "ایڈیٹر" ناظرین معیہ عالم پریس لاہور کا شائع کردہ جو نسخہ مجھے محترم طاہر حسین شاہ مستقیم برادر الدین رکھ کر دیا اس کی "مجموعی شائع" چکوں نے مرمت فرمادیا (مطبوعہ ۱۸۶۳ء) اس میں بھی یہ بات درج نہیں ہے کہ محبوب کو خواب میں حضور حبیب اکبر علیہ التزیینات کی زیارت ہوئی تو اس کے بعد سہولے پندہ انہوں میں یہ فطرتیں عمل کیں۔

مفتی عام پریس لاہور کے طبع شدہ نسخے کی صورت یہ ہے کہ اس میں شاعر کا نام درج نہیں۔ بلکہ "فریسی" "گلشنِ نعت" مصنفہ حضرت محبوبہ مرحومہ کے الفاظ لکھے ہیں جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ محبوب کوئی مراد ہوں۔ لیکن "گلشنِ نعت" کے بہت سے اشارے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ محبوب خاتون ہیں۔ مثلاً

دلبر میر ~~میر~~ سے ہوئی ہے سرلار
ماہرہ محبوب کو کیا سمجھو در درکار ہے

بچہ نہیں مجھ کو ضرورت دردم و دینار کی
ہوں میں دایہ صبر احمد کار ~~کار~~ کی

درد میں جو اکاں کی ہے وہ درد کر سناں کی
کھڑی محبوب ہے وہ پر اکرم کر لے رسول اللہ ~~رسول~~

کرم سے سوسو کر کئی ہوں
مادر احماد لے رسول اللہ ~~رسول~~

ماہرہ محبوب کو دیکھا ہوں
تاریخاً در دہا فریاد رس ~~رسول~~

اہں بخش ہے چاری محبوب کو
د حرم د ہو یا شفع البرا ~~رسول~~ (۴)

ڈاکٹر بریلو نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے مطبع احمدی گھنٹو کا

مطبوعہ لکھنؤ "گلشنِ نعت" دیکھا ہے جو بڑے سائز کے تیس صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۸۱ لغتیں ہیں (۵)۔ لیکن والد یہ ہے کہ "گلشنِ نعت" میں ایک ہی لغت نہیں ہیں۔ میں نے مطبعِ مصطفائی لاہور کا یہ نسخہ دیکھا ۳۲۱۱ صفحات پر مشتمل تھا اس پر بن شامت درج نہیں تھا لیکن اس میں ایک مناجات ۳۷ لغتیں (یہ نسخہ اس وقت میرے سامنے نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جب میں نے یہ نسخہ دیکھا اور اس میں سے معلومات نوٹ کی تھیں کتاب میں شامل دو لغتیں قطعاً کوئی لغتیں گردانا ہو۔ اگر ایسا ہو تو پھر تیس لغتوں کی بات متفق ہو جاتی ہے) ۲ مناقب اور ایک نظم شامل تھی۔ میرے پاس ۳۱-۳۲ کا مفہر عام پریس کا چھاپا ہوا نسخہ ہے اس میں بھی تیس لغتیں ہیں۔ ڈاکٹر راجہ مجید نے ۳۳-۳۴ کے چھپے ہوئے نسخے کو کرکے ہے اس میں بھی ۳۰ لغتیں شامل ہیں۔ اس سرورسٹ حال میں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ۳۸-۳۹ کے چھپے ہوئے کسی نسخے سے ۸۱ لغتیں نکل آئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ نگارِ لکھنؤ کی لغتوں سے ۸۱ لکھا گیا ہے ڈاکٹر ابو سلیمان نے یہ کتاب دیکھی تھیں اس لیے انہوں نے یہی تعداد نقل کر دی ہے۔۔۔ اور خالد علیہ السلام نے بھی یہی معلومات دہرا دی ہیں (۶)۔

نوٹ یہاں لے بلکہ "حضرت صاحبِ نعت ابو ابراہیم ۸۸۸-۸۸۹" میں کسی "محبوبِ نعت بی بی" کی ایک نعت شائع کی ہے۔ مطلع میں بھی "محبوبِ حق ہے (۷)۔ میں نے پرنال کی توجہ "نعت بی بی محبوب" ہی ہیں اور "گلشنِ نعت" میں یہ نعت سرور ہے (۸)۔ "گلشنِ نعت" میں ایک مناجات در تیس سطروں کے علاوہ حضرت خواجہ شمسِ رحمہ اللہ کے دو مناقب، ایک نظم "خاتمِ کتاب بدوئے غیرِ جان و گلستانِ شمسِ صبح خداوند نعت حضور نبیِ محمود دایِ رام پر دم اللہ علیکم" اور ۲ لغتیں اشعار ہیں۔ اس کے بعد شاعر کے والد مولوی سید محمد انور شاہ "محمد حسین محمود" مفتی نظام سرور لاہوری اور خواجہ شمس کے قطعات نامزد درج ہیں (۹)۔

تکلیفِ کلام:

خلعتِ حیا کا کیا نظم اس کو جس کے سامنے
چو کر شام و سحر کا ٹوٹے پے انوار ہے

تجلی برکت سے ہوئی کوٹ کی پھر توبہ تھیں
تجلیٰ طہر اکبر کا تری سرکار ہے
کر طا ہے اچھ کو میرے درد نے اسود حال
جہاں بلب ہوں اب مجھے طاعت نہیں گذار کی
دور ایسی نعت میں کھنکھائی کہ ہوئی جانتا
ہر اور دلچسپ میں شربتِ رحمتے اشعار کی

دلیجو میری مراد ہے کہ خدا صمد مجھے
کون مجھ کا صاحبِ اقبال و سرالزا ہے
جس نے حاصل کر لیا ہے قریب درگاؤ رسول (۱۰)
دین و دنیا میں دلی خوش قسمت و ممتاز ہے

سچہ گندہ پود سے نکلا کیا کار ہے میرا
کہ جب تو کا حق مصطفیٰ (۱۱) تم قرار ہے میرا
کرم کر لیا رسول اللہ (۱۲) لا لے اب صمد میں
ترجی ہوں کہ دل دلچسپ سے قرار ہے میرا

میری سرکشہ حال ہے کرم کر لیا رسول اللہ (۱۳)
کہ ہوں میں ہے کس ہے کرم کر لیا رسول اللہ (۱۴)

ترجی ہوں قریب فرقت سے جتا ہے ہر میرا
سچی تم دور ہوں گر سید اہمار (۱۵) آ جاوے
شیرِ معراج دہم مائیکانہ عرش کھنکھائی
طوفی دلچسپ ہے کئی وار کو جب وار آ جاوے

ہر صمد شکر کہ صمد ہوئی ناداری
کر طا عشق بی (۱۶) نے مجھے یک وار غنی

جو شوق عشق سے بگڑتا جیسا کہ ہے
ہاں خدا کو چاہوں حال گئے میں نہیں

حس پ سے تیرے رسم کی خوشامد کے ہے
آج ہے جب سطر و بحر معشوق
عالم روا و مطلق میں نہیں ہے دور
تیرے جیسا کہ پور یا بحر معشوق

یا پسند آتے آتے فکرتے نہیں
خس نے دیکھا تیرا دربار میں ملی
تو کہ مریم کھلاں ہرے انہوں
آج کل میں تیرے دل کا دربار ملی

وایا عشق اچھو مرسل صبر کیا
ساتھ لے جاؤں گی میں روز جزا کے واسطے
مرد و شام و سحر کہتے ہیں اسے ہر الذی
آج کل میں تیری نور و فیا کے واسطے

ترا و صلیہ مقدس ہے اَلَمْ لَقَدْ رَخَّ لَكَ عَذْوَنِي
تیری صبر و ثبات میں سورہ و الخ و کوڑ ہے
جہاں میں لیرتو مرشد سلی ہے ترا مدد
بھل و کتبہ بلا و ہر جہے وہ کا پھر ہے

صدیقوں سے عرض کرتی ہوں تیری سرکار میں
کہ مری ہر شکل آسمانی یا فتح القدس
میں تصدیق جان و دل سے ہوئے گا روز جزا
ہاتھ میرا تیرا دامن یا فتح القدس

گور میں بھی لے چلی ہوں تیری یاد
اور کیا اس سے ہے بحر یا رسول

جتنا ہے دوسرے دل میں بحر
دوسری آگہوں کے آگے ہے حقیقت و مستور
ظہر و باطن دل وہ ہے 'دعا وہ ہے' شفا وہ ہے
خدا شہد کہ کیا ایم بحر ایم اعظم ہے

نئی ہوں اسی فکر میں 'دلی ہوں شب و روز
دل بھی بھی بحر کو بھی دکھائے
غائب ہے سر پہ سر پہ ہے کج ہر
ہے میرا وہ میرا حرم کا رحمت لعلیں

سورہ شمس و انشراح
و صبر و خیر و نور و نور
من زانہ قد سوا تعق ہے
تیری مختار و رسول

کہتے تھے ہام تک معراج کی شبہ شوق سے
آج فتح الرطیں کی تاجدار کی دیکھتے
گھبرا نصرت کی کا شعر اک سن کر ملک
کہتے ہیں ہام' چلو چلو کر یہ ساری دیکھتے

کتنی ہوں دشت سے چلوں 'مگر چوڑا' راہ دشت لوں
دل غمت و غبار ہوں میری حد کو آگے

ہو نہیں گنگار قسمت پ غزاں
 ایں گنگار جلاور ما ہے
 عالم ہیں محبت جس سے سور
 دی جان نور جلاور ہے (۴)

ہم کوئی ہوئی راہو ہا احوط ہے ہیں
 راز کفر سے لکھ کر ہے ہیں
 ہا اچھے جاتے ہیں کدوں کے سارے
 ہم دوسرے کدوں کی لقا احوط ہے ہیں
 ہا شہر ارم و تسمیہ پ نے مل
 ہا اور ہیں ہر آہر ہا احوط ہے ہیں
 دیکھیں ہر صراحت عرب مدح ہی کا
 دوسرے میں ہر سراج کی شہر احوط ہے ہیں
 ہیں گوشہ نشین دل میں ہا محسوس خدا کا
 ہا لقاہ و غار و احوط ہے ہیں
 اہیں راز محبت سے حسیاں کے جہاں
 اپ کوئی ہم ہا کھا احوط ہے ہیں (۵)

- (۱) سب بھی کہہ لوگ ہے اقلی سے قیام پاکستان، "تہذیب گتہ" لکھتے ہیں جس سے اجرا کرنا
 چاہیے۔
 (۲) سراج شامیہ پوری، سنہ ۱۳۰۰ء، ص ۱۰۰، "تہذیب و شادیت اور
 حلقہ سراج"۔
 (۳) کل بخشاوی، حاشیہ، ص ۱۰۰، "تہذیب و شادیت اور حلقہ سراج"۔
 (۴) انعام (مؤلف نامہ) کراچی، ۱۳۳۳ء، ص ۱۰۰، (۵) ہجرت و رسالت، ص ۱۰۰

محمودہ خاتون

ڈاکٹر ظہر رضوی بقی نے اپنی کتاب میں ن کا ذکر کیا ہے۔ محمودہ خاتون نام
 محمودہ نقیہ۔ حضرت شاہ علی گئی الدین (نیسو شاہ محمد ابو ایہات قادری شکی مصنف تذکرۃ
 انکرام) کی اختہ۔ ۴ رقعہ لادوں میں سمجھ کر انتقال کیا۔ ۱۰۰ کا عقیدہ دین۔ "مکتبہ خیر
 محمودہ" شائع ہوا۔ ۱۰۰ کلام ۲۰۰ رو رو ہے ہدایت فائزہ در ہے (۲)۔ حالہ طہیم لے
 ڈاکٹر بقی کے حوالے سے یہی معلومات نقل کر دی ہیں (۲)۔

ڈاکٹر اسامیل، "تہذیب و شادیت" لکھتے ہیں۔ "محمودہ خاتون نے عزت کی بنیاد میں دست
 ی لکھ لکھیں ہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنا ایک یوں بھی مدح کیا ہے جس میں حوالہ
 کئی کے لحاظ سے راجہ وار سید و لیس مع ن گئی ہیں۔ اسوں نے اپنے یوں کا نام بھی
 نام "مختار حاتم الرحمن" رکھا ہے (۳)۔

ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں کسی ۲۰۰ کے بغیر لکھا
 ہے کہ محمودہ خاتون کا "یونین بخت" اپنا پر پڑے ۱۸۵۵ میں چھپا (۴)۔ پتا نہیں کہ ک
 بعد کون سا ہے یوں ۲۰۰ سے یہ فقرہ پوشیدہ خاتون کے محمودہ کلام "مہرین تعلیم" کے
 ذکر کے بعد لکھا ہے اور قرآن ہے کہ "یونین بخت" جسی ای حمد کی ۱۰۰ گار ہے۔ ہا
 صورت یہ ہے کہ "مہرین تعلیم" سنہ ۱۸۳۸ میں شائع ہا تھا۔ ۱۰۰ سراج۔
 ۱۸۵۵ میں طبع شدہ ہوتا ہے۔ اگر ڈاکٹر ظہر رضوی بقی کی معلومات درست ہیں تو محمودہ
 خاتون ۱۸۲۲ نومبر ۱۸۵۳ کو فوت ہوئی تھیں (۵)۔ اس کا ذکر میں ڈاکٹر طہیم "راہ کا بیان
 دیکھیں کہ محمودہ خاتون سے اپے یونان کا نام بھی نام "مختار حاتم الرحمن" رکھا
 تھا تو اس نام کے بعد ۱۸۵۵ لکھتے ہیں اور یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنی دہلی کے بعد اپنے
 یونان کا نام بھی نام رکھیں۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے لکھا ہے کہ "یونین بخت" پڑے سے شائع
 ہوا۔ اب صورت یہ ہے کہ ڈاکٹر ظہر رضوی بقی کی کتاب چھپنے سے پرہیز سے لکھیں
 ہے تو کیا ڈاکٹر بقی پر اعتماد کرنا زیادہ مناسب ہو گا جبکہ محمودہ خاتون کا محمودہ کلام بھی
 دی دیتے ہیں۔

خالد طیم نے محو غاتوں کا نام "محوہ پهلوانی" لکھا ہے۔ یہ جوں درست نہیں معلوم ہوتا کہ ڈاکٹر طہر رضوی برقی نے ان کا نام "محوہ غاتوں" ہی لکھا اور ڈہرایا ہے۔ دراصلوں نے اگرچہ یہ بتایا ہے کہ پهلوانی شریف کے خاندان شمس کی عاتوں شاعروں ہیں لیکن جب تک کوئی نظم کار خود ایسی کسی نسبت کو اپنے نام کا حصہ نہ بنائے، ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس طرح اس کے نام کا حصہ بنادیں۔
محوہ نصرت یہ ہے:

لاور مصطفیٰ ~~محوہ~~ میں جب بھی (۶) اپنا مگر ہو گا
ظاہر راہ دے گا وہاں سے رہیں گے سر ہو گا
نہی ہو پاک ~~محوہ~~ کا رکمن ہوں مایہ سر پہ محوہ
مجھے محشر سے میرے محشر کا دار ہو گا

ظہیر نصیر رحمدل کم ~~محوہ~~ محوہ
کلام میرا میرے محشر احباب ہو

میں ~~محوہ~~ کی نصرت میں سر ہیز ہے اک اک ظن میرا
پہلا پہلا ہے مجھ سوال میں تھن میرا
خوشا قر و طار نصیر پاکو سید عالم ~~محوہ~~
لہاں پہ فرشتوں کی ہے محوہ من میرا

چشم رحمت سوائے محوہ جی۔ فاروق
آپ اس کے پیشوا ہیں تا کہ مصطفیٰ ~~محوہ~~ (۷)

(۱) طہر رضوی برقی ڈاکٹر۔ اردو کی نقیہ شاعری۔ مطبوعہ پٹنہ۔ اشرف دانش اکیڈمی "اردو" مبارہ۔ لاہور
۱۹۷۷ء میں

(۲) شام و صبح نصرت لبر ۶۔ بخاری فردوسی ۱۹۸۷ء میں ۷۳ (مضمون) اردو شاعرات کی نصرت

کری (۳)

(۳) ۱۰ میل آوارہ چھوڑی ڈاکٹر۔ اردو شاعری میں نصرت۔ جلد اول (ابتداء سے صوبہ شمس تک)
مطبوعہ کھٹو۔ لاہور۔ ۱۹۷۷ء

(۴) دلائل میں "ڈاکٹر" اردو میں نصرت کری۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۷۰ء میں ۵۵۹

(۵) مبارک اللہ علیہ بخاری۔ اردو شاعری۔ اشرف دانش اکیڈمی "اردو" مبارہ۔ لاہور۔ ۱۹۸۳ء میں ۲۲۱

(۶) خالد طیم کے مضمون میں "میں" کے بجائے "میں" ہے اور درست نہیں۔

(۷) پہلے تین غزلے خالد طیم نے غزل سے ہیں۔ آخری شعر غزل نہیں کہتا۔



مغنی 'رسول جہاں بیگم

پچھلے بیسویں نصف کرتی تھیں، پھر قحطی اختیار کر گیا۔ سنا کا کر بیسویں کے نصف کے ضمن میں کیا جا چکا ہے۔ محمد جمیل احمد بریلوی نے اپنے "تذکرہ شاعرات اردو" میں اور اس کے بعد ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے "سازگار بیسویں نصف کے ساتھ اور مغنی بریلوی سے "تذکرہ شاعریت پاکستان" میں درج کے زیر "ڈاکٹر بو سمان شاہجہانپوری"۔ مغنی نصف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ شامہ سے بارے میں جو معلومات "مغنی" کے تحت ملی ہیں وہ یہاں درج کی جا رہی ہیں:

ڈاکٹر بو سمان شاہجہانپوری نے لکھا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں پاکستان "نکلیں"۔ اپ کراچی میں "نظم ہیں (۵)۔ ۱۔ "ملا بو سمان کا" تذکرہ صحت کو شاعرات "۱۹۳۸ء میں چھپا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے "اس وقت تک حیات تھیں۔ خدا کرے" ابھی حیات ہوں اور رخصت کوئی میں مصروف ہوں۔ شمس بدولی لکھتے ہیں کہ رسوں جہاں مغنی کا دایہ ان ۱۹۳۶ء میں "ملا بو سمان" کے نام سے شائع ہوا۔ (الف) شہید بدولی "تذکرہ شعراء ہند" میں لکھتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بچوں کو حضرت قائد اعظم محمد علی جناح کے نام سے منسوب کیا۔ (۲۔ الف)

فیض بریلوی نے لکھا۔ "مغنی کے چار بچے ہیں، دو لڑکے دو لڑکیاں۔" (۱)

مغنی اپنی کتاب "ملا بو سمان" میں کہتی ہیں۔ "میری شاعری کیا ہے؟ یہ میرے دلی "فول" دی، اثرات و جذبات ہیں، نہ کبھی حسبِ رسول (۱۹۳۷ء) کی صورت میں اور کبھی قوی درد کی شکل میں میرے قلم سے نکلے رہے ہیں۔" ان کی بڑی لڑکی صفت و رخصت حسین لکھتی ہیں۔ "آپ غور کریں گے کہ سنا کی ہر رنگ کی تہاں "مغنی" لڑکی ہر دے اور "مٹھری" رسوں پر عمل (۱۹۳۷ء) پر فوٹی ہے۔ ۱۱۔ رسنہ عمل (۱۹۳۷ء) کا ذکر بغیر اپنی آگاہی میں "سنو لائٹ" نہیں کر سکتیں۔ نعت بغیر سرشش آواز کے "آج تک نہ پڑھا سکیں۔" (۳)

ڈاکٹر بو سمان سے لکھا ہے کہ "صاحبہ تذکرہ شاعرات اردو نے بھی صحت کوئی

سے فن کے تحت کا بطور خاص تذکرہ کیا ہے اور ایک لفظی طور نمونہ کلام دیا ہے۔" (۴)۔ معلوم ہوتا ہے "محمد جمیل احمد بریلوی کا تذکرہ رکھے بغیر انہوں نے یہ بات لکھ دی ہے کیونکہ اس میں صرف شاعری کا ایک قسم ہی بطور نمونہ کلام درج نہیں ہے، ان کا لفظی مسدس بھی ہے، "فکر علی خاں کی زمین میں ان کی لفظی غزل بھی ہے" "طیبہ (۵) کے جانے والے" کے عنوان سے ۳ ہجری کا ایک اور مسدس بھی ہے اور مسدس "مداود لہواں" میں بھی کچھ لفظی ہجڑ ہیں (۶)۔

ڈاکٹر اسامیل آزاد قحطی کی نے شامہ کے قصوں سے اپنی جہانیاں پھراؤنی ہے کہ ان کا ذکر ایک ہی فقرے میں کیا ہے اور اس میں اس کا صرف نام لیا ہے۔ "مختصر رسوں جہاں بیگم کی متنوں میں اصلاحی اور مصلحتی رنگ غالب ہے۔" (۷)

"رسوں جہاں بیگم بدایونی" کے عنوان سے ان کا نمونہ صحت دیا جا چکا ہے۔ سید شہید حسین بدایونی نے "تذکرہ شعراء ہند" میں "ملا بو سمان" میں "ڈاکٹر بو سمان" کے لفظ کے چار اشعار کے علاوہ یہ شعر بھی نقل کیا ہے:

مغنی
تعلیم تو سنا ہے کہ وطن حیا کی ہے (۸)

(۱) بو سمان شاہجہانپوری "ڈاکٹر۔ تذکرہ صحت کو شاعرات۔ بطور کرانی۔ ۱۹۸۴ء۔ ص ۸۵

(۲) الف) شمس بدایونی۔ شعر نے دیوانہ رسوں (۱۹۳۷ء) میں۔ بطور بدایونی۔ ۲۰۰۶ء

(۳) فیض بریلوی۔ تذکرہ شاعرات پاکستان۔ بطور کرانی۔ ۱۹۷۷ء۔ ص ۸۸

(۴) الف) شہید حسین بدایونی "تذکرہ شعراء ہند" میں "ملا بو سمان" میں "ڈاکٹر بو سمان" کے لفظ کے چار اشعار کے علاوہ یہ شعر بھی نقل کیا ہے: (۳) "ایمان"

(۵) تذکرہ صحت کو شاعرات۔ ص ۸۵

(۶) حضور بدایونی "تذکرہ شعراء ہند" میں "ملا بو سمان" میں "ڈاکٹر بو سمان" کے لفظ کے چار اشعار کے علاوہ یہ شعر بھی نقل کیا ہے: (۵) "سنو لائٹ" نہیں کر سکتیں۔ نعت بغیر سرشش آواز کے "آج تک نہ پڑھا سکیں۔" (۳)

مریم قادری

ڈاکٹر یوسفان شاہجہانپوری سے بیس 'بے یوں' کے مشہور رئیس ہیں بخش میں
 کے وہ تھے جامعہ کراچی کے ڈاکٹر محمد اصفیٰ حسین قادری مرحوم اس سے شہر تھے۔
 اسی ۱۹۷۷ء میں پچھلے ۱۱ میں۔ شروع کا شمار ۱۹۷۳ء میں شادی سے بعد ہو۔ صرف جو
 اعتدال و مستقیم کی شاعر ہیں۔ فارسی، اردو، اپنا دور شہر سے وہ "عجب دم"
 نے نام سے اس کی جہوں 'معتوں' و 'مستحقوں' کا مجموعہ ۱۹۷۸ء میں شائع ہو چکا ہے۔ (۱)
 داخل ہو مگر ان تو صلاحت کی بات کرتے ہیں میں آپ سے گفتہ پیش نظر میں
 اصفیٰ قادری صاحب پٹی بیکہ کی "شاعری" کی بات میں غلط میں نے ہے۔ "میرزا
 بیکہ مریم" کی کو جو دور سے جو دست مع سے رہاں و لکھ لیے فانی ہے۔ پر
 مجھ سے کچھ شعائر لکھ سے لکھ۔ ہاں حیات و عطاء و انکسار کو منظوم راہ کیا۔ ست
 کی جگہ ہمارے میں "میر کی گئی۔ اب یہ مجموعہ نظم اسی قابل وری و مادی
 پر شائع ہونا چاہئے۔" (۲)

آکس میں شہر میری ۲۳ 'معتیں' ہمارے نام بخورجہ الامام علیہ السلام
 کا تعلق انہیں ۱۵ مناقب واریں لکھیں ہیں۔ کتاب ۱۵ صفحات پر مشتمل ہے۔
 نمونہ کلام ہے:

بیکہ پھر رہا تھا کاروانِ زندگی میں
 ہماری منظر اصلی کا وہی کھلی والے ۱۹۷۷ء
 نہ انسانی کھلی اب نہ انسانی حکومت اب
 قیصر باد و آقا کا وہی کھلی والے ۱۹۷۷ء

منا ہے مشر میں جب ایک شعر سا چاہا ہو گا
 مریم ۱۹۷۷ء لکھ انسانی کا عجا آسرا ہو گا
 جیسے کی خود بخود شریں کرم ہے آپ ہو ہو کر
 نظام کے لئے جب شریخ مقرر ۱۹۷۷ء کرا ہو گا

یہ اصل جو انسان کو غلام سے لی ہے
 لسانِ نبوت علی سے پہلے چمکی ہے

فیم ریشہ و 'میں' ناٹش بریم ۱۹۷۷ء
 جس کا لطف ہے 'تو کی' رخِ نبوت
 گردِ سرور و باد ہو جا کہ ہو دور صبح و شام
 صبحِ ازل سے آج تک سب ہیں روشنِ انکسار

مریم ۱۹۷۷ء کی شہنائی دیوں ۲۲۰۰ میں
 مریم ۱۹۷۷ء کارلہا ہیں لکھائی کاروانوں میں
 منظرِ لکھ الہی و طالع رشک کہتے ہیں
 مریم ۱۹۷۷ء کی صدائیں گونجتی ہیں لامکانوں میں

وہ چاہے نہیں پڑ سہل ہو وہ چاہے کل سختی ہو
 یہ جاسی بھوت جائیں گے 'گر ان کو دہرہ دہا

زین ہے 'آہیں' پر 'انکسار' و 'انجم' پر
 ہی ہے دھرم پر جو آپ ۱۹۷۷ء کی فراروانی کی
 لہا ہے کتب 'شاہ' و 'عالم' ۱۹۷۷ء سرسبز ہیں
 زانہ دیکھ لے گا رئیس ان کی رسائی کی (۲)

دل بہت دانا ہے ہے ہے آپ دینے کے لئے
 کچھ ہے دھرم ہے خواب دینے کے لئے
 آپ ہی کچھ سرکار ۱۹۷۷ء کرم لکھی
 جلد بن جائیں کچھ اسباب دینے کے لئے
 میرا انسان ہے رنگ بھی رنگیں ہو جائے

اس میں یہ چاہئے کہ ایک باب دینے کے لئے
ادب کو ابھری ہے امیر کرم پر ان کے
کردار سوچ کر آپ دینے کے لئے
ہم ان مرتبہ ابھی محروم ہیں ایک عرصے سے
جو ہم آپ کی ادب دینے کے لئے (۴)

صور (۱۹۸۷) - ۱۰ باب مدنی کی
لے شکوے سے برقی کی
جہاں میں عام فنی اب گہری پائی ی
جو میں آپ سے رہی کی کی
رسول پاک (۱۹۸۷) - ۱۰ باب مدنی کی
بہترین شکل سے رہی کی کی

خدا کو بھول گئے تھے یہی جہاں والے
کلام پاک سے ایک یاد سی کی کی
داس اور فنی کا کثرت نام
مرغ حیات پر ک تہ کی کی
حضور (۱۹۸۷) آپ کا انتخاب لے لے
خدا کے پاک کی آخر کتاب لے لے (۵)

سلام اے نیر انسانی کے سب سے مقدس ہادی
سلام اے جانِ اعلیٰ مدبرِ خیر و امن و آزادی
سلام اے کھٹے کھٹے والے غریبوں کو شناسی
سلام اے بھٹے والے نگار و علم و آگاہی
سلام اس پر کہ جس نے کرمیت کا سخی بننا
سلام اس پر کلام اللہ کا جس نے ورق بننا

سلام اس پر کہ جس نے نور بخشا دورِ ظلمت کو
ابھار کر طائرِ انسان کی طولیٰ و لغزیت کو
سلام اس پر کہ جس نے حل کی میزان قائم کی
سلام اس پر کہ جس نے حرمِ انسان قائم کی
سلام اس پر حیا و شرم و عفت جس نے سکھائی
ادب پاکیزگی، غیرت، شرافت جس نے سکھائی
سلام اس پر امانت، صدق و حق گوئی لی جس سے
سلام اس پر لفظِ ادب کی رضا ہوئی لی جس سے

سلام اس پر کہ جو حال ہے تعلیم الٰہی کا
علم ہے ہاتھ میں جس کے خدا کی ہادشاں کا (۶)
کتاب لہ درویشی و قیاس سوانہ پر شاعر قائم "مریم قادری" صاحبہ ہیں
"صورت" سے لیکر سوانہ پر قائم "مریم اتصال قادری" تحریر کیا ہے۔ انصاری
دم "حالیہ طبع کی نظر سے نہیں گزری۔ اسوں سے سوانہ پر شاعر قائم کی ہادشاں
یا ہے۔ (۷)

"تیکم اتصال" کا ذکر پہلے "پاک" کے باب ۱۰ میں کھلی ہوئی ہے
بہتری سے "پاک" میں چند طور لکھی ہیں۔ ۱۔ عابد قائم: اکثر شعر و اشعار
حسن ہے "مریم" کے عابد سے ملتا جلتا لیکن وہ مریم قادری ہیں وہ ملتیں کیونکہ جس
جی کا "تذکرہ شاعرات" رد "۱۹۸۳" میں چھپا اور مریم قادری نے ۱۹۷۲ میں پید ہوئیں۔
اور تیکم اتصال کے جو اشعار نمونے کے طور پر دیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ سوانہ استرا
سہل کی عمر کی طاقتوں شاہد کلمہ تیکم

- (۱) اعلیٰ سلطان شاہد قادری "تذکرہ شاعرات" شاعر۔ ص ۸۷
(۲) مریم قادری۔ صورتِ حرم۔ ۱۰۱۰ اشفاق صہن قادری "کری پری پری"۔ ۱۹۶۸۔ ص ۲
(۳) "تذکرہ شاعرات" ص ۱۰۱۰ "۱۰۱۰" ۱۰۱۰ "۱۰۱۰" ۱۰۱۰
(۴) "تذکرہ شاعرات" ص ۱۰۱۰ "۱۰۱۰" ۱۰۱۰ "۱۰۱۰" ۱۰۱۰
(۵) "تذکرہ شاعرات" ص ۱۰۱۰ "۱۰۱۰" ۱۰۱۰ "۱۰۱۰" ۱۰۱۰

مرثیہ مریم القسا

مرگوحا سے تعلق ہے۔ مرگوحا۔ شمع و شمع کی معنی سے کتاب
"جہا رحمت" میں رکھی بدعت نامہ سے اس بدعت میں صحت سے شمعوں سے
یہ نسبت ج سے واپس پر گئی۔

"عالمی رحمت میں پائی شمع پتوں کا شمع و شمع میں اس بدعت سے ہے۔
اشعار شائع ہوئے ہیں۔

میں کہہ دیجئے آئی ہوں' منہ دیکھ آئی ہوں
پلندی دین کی لہد چ لہد دیکھ آئی ہوں
میں دلت مر مر آئی' دیکھ آئی ہوں
عرب کے دیگڑاؤں میں دیکھ آئی ہوں
بلند ہو آئی اور بھوت کا سے سے
دیکھ آئی بہت کا قہر دیکھ آئی ہوں
مجھے شعرا میں دیکھ آئی میں ادب سے ہے
دو سائل پر لگا دے' وہ جہ دیکھ آئی ہوں
دو س گھر کی ہے رحمت وہ کسی گھر کی نہیں رحمت
خدا کا گھر ہے دھرتی کا گھر دیکھ آئی ہوں
ی مستی میں وہ کر مر ساری اب گاروں کی
تھی ہستی میں وہ کر اک سینا دیکھ آئی ہوں
ہ کیوں میں محرم غصوں کے ہر نام ہے مرثیہ
مجھے دیکھو اب سے' میں دیکھ آئی ہوں

مستور رضویہ

ام جہ کیت در مستور تخلص ہے۔ طفیل حیدر کہتے ہیں کہ وہ امرتسر کی رہتے
اور 'ماہیت صوبہ کے ماہر سے ہیں۔ اردو فارسی میں اچھی دسترس حاصل ہے۔
میرین مہر ہیں۔ مالدار و عمارت مہر سے رفتار شعروں پر پائے ہیں۔ بہترین نظمیں
تخلیق ہیں۔

قالب حرم میں 'تجربہ بدی صورت میں یک صفیہ نظم' میں نظم

میں پتہ جس سے بدی ہیں۔ ہر بدی میں اس شعرا ہیں۔ دوسرا بدی ملاحظہ فرمائیے:

دیکھ کر بزم جہاں کا رنگ یہ گنگا ہوا
اک عالم روضہ ظلال میں پیدا ہوا
"کہا وہ رحمت" معانی نظم اور نظم
شرک گار دہر میں ہر صفت یہ چڑھا ہوا
مر مہر بہت ہوئے' اقل کدے لفظے ہوئے
ایک کسٹی میں غلب کا دلاور پیدا ہوا
"لہو سے رہا دگر کی سے حاصل کی بہت
الہامی زندگی کا دور دورہ ہوا
مہر نے سمجھا کہ حور کے مہر ہیں تعلق
مستغنی نازک کو ظ پھر اپنا حق کھیا ہوا
ہو گیا عالم دہر کی زندگی سے روشناس
بالہ' واحد کا ہر شخص متوالا ہوا
تجہ پہ شام ۱۹۲۹ء میں مستور حسین قرآن ہے
بزم گل پر ریح اعظم ۱۹۲۹ء ترا احسان ہے

حجیل، حیدر، داسوادی، نقاب حرم آج بھی لفظ۔ ۱۹۲۹ء، شام و سحر (ماہنامہ) لاہور، صحت نمبر
۶۔ ص ۲۴۱ (مضمون) اردو شاعری کی تحت گوئی "ار کاظم (میر)

علاقہ حائل (مرتب) جان رحمت۔ مہر مرگوحا۔ ص ۱۸۱ / شام و سحر (ماہنامہ) لاہور، صحت نمبر
۶۔ ص ۲۴۱ (مضمون) اردو شاعری کی تحت گوئی "ار کاظم (میر)

روانہ اہل بدھ میں جسے سراج کہتے ہیں
کتاب پر ناشر کا نام نہیں ہے۔ قیمت "دھائے مسرت" ہے۔ سورتی کا لکھا ہے
مسکراہ کیونٹی کیشنز نے طبع کی (۱)۔
"اوج" کے تحت قمر میں مسودہ کا تذکرہ شائع ہوا ہے۔ اس میں سورہ سے اپنے
ان میں اشعار کا ذکر کیا ہے:

پہلے گیت ہے جو علم و ادب میں مجھے کیا کیا موقوف
معت کھنسی تھی مجھے، لعلتی تھی، لعلتی تھی
ہے شوقی محمد (ص) ہمیں قدوس میں یاد کریں۔
یہ کتاب ہیں ہم حال دل کا بھی سنا لیں
ہم سچ رہے ہیں بھی عیب و چلیں کے
اس گہری کو سونے سے یاد کریں گے (۲)

(۱) اوج (پبلشرز) کالج شاہ پورہ (۱)۔ قیمت فیہ ص ۶۵ (۱)۔ (۲) اوج (۱)

(۲) مسکراہ عام۔ انور مسکراہ۔ ناشر کا نام نہیں ہے۔ ۱۹۹

(۳) اوج۔ قیمت فیہ ص ۶۵۔ ص ۶۵ (۳)۔

مشکوٰۃ ناصری ہاجرہ

میری طور پر ہجرت نامہ ہے۔ "دھائے مسرت" میں سورہ میں سورہ ہجرتی
تجلی دکھائی ہے۔ اور وقت کا لکھنا ہے:

حشر کے دن جب کنگدوں کو لگاتے جائیں گے
"میں" کہہ کر محمد (ص) کھڑے جائیں گے
"ہاں" سے ایک پہلے سے تو گزرا ہے حال
کلی دالے (ص) کی کتاب پر لگاتے جائیں گے
جب ہمارے ایک دہ اہل کا ہو گا حساب
جرم اپنے دیکھ کر ہم حشر پھانے جائیں گے
گری حشر سے جب مددیں گے ہم دور و نظار
اپنے دامن میں اس (ص) پھانے جائیں گے
امیر مرسل (ص) کی امت پر "فیس" دلاؤ گا دار
ہم شوقی لڑیں جتنے سکرانے جائیں گے
دیکھ کر مسکراہ ہم اپنے کی (ص) کے شوقی کا
پوچھ جائیں گے "انکوں سے لگاتے جائیں گے"

نام و صاحب قیمت فیہ ص ۶۵۔ ص ۶۵ (۳)۔

مظہر سعیدہ عروج

عالم النساء نام۔ حیدر آباد کن میں یکم جنوری ۱۹۲۲ کو پیدا ہوئیں (۱)۔ ان کے والد سید مرتضی حسین (۲) کی سکون میں پڑھاتے تھے جس سے سیدہ حضرت علیہ بی بی تھے (۳) سعیدہ مظہر کی 'اون' ادبی چوہانگی غازی در رسو کی شعور شاعرات تھیں۔ تاہم 'جوہر اور قاتل' نظمیں کمال تھیں۔
سیدہ کی والدہ فاطمہ بیگم کا نظم 'نہ تھا اور' ریوڑ اور ان کے مسائل۔
نظمیں لکھتی تھیں (۴)۔

سعیدہ میٹر۔ پاں کر کے ۱۹۳۹ میں کالج میں داخل ہو گئیں۔ ۱۹۴۳ میں جامعہ اسلامیہ حیدر آباد سے بی۔ اے کیا اور چار سالہ بارہ سالوں میں اولیٰ درجہ۔
مدینہ کولہ میڈن حاصل کیا۔ غازی میں ایم۔ اے کیا۔ فیضیہ میں بی۔ اے کیا۔
مظاہر میں جامعہ شاہی میں 'اون' تھیں۔ حیدر آباد سے ریاضہ فارغ میں غازی کی بیگم درہ
پہل ہیں (۵)۔

۱۹۴۳ میں ڈیپس (جو) (بی) کے ایک وسیعہ رخاوا میں کے جس محمود عروج سے
ساتھ شادی ہوئی جو بعد میں درہ نامہ "مسم" کے نام سے (۶)۔ ڈاکٹر ابو طلحہ
شاہجہانپوری اور حمایت علی شاعر۔ یہ شادی ۱۹۴۶ میں کر دی گئی (۷)۔

سعیدہ مظہر سے علمی ذوق و شوق اور فنی صلاحیتوں کو غور رکھتے ہوئے
حکومت حیدر آباد سے ان کو ولیفہ دو در غازی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن بھیجے کا پہلا
کہا لیکن سقوط حیدر آباد کے باعث ۱۹۴۸ میں ہجرت کر کے پاکستان آگئیں۔ پاکستان کے
مختلف شہروں کے رہائہ خانوں میں تدریس خدمات عام دینی دہیں (۸)۔ آخر عمر میں ۱۲
گورنمنٹ لکچر لکچرنگ کالج میں استادن کو پڑھاتی تھیں (۹)۔

عالم تعلیم لکھتے ہیں کہ سونے بے شمار افسانے اور ناول لکھے اور مضامین ادب
سے درہ ترجمے کئے۔ مختلف اردو رسائل کی بڑی بھی رہیں۔ ان کے دو تحقیقی مقالے
'تاریخ ادبیات' برائے اور انہوں نے اشعار نظریہ کی میٹا پوری اہمیت کے حامل ہیں (۱۰)۔

علی شاعر کہتے ہیں کہ تصانیف میں سات ناول اور چار ترجمے بھی شامل ہیں۔ شعری مجموعہ
کوئی شاعر۔ ہو سکا (۱۱) شفیق ریاضی سے لکھا ہے کہ سعیدہ عروج منکر نے اپنا مجموعہ 'کلام
"ضمیمہ" اور" کے نام سے مرتب کیا تھا جو ڈیڑھ سو چار چار ہو گیا (۱۲)۔

۱۔ لکڑیو سیدیں شاہجہانپوری کا جو کہ ۱۹۸۳ میں شائع ہوا لیکن انہوں نے سنا۔
مر کے مصوبہ مطبوعہ ۱۹۸۸ (۱۳) کے بعد جیت، 'کھار' کے لکھ گیا ہے "۔
پہلی میں تقریریں (۱۴)۔ ۱۹۸۸ء ۱۹۸۸ء میں فوت ہو گئی تھیں۔ "مصریہ
خانہ" اسی سال چھپا تھا اس میں ساری وفات لکھا ہے (۱۵)۔

حیدر آباد میں "مسم" میں ملتا ہے یہ ۱۸۔ شعرا کی ایک
نعت ۱۹۔ رسیہ شوی بہ حالہ تعلیم سے اس میں سے کیا اور حمایت علی شاعر نے چھ
اشعار نقل کئے ہیں۔ پوری نصت ہے:

میں نے کوئی ہے زبان کون ہوا دل کے قریں
کیسے آزاد ہے؟ کیوں بیک رہی ہے؟ ہیں؟

میں نے پھیری ہے یہ لے لیں عرب میں بڑا دب
بھجنا کر ہو اعلیٰ مدح دہی میر ادب
کوئی ہیں ہوں رہا ہے رگہ ہاں کے رہ
بچے الفاظ ہوں پوشیدہ زبان کے اندر

دست بست ہیں بھگتے ہوئے سر محفل میں
بچ ہیں جائے کرے سوئی اگر محفل میں

ایک خانے میں ٹوٹے ہوئے یہ نام یہ در
دور ۱۹۸۵ قریب اس سمت میں ہے کس کا منزل

بچ اچھا دور سے یہ آپ نہیں کہیں؟
آپ ہی آپ بھی جانی ہیں نظریہ کہیں؟

کس کی کہ ہے کہ خوشبو کی پٹ آئی ہے
جسم میں روح کے گزار کو چٹائی ہے

سلسلہ کا ہے دل مجھ رہا ہے
 نام نہ لب ہے 'دل' جم رہا ہے
 میرے مولا 'میرے' 'میرے' سوار ~~میرے~~ صدمے
 جان و دل صدمے تھے پاؤں پہ 'یہ' صدمے
 فائنٹ آج نکل ہوئی کہ سے تری ~~میرے~~
 راجہ انسان نکل ہوئی کہ سے تری ~~میرے~~
 "نیت" انسان کی تھے ہاتھ سے نکلے چ کی
 لیمہ کھا ہو 'حق' صل کی بیوان کلی
 تو ~~میرے~~ لے لٹایا کہ انسان کی راجہ وادہ
 اپنے گوار کی گوار پہ خود ہے گامہ
 فرد واحد کی 'ہا' اس کی جانے گوار
 مت رہا ہے ہے دور ہے مت گوار
 تو ہو فصل و گل میں علی تفسیر ہی -
 وہ رہا کے لئے شیش و شیشیر جی -
 "امن" ہتی ہیں "بہمنی" مٹا دیتی ہے
 اپنے گوار کی ناخیر وکھ دیتی ہے
 دوسرے شیشیر پہ بھی حق ہی کے دور از جاے
 کس میں دم ہے کہ پھر یہ سے ہوتی تہ جاے
 یہ صفت جس میں ہو وہ بعدہ مومن کلام
 عظیم "قا" ~~میرے~~ سے لئے (حد رہے یا مر جائے
 تہوں کہ کا یہ معلوم تھا کی علی
 آوی مظہر گوار کا ہو ہے جی
 اس صفت سے سات شعر بہنامہ "صفت" کی شاعریت عامی بیوان "صفت ہی
 صفت" حصہ دوم لہوری ۱۹۳۳ میں بھی چپے (ص ۷۸)

- (۵) شیلی برطانیہ - تذکرہ شاعرانہ پاکستان - ۱۹۳۳ء میں ۳۳
 (۶) شیلی برطانیہ - ان لایہ نام یہ مرسی نہیں ساق لکھا ہے کہ کہ ہے کی مشورہ شاعر ہے
 مائیت علی شاعر - اس سے شاعر ہوا - کا کہیں یا حالہ عظیم - لکھا ہے کہ مشورہ شاعر شاعر
 لہور کلف دوی کتابوں کے مصنف و مؤلف تھے (شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۱)
 (۷) سر ریچرڈ ڈاؤننگ - سر ریچرڈ ڈاؤننگ کی (میں) ۱۹۳۳ء میں ۳۳
 (۸) ۱۹۳۳ء / ۱۹۳۳ء میں ۳۳ (عرب: مائیت علی شاعر)
 (۹) تذکرہ شاعرانہ پاکستان - ص ۱۳۳ / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۰) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۱) شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲ / تذکرہ شاعرانہ پاکستان - ص ۲۳۲
 (۱۲) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۳) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۴) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۵) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۶) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۷) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۸) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۱۹) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۰) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۱) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۲) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۳) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۴) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۵) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۶) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۷) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۸) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۲۹) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲
 (۳۰) ۱۹۳۳ء / شام و صبح نصت لہور - ص ۲۳۲

معراج النسا بیکم الہ آبادی

ان کی ایک نعت "استاذ" دہلی کے ایک سالارہ میں فی ہے:

وہی سدا سے گیسوئے گل ~~گل~~ ہر گزری سر میں
یہی ہا کر دیا دگوں کی میں اللہ کے گھر میں

ولادت کا صبر کبیرا ~~گل~~ کی ذکر ہوتا ہے

خوشی میلاد کی اس واسطے ہوتی ہے ہر گھر میں

تک ہائی جسیں گہراں جس طرف طرف آتے تھے

وہ خوشبو تھی جنابہ سفل ~~گل~~ سے نرم اندر میں

وہ ہے بارگاہ حق میں اے معراج ہ بھی

گل ~~گل~~ کی شگفتہ ہو ہر گھر کو شکر میں

ان کی اس غزل میں دو اشعار ایسے ہیں ہر صحت سے تعلق نہیں ہیں۔ ایک میں

لعلہ صفت جان کیا ہے اور نہ سرے میں کرنا کا ذکر ہے۔

"ستار (۱۰۱۱) دہلی۔ سالارہ ۱۳۹۹ء ص ۲۵۵



معین حیدر آبادی 'معینہ النور

مبارک النسا (۱) حیدر آبادی نام 'معینہ' تھیں نام 'معین' تھیں۔ لیکن عام طور پر
معینہ النور کے نام سے مشہور ہیں۔ حیدر آبادی کن کے ایک مہلی خالو سے تعلق
ہے۔ ان کے والد سید مظفر علی رشید (۲) درنا سید نور ارمین قدرت 'حیدر آباد' کی
مشہور مہلی بستیاں تھیں۔ ان کی شادی لاہور احمد علی نور سے ہوئی جو کرچی ہجرت کر کے
شعبہ سائنس کے صوبہ تھے (۳)۔

معینہ نے بی ایس سی کی ڈگری لی لیکن دو ارب سے لگاؤ ہونے کی وجہ سے
ارب لی گئیں ان سے (۱) میلاد راتی تھیں (۲)۔ ساڈاں سر لکھتی ہیں۔ "معینہ نور
سے روئے نہیں کہی ہیں۔ ان کے لہجہ کلام کا مجموعہ "نور" کے نام سے شائع ہو چکا
ہے (۵)۔ نمونہ کلام لہجہ ہے:

الطاهر لطف و کرم باد آئے
دل پر ہر لمحہ احوال غار ~~گل~~ ہو گیا
پر داد آ رہی ہے وہی شب وہی صبر
مشاققہ وہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

سارا لے لے کے دامن کا میں نے
ہے لے لے لے لے لے لے لے لے لے

گلر امت سے شب و روز غریبے والے
وہی اسلام کے دریاں کہاں ہے آ ہا

(۱) ادب (جملہ) نعت خیر میں نام مبارک (السا) لکھا ہے جو غلط ہے (ص ۲۱)

(۲) خالد میم نے "سید مظفر علی رشید" لکھا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے لکھ اور کچھ جوہر لکھی

میں انہی غزلوں کی اصل تحقیقات کی تھیں اشام و صوبہ بہت قریب۔ ص ۲۴۳

(۳) اے ملتان شاہجہاں پوری ڈاکٹر۔ بک صحت گو شاعرات۔ ص ۹

(۴) اشام و صوبہ بہت قریب۔ ص ۲۴۳

(۵) لکھنؤ صوبہ آج کی شاعرات۔ گولڈن گلوب، کراچی۔ ۱۳۵۲ء بک صحت گو شاعرات۔ ص ۹

اشام و صوبہ بہت قریب۔ ص ۲۴۳

ممتاز، ممتاز بیگم

سرگودھا سے تعلق رکھتی ہیں۔ خود نوشت ہے:

دہلی کوئی دیکھنا نہ کئی کہ
خدا کا دیکھنا دیکھنا دیکھنا
نہی **ممتاز** کی اطاعت ہے میرا
نہی **ممتاز** کی نصیحت ہے میرا
نہی **ممتاز** کی آواز ہے میرا
نہی **ممتاز** کی دیکھنا ہے میرا
سلام آپ **ممتاز** کی میرا دن کا
درد آپ **ممتاز** کی میرا درد
میں ساقی کو **ممتاز** کی ہیں ہم لیا
مجھے خوش کو **ممتاز** کی ہے ہم
فہم **ممتاز** کی ہے ہم
ہے ہازک **ممتاز** کی ہے ہم

اطلاق عاقل (موجب) کل حیدر۔ ص ۱۷۲

ممتاز بیگم

منترہ چغتائی

من کی ایک نعت مابینہ "شام و سحر" کے نعت فہرہ میں شائع ہوئی ہے:

من **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
دعوت **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
سب سے **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
رات **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
شیں **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
اک **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
درو **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
اک **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
ان **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی
سب **ممتاز** کی دل **ممتاز** کی

شام و سحر (مابینہ) لاہور۔ نعت فہرہ۔ بطوری ضروری ۱۹۸۷ء۔ ص ۲۸۳



مشیر النساء

شاہ حناہت حسین بھلواروی کی صاحبزادی تھیں۔ مشیر النساء کو مہلی اور غاری میں لالہ، سنگا، قحی اور رود میں اس سے بقیہ اشعار قدرت شعری کی دیکھیں۔

کئی ہوں راحت دن میں لذت و سول
پھر ہے اہل نگہوں میں صورت و سول

~ دیکھو ہر میں ہمارے کھ کو
چاہا دو شرمیلہ دھار کھ کو
وہوں کب تک چوکی میں ترپتی
ہلا لا جہد اے سرکار کھ کو

طرہ رضوی برقی "داکنز" اردو کی لطیفہ شامیں۔ معلوم ہے۔ اشعار اعلیٰ دیکھیں گروہ ہمارے (صارت)
"دوری" ۱۹۷۳ء ص ۹۰ (۱۱) غارہ طبع لے یہ چاند غریبے نکلے سے ہیں۔ داکنز اب سلطان شاہ جہانپوری نے
شاہ (داکنز) طرہ رضوی برقی کی کتاب دیکھیں ہی نہیں

تہرہ رضیہ جبین

عانی پورہ، پالکوٹ میں رہتی ہیں۔

پورہ ہر گون و مکان کس سے؟ آپ سے
ہر میں زندگی ہے دوس کس سے؟ آپ سے
تاریکیوں میں کئی جالوں کا ہے ظہور
دش ہے اب بھی کا پتلاں کس سے؟ آپ سے
ہر دل میں زندگی کا مہل ہوا جوں
ہے زندگی کا جس ہوا کس سے؟ آپ سے
چرواں ہے عزم نور کا علق ہوا لؤل
سنا رہا ہے گائیں جاں کس سے؟ آپ سے
جس کے ہے چاہا ہے دھوڑا کے سسلے
ہیں اب بھی دھکیل ہار جاں کس سے؟ آپ سے
یہ تہرہ کس ہے؟ آپ کے دور کی ایک تہرہ
آپ کے تہرہ کس ہے؟ آپ کے دور کی ایک تہرہ

تہرہ رضوی عانی (مرتب) ہر و سلسلہ۔ معلوم کہاریاں طبع کمرہ ص ۲۱



اے دل و شرابہ مشق ہو ~~میں~~ رخ
سالی کی قسم! اس سے میں ہے کچھ جو
کافی ہیں لکھے چن پاک مرے
کما طرف! اگر دور ہے تو انگیز

کما طرف ہے ادا سے جو تین تھی نصیب
رہتے ہیں مایا بچن و تک کے ہرے
نازش کو ہے اللہ و ~~میں~~ کی پناہ
لوگوں کا چن پاک ہیں میں نصیب

حضرت بہت بخوشیدہ و طرہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مسکت کہتے ہوئے آخری
بد میں حضور اکرم ~~ﷺ~~ کی شان میں نازش نے یہ انداز اختیار کیا ہے:
"وہ بہتر ہے کہ آپ کے" یعنی نبی غیر اس ~~ﷺ~~
"سکوناً علیہ السلام" ایک شان جن کی سر پر
"ساکینا علیہا السلام" ہانے کہاں "تک نظر
ملاک ان کی شان ہے" کئی ہوں قصہ نظر
میں تھنہ و دل خفت ہم میں ہرے ہاں مسکت
"میں لکھا چٹم کرم" ایسی نازش ہے چارہ اس ~~(۱)~~

(۱) جیل امروہویں "مکہ" تذکرہ شاعرانہ اردو۔ مکتوبہ عربیہ، طبع ۱۹۳۴ء۔ ص ۷۷

(۲) شام و صبح نصیب لہجہ، ص ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱

محمد عظیم قاسمی کی جی بی۔

مخبر محمد ملک نے لکھا کہ وہ قرآن مجید قاسمی کے خیالات کی کجانی کرتی ہے اور یہی اس کے چہرے پر علم کی تقلید کی ہے۔ اس نے لکھ و احساس کی اپنی ایک انگلی دکھائی ہے اور انہماک و اداس سر پر ہر راہکار ہوا ہے۔

نہی لکھوں کا مجموعہ "عمر دل سیرت کرو" میں چمپا۔ اس کے بار میں ایک دعا اور سات معنی لکھیں ہیں۔ یہ نظم ہے "تو جی آپ" سے بہت

تعلیم کے دوروں کے بہت پرے ہیں
 میں نے جاتے اپنے جگہ میں
 نظم کی بیکار جس میں دل کے
 کلمہ کو سوچے بہت سہانے میں
 منزلوں پر۔ جانیں دے میں

چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ
 مگر مگر مگر مگر مگر مگر مگر
 چھپوں کو طیر پر سے اڑیں
 چھپے ہاتھوں میں کریں پتے
 آئیں اجنبی درودوں کی
 ضربیں قیصر کی طرے والے پتوں
 اوزر میں شاخ شاخ اٹھائے
 دیکھ سوچے تو روح زور جائے

آپ نے یہ سب محبتوں کو ثابت
 میں آپ کی ہی کا روشن ہاتھ

میری انگلی کو قلم ہوتا ہے
 تخیل شہقت سے میرے کلام میں
 کئی میرا ہی قلم لیتا ہے
 کہیں دم قلم ہوتے کھتی ہیں
 منہیں راستوں سے صحافتی ہیں
 حوصلے مود بین کے ناچنے ہیں
 ایک نظم "پدر مود صمدی اہلی کے پنے سا کی نظم" دیکھیں:

اے دورے آقا میرے پورے دوسرے
 آپ کا دور کلمہ کو یاد آتا
 اور میں سوچنے لگی کہ مجھے
 لاش پکلی صمدی کی ہوتی
 پکلی جہی صمدی کا پکلا میل
 میری قلم میں کلمہ ہوتا

آپ کے قلم کے عزم کے
 میں بھی ہجرت کا لطف پائی
 آپ کو بھی آپ کو سنی
 اور پھر گرد گرد پکوں سے
 آپ کے سب نقوش نا پائی
 میری آنکھوں میں ہاتھ ہیں جاتے
 میرے کلام میں انہیں کھتی
 رات کی تیرگی چمک کھتی
 صبح کی خاموشی چمک کھتی

آپ کے قلم کے پائے اڑتے ہوئے
 ریت کے آفتابی دروں کو
 اپنی چادر میں تاک لیتی ہیں
 میرے ہاتھ رکھتے آپ
 میں اس اعزاز کس کے دم سے

مر مر کے لئے سحر جانی
کاش میں اب نہ ہوئی — تب ہوئی

ماہ مبارک ربیع الاول کی ہماروں کی تشریف میں ہوں تر وہاں ہوئی ہیں:

اسی پہلے وقت یاری پادری بھیجے آگئے
کس کس میں آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کی شفق بھیلی کی
جنگل جنگل ہی ایک جنگل
میرے سر پہ تاج پہاڑے
اسی پہلے راتیں آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کے گیت جگاتے آئیں
تاہوں کی پاکیزہ پاکیزہ فلم میں لپی
آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کی کوئی آئیں
میری دگ دگ میں ہرائیں
اسی پہلے طوط طوط برائی تل کھاتی ہوائیں
لا رہی ہوئی آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کی طیبہ (۶) بیتی ہے
خوشہ نہیں جھوٹاں بھر کر لائیں
میرے ہاتھ کو مسائیں
اسی پہلے بارش کی شوق چلائی برہمیں
آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کے سدا بہار ہرے ہرے نام سے مدش پاکر

ماہ صول ہوئی بن جائیں

میری اوزمنی میں تک جائیں

میں صدقہ "میرے پیارے آ" **رحمۃ اللہ علیہ**

میرے لئے تو ربیع الاول کا موسم ہے بہار

۸ دامن میں بھر کر لائے

نکست اور نکھار

(۳)

(کاش میں طیبہ کے انصار میں شامل ہوئی۔۔۔۔۔)

۔۔۔۔۔ جنگل حین کے موقع پر

آپ حضرت **رحمۃ اللہ علیہ**

پہل قیمت دہاتے۔

آپ **رحمۃ اللہ علیہ** انصار کو کچھ بھی نہ دیتے

ہم اپنی کم گلی کم ملی کے سب سے

حسد نہ ملے اپنی محرابی آکر لے سکے

اور شب ہرے اپنے پیارے آ **رحمۃ اللہ علیہ** لہاتے

۔۔۔۔۔ ۳۰ بے ہل را

تم اس پر کیوں راضی نہیں ہوئے؟

کوئی قاتل منہا لے اور کوئی بھی کو

لیکن تم اللہ کے رسول **رحمۃ اللہ علیہ** کو ساتھ لئے گھر جاؤ۔!!

ہے سن کر ہر دم تک ہم سب کے آنسو

آپ **رحمۃ اللہ علیہ** کی خاک پاؤ شکر کا سچا کرتے

اس طور بکشل پر میں بھی مل اور ہل سے راضی ہوئی

(کاش میں طیبہ کے انصار میں شامل ہوئی)

(۴)

(۱) انصار (انصار) کراچی۔ بیت کمر ۶۰ فروری ۱۹۸۰ء میں ۱۳۲ تحریریں (انصار) لاہور صحت
میر جہ برائی اگست ۱۹۸۶ء میں ۸ / ماہیہ کافی۔ غزول میر ب کد۔ نکلتے فونن تحریر ۲۰۱۷ء۔ ہار
اول۔ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں ۲۳ ۲۲ راجا رشید گھوڑا (میرتب)۔ صحت کائنات۔ جنگ پالشور لاہور۔
۳۷۳ء میں ۳۷۳

(۲) صورت اکرم نور مجسم رحمت ہر عالم **رحمۃ اللہ علیہ** سے مدیت کر کے "شراب" کے سے منع فرما دیا ہے۔

(۳) غزول میراب کد۔ میں ۲۳-۲۸ فونن (نکلتے) لاہور۔ شمارہ ۲۵۔ نومبر دسمبر ۱۹۸۶ء۔ میں ۲۸

(۴) فونن۔ شمارہ ۳۲۔ میر علی جوان ۱۹۸۶ء میں ۸

ناہیدہ کشور

دلہہ چہم و دل و جانِ حق آہ و ہوا
 ہے ہر شے میں شہرِ ظہاں میں آہ و ہوا
 حق میں ہاں سے کرنا بھی ہے آہاں جس
 دھڑلہ نہ شہرِ شاہاں میں آہ و ہوا
 پھول کہتے ہیں ترے نام کے ہر حرف کے ساتھ
 میں ترے نام کے قہاں میں آہ و ہوا
 طیب کیا شام و مشور بھی کیا میرے سوا
 ہوا طہرِ قرآن میں آہ و ہوا
 ہم ترے قرب کی طرائف میں پریشان خوش ہیں
 ہاں گئی ہوا ایمان میں آہ و ہوا
 حرمِ پاک میں مجھ سے گل کر آہ
 سایہ سایہ پرداں میں آہ و ہوا
 ہاتھ مر ہے محتجبِ دیکھ جان
 عکس حق پہاڑی شاہ میں آہ و ہوا
 دو وہ ہے کہ نہیں جس کا دوا کرلی
 رحم پر جان بکشاں حق میں آہ و ہوا
 اہو رمت ہے تو تھیہ ہے عیای کب کی
 تر پہ کتن ایسا لہرِ دہاں میں آہ و ہوا

لفظ ہمارے (مل) کو حراں جون ۱۹۸۴ء میں ۱۵

نجمہ مجذوب ساروی

یہ طاہر مجذوب ساروی (کوئی بھاری شقی) کی بیوہ۔ "یو طیبہ" میں ان کی
 جنس یحییٰ رہی۔ عام طور سے ۱۵۰۰ مری شاعرے میں شرکت کے لئے طبع آزمائی کرتی
 تھیں۔

میں ہے بھیر وہ ہے دا دہر دہاویہ حال ہے
 مراویں لی رہی ہیں شاد شاد ان کا سوال ہے
 ہادی مسکری چہاں ہیں سواہ دادوں کی
 نہ اصحابِ مٹا ان میں نہ وہ ہاگہ ہال ہے (۱)
 دربِ حال ہے نہایت کسی کی
 پس پہنچے مجھ کو رت کسی کی
 دینے کی گلیاں ہوں سر ہو کسی کا
 یہ لکھ کی کب دہ سے حسرت کسی کی
 دھائیں نہیں کرتی ہوں محشر کی بھرتہ
 ستاں ہے جس وقت فرقت کسی کی (۲)

ہاتھ خالی سر پہ غم کا دار ہے
 دہے سزا کا بخش تو ہے
 لے دسوں لہذا پریشان حال ہوں
 آپ کی نظرِ کرم درکار ہے
 ہر گھڑی میرے تصور میں ترا
 کہنی والے جلوہ رقص ہے
 دھش میں جانی پکڑ کر کہوں
 در پہ حاضر طالبِ دیدار ہے (۳)

جب پہنچے میں کوئی سائل کیا
 دینا دینا کا خزانہ میں کیا
 دھڑلے ہیں اس لئے ہمیں جس
 تمہارے لئے تو حق تعالیٰ میں کیا
 کسی دالے کی ادھیں دیے کر
 جان ہوئی قربان ہوتے دن کیا
 آئے کے لئے 'میں' تم کا سلام
 تم رہے آئے 'اور' باطل کیا (۴)

- (۱) دہ طبع (۱۰۰۰) کوئی دہ اس طبع یا گوت۔ ہوں ۱۰۰۰ ص ۳۹
 (۲) دہ طبع۔ ۱۰۰۰ لائی ۱۰۰۰ ص ۳۷
 (۳) دہ طبع۔ ۱۰۰۰ ص ۳۴
 (۴) دہ طبع۔ ۱۰۰۰ ص ۳۹



نحمدہ یا سمیع یوسف

کیا کہوں کیا ہے معنی 'میں' کا رخ
 جس میں حق تعالیٰ میں کیا
 اپنی حالت سے دن پریشان ہے
 آپ 'میں' کی ست ہے دعا کا رخ
 اس سے ہے رنگ د نور نام میں
 طبع ہے میرے معنی 'میں' کا رخ
 آپ کے کھیل کی ضرور سے حصار 'میں'
 رہیں کو طہ کا رخ
 ہم پ 'میں' کی 'میں' کا رخ
 ہم جس جاتے کا 'میں' کا رخ
 قلبہ مسلم ہے انقلاب آئے
 ہم اور آپ 'میں' کی دعا کا رخ
 ہم کو 'میں' کا رخ
 آپ 'میں' کے 'میں' کا رخ

نجمہ خاں

ایک معروف شاعر کی یہی کہانی ہے۔ 'نجمہ' سے 'نجم' ایل بی
ہیں۔ رنگ سر پہلوں کے پس منظر میں نمودار اور حیران کن ہے۔ زیب و توفیق کی دور
ہیں۔ یہ قلام ماحولہ دلی جہاں میں شاعریت کا رہنا ہے۔ یہی میں کہتی ہوں۔
لوگوں کو نصرت ہے!

پہلی حیرت انگیز نظر سے رنگ تھے دور
میں کیا خاکوں مری و بگڑ کے رنگ تھے اور
جو آسمان کا کھلا جھکا تھا روئے ہے
اُس آسمان پر غس و قر سے رنگ تھے اور
نہ دیکھ ہی آتی تھیں وہاں میں تھی
مجھے لگا کہ مری چٹم تڑ کے رنگ تھے اور
حضور ﷺ کہہ کے روئے پر رہا محسوس
وہاں پر ہم جس میں اڑ کے رنگ تھے اور
سر مہین نظر آئی جب بھی دیکھا ہے
دور حضور ﷺ پہ تھیں سر کے رنگ تھے اور
حضور ﷺ کہہ کی جب نصرت کہہ دی تھی میں
بھرم دور تھا اور ہام دور کے رنگ تھے اور
میں طائرانِ مہین میں تھی صبحِ خوابِ نبی ﷺ
اُڑی تھی جانا دوسرے پہلوں کے رنگ تھے اور
میں وہیں آئی طائرِ نبی ﷺ سے جب مجھ
تو میں نے دیکھا دوسرے اپنے گھر کے رنگ تھے اور
مجھ سے تین کی ایک آزاد قلم ملاحظہ فرمائیے :

عطا کا لکھ

دوسرے اطراف پر کیا حاصل ہو رہا ہے
فضائیں کیف کو رہیں
ہو گئیں
بھرم رنگ و بھرم کا ایک عالم ہے
رنگ پر تہاں شب جس طرف بھی جیسے
حقیقت کا موسم ہے
دن چاندی کا ہے یہ سامنے میرے
کہ یہ ایک سلا قرطاس ہے
یہ آسمانِ دوزخ کا عالم ہے
ستارے سے اترے آ رہے ہیں میرے لفظوں میں
کوئی بارش ہستی ہے
رنگ جہاں سے بھی جو نزدیک تر ہے
دوسرے آغاس سے ہائوس کی طشہ گزرتی ہے
میں سر سے پاؤں تک ڈوبی ہوئی سرطوش کی کیفیت میں
اور مجھے محسوس ہوتا ہے
میں کہ
جو نصرتِ شمس و عالم ﷺ کے
معاہدے کا رہا ہے

نجمہ خاں

تجلی، نجمہ شاہید

ایل پاک کالونی حیدر آباد میں رہتی ہیں۔ ۱۹۳۳ء میں پیدا ہوئیں۔ ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔ عارف، رئیس کبر آبادی سے شرف تلمذ حاصل ہے:
 نظر جس رود بھی مجھ پر سرمے سرکار **۱۹۳۷ء** کی ہو گی
 میں دیکھوں گی عینہ' مجھ کو دنیا دیکھتی ہو گی

چینا' ایک دن یہا بھی آئے گا فہمت میں
 کہ ہم ہوں گے' جنوں ہو گا' **۱۹۳۷ء** کی گل ہو گی
 مسیتے ہل' مسیتے ہل' مسیتے ہل' مسیتے ہل
 فہمت ہی فہمت' زندگی ہی زندگی ہو گی

مجھے ہے اسے جہیز عشق پہ کال نہیں اے دل
 فتنائے عینہ ایک دن پوریا ملے ہو گی
 دریا ہونے تو رہے گی شہر چتر **۱۹۳۷ء** کا
 ناری ہے غری پندو گارو آگئی ہو گی (۱)

رہاں ہے غلام **۱۹۳۷ء** ہر بار بار آئے
 تو کہیں نہ گھٹن اٹھان پہ گھار آئے

ہر دن کی ست نظری تو سامے تھے رسل **۱۹۳۷ء**

پارے کو تو ہم چاہتا ہمارے
 کسی طرح بھی ملے کالیں ہم طیب

کسی طرح دور ہے ملک کو قرار آئے
 اب ان کی شکن کرم کا ہے آسرا دوت

ہندو حوصلہ دل تو ہم ہمارے آئے (۲)

(۱) درد اسدلی (مغرب) شاعر فرید کوٹلی **۱۹۳۷ء**۔ مکتوب حیدر آباد۔ ص ۳۳۱

(۲) ۷۶ غزلیہ کوٹلی **۱۹۳۷ء**۔ ص ۳۳۲

نذرت، ثریا محمود

سلام اس ہے' **۱۹۳۷ء** حلقہ کہتے ہیں سب جس کو
 سلام اس وقت' پہ غیر الودی **۱۹۳۷ء** کہتے ہیں سب جس کو

ہر دھت میں کے عالم کے لئے آیا' سلام اس ہے
 ہر دلا میں غلام آشتی لاد' سلام اس ہے

سلام اس ہے ہر مجھو خدا **۱۹۳۷ء** ہے حق کا پورا ہے
 سلام اس ہے کہ جس نے مارے عالم کو سوارا ہے

سلام اس ہے دلا جس نے سارا بیڑاں کو
 سلام اس ہے کہ جس نے دلالت حق دی گداں کو

سلام اس ہے ہر امت کے لئے ہے چین دہتا تھا
 سلام اس ہے ہر حق کی روا میں دکھ درد ستا تھا

قیامت میں ہر شافع بن کر آئے گا' سلام اس **۱۹۳۷ء** ہے
 گناہوں کو جنت ہو دلائے گا' سلام اس **۱۹۳۷ء** ہے

۱۹۳۷ء (۱۹۳۷ء) دلی۔ ص ۳۵۳

++

نذر صابری

ماہنامہ "ارشید" کے نعت سرگرمی میں ان کی دو نعتیں شامل ہیں۔ "ارشید" نے نعت گو شاعرت کے سے نگاہ پانچا ہے لیکن یہ دونوں نعتیں اس حصے میں نہیں "موا لے" میں ہیں۔ یہ نعت کے شعراء سے معلوم ہوتا ہے کہ عاتق ہیں۔

اور ان کی لکھی ہوئی نعتوں کی چھاپا
اس رنگ میں ملے "جو سر" کیا گئے کا
فالوں میں رہے "سنگ" اور "یسی" گئے کی
گردن میں رہی "عقلم" مگر کیا گئے کا
انظیم کا تم ہوئی کر کیسی گئے کی
وہاں کو "الما" اور "سر" یہاں گئے کا

پڑھانے مگر "نظر" میں گئی گلاب کی
مگر جائے جو قدموں میں یہ "سر" کیا گئے کا

میں گلشن فردوس سے اتنا ہی گئی ہوں
ہو اُن کی گل میں رہو مگر "نہا" گئے کا (۱)

ان کی دوسری نعت کا امداد دیکھیں:

کسی	کو	تخت	طا	نایاب	خسبہ	طا
کسی	کو	تخت	طا	لور	ترکہ	طا
کسی	کو	سوز	طا	ہندہ	عاشقانہ	طا
کسی	کو	حسن	طا	نایاب	دیر	طا
کسی	کو	محل	طا	علم	خواب	طا
کسی	کو	سجد	طا	گریہ	شباب	طا
کسی	کو	کشف	طا	دین	عارفانہ	طا
کسی	کو	نار	طا	سکین	شاعرانہ	طا

یہ سب نعتیں ہیں باطل' یہ سب نعتیں ہیں خام
اگر جہیں کو عمر "نذر صابری" کو نعتیں باطل' طا (۲)

"نذر صابری" (کچھ علم نہیں کہ یہ نذر صابری کی عاتق ہیں یا کوئی صاحب ہیں)
شاعر ہیں مگر (انہیں) کا مرتبہ "گلدستہ" (چودھویں صدی دہری کی آخری شام بیکر
الانام علیہ، مکتوبہ و سلام) محفل شعراء اور ایک نے شائع کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ "نذر
صابری" میں لکھا ہے کہ ۱۳۰۰ ہجری کو ہوئے وہی شعری نشست میں یہ کلام پڑھا
گیا۔ اس نشست میں پڑھنے کے لئے کلام بھیجا گیا "گلدستہ" میں شامل ہے۔ ساتھ
میں کسی فقرے سے معلوم نہیں ہوا کہ یہ نذر صابری ہیں یا سوش۔ یہ جن ہیں
شعراء کا کام اس میں شامل ہے "ان میں نذر صابری کو نہیں ہے"۔ (۳)

(۱) "ارشید" (ماہنامہ) لاہور۔ نعت سرگرمی۔ ص ۴۳ (جلد دوم)

(۲) "ارشید" (ماہنامہ) لاہور۔ ص ۴۴

(۳) "نذر صابری" (ماہنامہ) لاہور۔ ص ۴۵

زمزمس شیخ

اسے شہرہ امیرہ نامہ دار کرم
 ہیں کرم کے طلب گار ہم
 یہ اندھیرے اپناں میں دھنچے ہیں
 اک جلی کہ سلاہر ہم جاتے ہم
 ہنسنا نہیں لئے کب سے ہیں بھر
 " کرم کی ~~کرم~~ دیکھ کر
 ہمارے عالم سے مدد ہو کر آئے ہیں
 آپ ~~کرم~~ کے در سے عالی دہائیں گے ہم
 طبعی الطوار ہے راز دشوار ہے
 رہیں سدا کہ ظہر بھی ہیں قدم
 جگہ کی ہ نہیں آپ ~~کرم~~ کے سامنے
 ہ کسی اور کے سامنے ہ نہ ہم
 یہ امید آپ ~~کرم~~ کے در پہ لے آئی ہے
 آپ ~~کرم~~ رکھ لیں گے ہم فہرہاں کا بھرم

شام و صبح (۱۱ تا ۱۲) - فصل (۱) - جزئیات (۱) - ص ۴۵۹

زنگنه، وزیر شهوار

اے ملے اگر ہے تجھ کو تختِ رسول ﷺ کی
 شہد کا لے اپنا امامتِ رسول ﷺ کی
 وہ سر رکھے جس میں ہو سوداِ رسول ﷺ کا
 وہ ملے جس میں ہو عزتِ رسول ﷺ کی
 غفلتِ جہنم سے فکر کی کاغذ ہو مٹی
 رہن ہوئی جو شیخِ رسالتِ رسول ﷺ کی
 اسلام کے لہجہ کا اے مدنی' سب
 خبر نہیں ہے غفل و غلامتِ رسول ﷺ کی
 کھراچی کہاں گناہ کے بابِ گراں سے وہ
 قالی ہے مایوں کو حفاظتِ رسول ﷺ کی
 بس اور کوئی خواہش و حسرت نہیں وہی
 اظہر ہے تو دے مجھے الفتِ رسول ﷺ کی
 پیرا میں بھی کرنا خدا ان کے عہد میں
 اے کاش' ہم بھی کرتے زیارتِ رسول ﷺ کی
 ہے آرزو کہ قبرِ رمی بھی وہیں ہے
 ہے جس لہجہ پاک میں تربتِ رسول ﷺ کی
 عاصی ہوں' رویا ہوں' جو کچھ بھی ہوں مگر
 ہدی خدا کی اور ہوں امتِ رسول ﷺ کی

۱۳۳۰-۱۳۳۱ (جلد دوم) / شام و عصر - نمبر ۶ - مئی ۱۹۵۳ (نہیں اشعار و سنجہ ہیں)

☆ سرمدیانت - یہ قصبہ محل مرتب مرحوم نے کریم میں ۱۲ فروری ۱۸۸۰ء کو
تھايت فرمایا تھا۔ اس لئے کے اور مٹی مسجد پر اثر کا نام ملیں انڈی کراچی تقریباً ۴۰ راجول
مورنی پر حدہ چنگ کچی کراچی کھاوا ہے۔

ترگس، نوشابہ

گر کو اناں بھی رہے ہے
عل کو نام گئے ہے

میر و شمس یہ جو دیکھ رہا
آنکھ میں ہے کہ ہوں کا مہیا ہے

ان کا ہر فعل قدم لست کی قدر ہے
تا کی ہر بات ہے جیسے کا لہجہ ہے

"یا لہی" وہ وہاں ہو تو کئے درد کی رشت
شوق والوں کو عالم بھی سینہ ہے

ان سطر میں ہے یہ جہاز کا سار ہے خوب
ابا ہے لہجہ تو ہر گزت حد ہے

ترغس شمس (میر) کا شعر (انتخاب) ۱۹۷۳ء ص ۵۸



نزهت اکرام، ڈاکٹر

مشہور صحافی محمد اکرام رانا (وائے وکٹ 'جاوڑا' و فیروز) کی بیوی۔ اردو ادب
میں ڈاکٹریٹ کیا۔ پتہ کس تھا 'لاہور میں رات تھی' سب رستم پارک 'لواں کوٹ'
لاہور میں رات تھی۔

یہ اکرام رسول اعظم (ﷺ) درد تم ہے سلام تم ہے
رہائے عقیدہ ہر دم عالم درد تم ہے سلام تم ہے

تم نے انہیں میں بٹا 'تم نے حق کا سبق پڑھا
تم جہاں میں ہو فجر کوم درد تم ہے سلام تم ہے

ہر بھی قبول کر رہے ہیں 'کب بھی نصیب کر رہے ہیں
ہر اک دہاں ہے بٹا ہے قسم درد تم ہے سلام تم ہے

تم ہو دیا میں وہ رشتہ 'تم سے عقی میں ہے سلامت
فکس فکس کی صدا ہے ہر دم درد تم ہے سلام تم ہے

ی آخر یہ کہیا کہ 'تم تو محبوب (ﷺ) ہو خدا کے
فوج محشر رہے اکرام درد تم ہے سلام تم ہے

الل میں بھی نور تھا تمہارا 'اب میں بھی نور ہے تمہارا
تمو سوڑا 'تم حقدم' درد تم ہے سلام تم ہے

یہاں ہے نزهت کا دین دایاں کہ تم سے دنیا ہوئی درخش
کہ نور ہی نور ہو ہم 'درد تم ہے سلام تم ہے' (۵)

ہے وہ ہے گردشِ ہزاراں 'بچا لو گاہِ رسول اللہ (ﷺ)
مجھے دایاں رحمت میں بچا لو گاہِ رسول اللہ (ﷺ)

شہرِ دیوبند فرقت ہے 'حصارِ ڈاکٹری' ہے

کئی رسد قیس لکھا "خانو" یا رسول اللہ ﷺ

تیساریں سواری ہے دیکھو اسی میں
کرم کی ایک نظر مجھ پہ بھی ڈالو یا رسول اللہ ﷺ

مدا لوٹے ہوئے دل سے بھی ہر دم تعلق ہے

یا رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ

قیس لکھا "قیس باوی" قیس مولا جو نزہت کے

اسے میں اپنے قدموں میں یا رسول اللہ ﷺ (۲)

(۱) "خانہ پاک" (ماہنامہ) لاہور۔ پیدہ شدہ قیس ﷺ سہ ماہی ۱۳۷۱ھ۔ ص ۴۸ اور راقم
السطور بہار شید محمد (ماہنامہ) لاہور۔ اپریل ۱۹۵۰ء "روزنامہ" (ماہنامہ) ص ۵۵
کاوش صدیقی (مرتبہ) منتخب نقیثیں۔ مطبوعہ حکومت راولپنڈی۔ شیخ اور۔ ۱۹۵۱ء ص ۷۷
(۲) (۱) وقت (روزنامہ) لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء ص ۱۱ (ماہنامہ) لاہور۔ نومبر ۱۹۷۶ء "یا رسول اللہ
ﷺ" ص ۲۵

جہ جہ

نزہت 'صالحہ

پروفیسر عبدالصمد عاصم کی المیہ۔ "آہاں وطن سیدہار" طبع بخیر ہے لیکن لاہور
میں پیدا ہو گئی۔ لاہور کے ادبی ماحول نے ان کے دامن پر بڑا خوشگوار اثر کیا۔ ان کی
ایک کتاب "نامور شہزادیاں" چھپ کر اہل لائق سے قراج تحسین حاصل کر چکی ہے (۱)۔
ڈاکٹر ابو سلیمان شاہجہانپوری نے "ذکرِ نعت گو شاعرت" میں اور خالد طہیم نے
اپنے مضمون "رد شاعرات کی نعت گوئی" میں شفیق بریلوی کے تذکرے ہی سے استفادہ
کیا ہے۔ خالد طہیم نے تو مورو نعت کے طور پر قدس کے شعر پر ان کی تحسین کے جامد
بند لکھ کر دیئے ہیں لیکن ان کو ابو سلیمان نے صرف پہلا بند نقل کیا ہے:

ہے ترا صبح سرا دسہر جہاں ہم پہلی
میں کہوں صبح کا دعویٰ تو ہے ہے ہے اہل
نہتے قرآن میں سے صاحبِ لولاک کی
میرزا سید "کی" مٹی اصل

دل و جاں دار فدائیت' چہ مجھ فرشِ قیسی
تھ چہ روشنی' ہے سب احوالِ غلی اور پہلی
تو ہے ہفتی کا دہلیزِ رح حاجتِ طہلی
نہ کہوں تجھ سے تو کس سے کہوں اس پاک کی
"میرزا سید "کی" مٹی اصل

دل و جاں دار فدائیت' چہ مجھ فرشِ قیسی
صاحب کہ جو تجھے صبرِ کفار بھی
اہلِ اسلام چہ اب چما کے یک بار بھی
ہو قیسی عقدہ کش اور حبیبہ قلی
میرزا سید "کی" مٹی اصل

دل و جاں دار فدائیت' چہ مجھ فرشِ قیسی

(۱) شفیق بریلوی۔ ذکرِ شاعر تہ پاکستان۔ مطبوعہ رومی۔ ص ۲۱۰
(۲) "میتا" / ذکرِ نعت گو شاعرات۔ ص ۷۷ / شام و شکر۔ ص ۱۳۶

نسیم ب۔ ا۔ خ

ہر ادا کی نئی زبان رسول علی ~~۱۹۵۹~~
 ہر بیان کی نئی زبان رسول علی ~~۱۹۵۹~~
 گلشن کی وہ کی حد کشائی کرنے
 گلشن کی وہ گلشن زبان رسول علی ~~۱۹۵۹~~
 گلچے رہے تھے ہر نئی صدا کے حق سے
 اب وہ کاشانی ہیں سلطان رسول علی ~~۱۹۵۹~~
 اخوان کو صداقت پہ ہر مٹ جاتے تھے
 اب کہاں ہیں وہ سلطان رسول علی ~~۱۹۵۹~~
 انوش وہ پہ ترے بھولے والے تھے
 اب کے آگے ہیں شیخان رسول علی ~~۱۹۵۹~~
 تیرے بلے ہیں تیرے با کہ کھڑے تھے ہیں
 تو ہمارا ہے گلشن رسول علی ~~۱۹۵۹~~

استاد (نائب) وکیل، انور شاہ، ص ۱۵

۵ ۳ ۵

نسیم وحیدہ

وحیدہ جانوں نام، نسیم تخلص۔ ۹ ستمبر ۱۹۲۸ء کو اورنگ آباد (وکن) میں پیدا ہوئیں۔ اس سے والد محمد ضیاء الدین کا تعلق ہو تو یہ تیس برس کی تھیں۔ تیار فرید الدین دکن کے سوشل سمیت میں پورٹ پل۔ وحیدہ نسیم کو شاعری کا ذوق بچے کا تھا۔ شاعری کا آغاز ان کے دس برس کی عمر میں ہوا جو "اوجہ" کہتے تھے۔ ان کے شاعری کا مقصد "ادب" نام "عمر" میں شائع ہوا کہ شریعت کی تائید ہے۔ وحیدہ نسیم کی والدہ محترمہ لکھنؤ میں مقیم تھیں۔ "پیشوا" سے نام سے ملحق تھیں۔

وحیدہ نسیم کی شاعری کا آغاز ۱۹۴۰ء سے ہوا ہے (۱)۔ اس کا شاعری ذوق چاند منیہ کی نصیب کے دو ان میں کھرا۔ ب کی پہلی نظم ۱۹۴۲ء میں "شہاب" حیدر آباد وکن میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں وہیں کے کمرہ میں ان کی تعلیمات شائع ہوتی رہیں۔ (۲)

ان کا مجموعہ نعت "سعادت اور مہم" پہلی بار ۱۹۵۹ء میں چھپا۔ اس سے علاوہ ان کے ذیل ماحول کی تمام مہمیں کرا جائے، شہزاد، قلمیات، استاں اور استاں اور لالہ دار ہیں۔ ان کی دوسری تصانیف میں حدیث، مہم، نسیم، عورت اور درد ہاں شائع ہیں (۳)۔ ان کے شیعہ بریل کی تمام مجموعہ "نسیم" کے نام سے مرتب ہو چکی ہیں (۴)۔ ان کے یہ اشعار پڑھے ہوئے ہیں۔ حالہ طیبہ۔ مجموعہ کام کا نام "مہم" نسیم" لکھا ہے (۵)۔ حالہ طیبہ نے لکھا ہے کہ ان کا مقصد مجموعہ کام میری فکر سے نہیں گزرا۔ انہوں نے "ارسلان صحت" سے ان کی نعت نقل کی ہے (۶)۔ ان کے قلمیات نگار ہوتے ہیں کہ ان کے "ارسلان شاعرانہ پوری کے" "تذکرہ صحت کو شاعری" میں وحیدہ نسیم کا ذکر ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان کے ابو سلیمان بھی اور وحیدہ نسیم بھی کہہ گئی ہیں۔

وحیدہ نسیم نے ۱۹۴۳ء میں میرک، ۱۹۴۷ء میں بی ایس سی اور ۱۹۵۰ء میں ایم ایس سی کیا۔ اگست ۱۹۵۵ء میں پاکستان آئیں اور سندھ گورنمنٹ کالج فار ویمن کراچی میں مہارت کی پیکر اور ۱۹۵۵ء گئیں (۷)۔

واقف اکھوت نے اسی ۳ نومبر ۱۹۹۳ کو پاکستان عدالت آئینی ترقی کی سطور جلی
ایوارڈ تقریب میں دیکھا۔ میں عدالت کوئی پورے اشاعت عدالت پر ایوارڈ دیا گیا تھا۔
میرے رچیا کتب میں اس کے بعد مجموعے "عدالت اور سلام" کا چوتھا ایڈیشن ہے
جو ۱۹۸۵ میں چھپا۔ صفحات ۹۶ ہیں۔ کتاب میں ۵ نمبریں ۲۵ صفحہ اور ایک صفحات سے
(۸)۔ "عدالت اور سلام" کے بارے میں حیدر نسیم نے لکھا "عدالت کا شکریہ کہ میں اپنے
چند سلام اور سطور کا ایک مختصر مجموعہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہی اور اپنی
ادارت کی کوششیں طبیعت کی مسمیہ کی وساکل کی اور مسائل کی حرارت سے باعث
میرے لیے اس کی شامت تقریباً "ناممکن تھی" (۹)۔

سو عدالت یہ ہے:

نور تھمارے طور سے اعلیٰ
فرش تھمارا فرش سے اعلیٰ
گھر میں کہ میرے بھی جہاں۔ مٹی اسے کلبہ و سمن

(۱۰)

دلور رحمت رحمت رحمت
ملاش رحمت رحمت رحمت
جود و طا کا مسکن ہے
صدق و صدا کا کلون ہے
میر و سکون کا کش ہے
رحمت رحمت رحمت رحمت
الود رحمت رحمت رحمت
گزار رحمت رحمت رحمت

روپ کا سندیر لائے محمد
بن کے اجالا پھائے محمد

اس کے کرم کا کون لکھنا
سب کا کرم فرمائے محمد
نور رحمت رحمت رحمت
اسے تاجدار رحمت رحمت
اسے قلب رحمت رحمت
کوئی رحمت رحمت رحمت

نارے جہاں پہ پہلی تھی میرا محمد
بن کر اس کو مٹی تھی میرا محمد
مبارک مارا اب شہر ہے رحمت رحمت
جہاں سے کلری علت مٹی رحمت رحمت

نور رحمت رحمت رحمت
جس کے رحمت رحمت رحمت
مر جہاں کے رحمت رحمت رحمت
کہ رحمت رحمت رحمت رحمت
سید رحمت رحمت رحمت رحمت
حاتم رحمت رحمت رحمت رحمت

سلام اس پر کہ جس کا نور ہاں سار کوڑ رحمت
سلام اس پر کہ جس کی اس رحمت شایع رحمت رحمت

یا رحمت رحمت رحمت رحمت
رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت
نکشوں کے رحمت رحمت رحمت رحمت

تو حق آری کا شعور ہے
تو چراغِ ہادی طور ہے
تو حق جان و دل کا سہارہ ہے
تو 'بلغ' اعلیٰ

پیشانی

اے کہ مجھ کی ذات سے روشن وہ عالمِ حرم
- قہقہہ 'اشی' 'اشی' رسولِ محترم (علیہ السلام)

لفظ قرآن کے وہی حسین
تو ہی نور ہے اور تو ہی نور
تیرے عین میں قرآن کی دولت
تو خدائے برگ و برگ کی نور
تو ہے قرآن پاک کی نصیب
تو ہر انسانیت میں نبیِ حق
تو ہی ہے جو ہے نبوت کی
تو ہے امرِ حق اور نہیِ کفر
تو ہے جس کے پاس ہے کلمتِ یقوت

صاحبِ کلام صاحبِ کلام

ہم نگاہِ کرم کے ہیں بے نیاز (۳)
(اچھے نصرت و حمیہ خیم کے مجموعہ نعتِ حضرت اور سلام میں نہیں ہے سب سے
پہلے "ارمغانِ نعت" مرتبہ شفیق بریلوی میں چھپی۔ حالانکہ شفیق "ارمغانِ نعت" کا انتخاب
یہ پیشکش ہے اور "نعت و سلام" کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا)

(۱) شفیق بریلوی۔ تذکرہ شاعرانہ پاکستان۔ ۱۹۷۶ء۔ ص ۱۲۵۔

(۲) شام و صبح۔ نعت لہرہ۔ ص ۳۷۔

(۳) ملی دن (۱۹۷۶ء)۔ آئینہ (مضمون)۔ پروفیسر محمد اویس قادری (نعت لہرہ)
۱۹۷۶ء۔ ص ۶۱۔

(۴) تذکرہ شاعرانہ پاکستان۔ ص ۱۲۵۔

(۵) شام و صبح۔ نعت لہرہ۔ ص ۳۷۔

(۶) یہاں

(۷) تذکرہ شاعرانہ پاکستان / شام و صبح۔ نعت لہرہ

(۸) سید نسیم حسن۔ علامہ اکیڈمی۔ شامت چھاپہ۔ ۱۹۸۵ء۔ نعت لہرہ۔

۱۹۸۵ء۔ ۸۷۸ء۔ ۱۹۸۵ء کے صاحبزادہ کتاب نعت لہرہ (چھاپہ) ص ۸۹

(۹) نعت لہرہ۔ ص ۵۱۔

(۱۰) یہاں۔ ص ۱۹۔ پروفیسر محمد اویس قادری (نعت لہرہ)۔ ۱۹۸۲ء۔ ۱۹۸۲ء۔ ۱۹۸۲ء۔

پروفیسر محمد اویس قادری (نعت لہرہ)۔ ص ۸۹۔

(۱۱) نعت لہرہ۔ ص ۵۱۔ پروفیسر محمد اویس قادری (نعت لہرہ)۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔

(مرتبہ) اچانک نعت۔ مطبوعہ کراچی۔ ۱۹۸۳ء۔ ص ۸۹۔

(۱۲) نعت لہرہ۔ ص ۵۱۔ پروفیسر محمد اویس قادری (نعت لہرہ)۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔

(۱۳) مطبوعہ کراچی۔ ۱۹۸۸ء۔ ص ۵۱۔

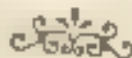
(۱۴) نعت لہرہ۔ ص ۵۱۔ پروفیسر محمد اویس قادری (نعت لہرہ)۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔

اور چھاپہ صبح ایک شعر کی صورت میں حضرت اور سلام کے سہولت کی نعت ہے

(۱۵) شفیق بریلوی (مرتبہ)۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔

انوار (۱۹۸۱ء)۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔

۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۱ء۔



نصرت و رفع قریش

مجله "نست" و حامی (مجله) "KAF" در سال ۱۳۸۴ میلادی در تهران منتشر شد.
در مجله "نست" و حامی (مجله) "KAF" در سال ۱۳۸۴ میلادی در تهران منتشر شد.
در مجله "نست" و حامی (مجله) "KAF" در سال ۱۳۸۴ میلادی در تهران منتشر شد.

دلوں کی کھڑورت سے دیکھنے والے
تجھت کی دُعا سے دیکھنے والے

رسول خدا ﷺ ہیں' رسول خدا ﷺ میں

۱۰۰۰ ۹۰۰ ۸۰۰ ۷۰۰ ۶۰۰ ۵۰۰ ۴۰۰ ۳۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰ ۰

... 1940 ...

۱۰۰

1. The first part of the document discusses the importance of maintaining accurate records of all transactions, both incoming and outgoing, to ensure transparency and accountability. It emphasizes the need for regular audits and the use of reliable accounting software to track financial performance over time.

[illegible]

2-27-77

حضرت عبید الرشید

۱۔ کٹر دمس مجید ہے۔ چہ پی تلخ ذی سے دقاے میں رہے ہارے میں لکھا۔
 اعصمت کی نصرت کوئی فائدہ نہ پہنچا رہی ہے۔ ۱۰۔ عشقِ روس (عشقِ روس) کا جہد الہی
 وارو یہ فکری کی تلاش ہے اس طرف کھنکھار ہے کہ یہ نصرتوں میں دروگد
 اور تلمیذ جو گئی ہے۔ عذراہ کی مدد و صورت نصرت سے دل میں نصرت کا
 ہم نصرت گو شاعرانہ میں سرفہرست ہے۔ ۱۱۔

اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں، وہاں تک کہ ان کے پاس سب سے زیادہ
میں نہیں بھروسہ کیا جائے، وہاں تک کہ ان کے پاس سب سے زیادہ
نعمت صبر کا اجر گراں ہے۔" (۲)

[illegible]

ڈانٹ اور سزا ملنے پر شاہجہانپوری نے "تذکرہ صفت کو شاعر" ۱۹۸۳ء میں چھپا دیا۔ تاہم
لیکن انہوں نے حضرت عبدالرشید کا ذکر نہیں کیا۔ (۴)

مشرق و مغرب کی تسبیح و ثناء
تہذیب و تمدن کی تسبیح و ثناء
مشرق و مغرب کی تسبیح و ثناء
مشرق و مغرب کی تسبیح و ثناء

غافل نے اسے دیکھ کر عجب عجب کی
"سو میں نے کبھی شرف سے نکل کر
انکسیر ایام میں پہاڑوں کی
توجہ نے دیکھ کر شرف و شہرت
تہذیب و تمدن کی تسبیح و ثناء
کئے گئے ہیں چہ چہ سے افضل و برا
اوہ وہ ہوتی ہو کہہ کہہ خدا کی
اک رحم و کرم کی جلتی جلتی کی (۳)

مہاراجہ مہاراجہ کی تسبیح و ثناء
مہاراجہ مہاراجہ کی تسبیح و ثناء
مہاراجہ مہاراجہ کی تسبیح و ثناء
مہاراجہ مہاراجہ کی تسبیح و ثناء

ستاروں سے مزین آج ہے اللاک کا سید
خدا کے نور سے روشن ہوا ہے خاک کا سید
ساری سے لئے صاف ہوئے ہیں سب مرد و خیر
تقدیر و سب کے پسوں کو ہے شہ عمار
تعارف اللہ پائی دلوں میں آج بھلا میں
ہے ہمیں گہری اتصال ہادی آج بھلا میں
ہیام زندگی میں کہ سب کی نوید آتی
مگر کلام کی شب زندگی کی چٹائی میں آتی (۴)

پھر دوست پر ہر کے اصل نے تنہی کی

پھر قدرت نے غلام نکلت کی تہذیب کی
شام غم آئی خیر لے کر صباغ عید کی
دنوں کے شرف پر چلی گئی امید کی

پہاڑی اطراف میں ہے رحمت و رحمت
دامن شب سے نکل کر صبح ہوئی آغوش
کی رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت
صاحب صراج و رفقا آستان صاف و صاف
تعمیر اسلام کا آخری وہ تاریخ دار
یاد داور علم میدان عمل کا شہسور
تو کالج کالج کے پائل کا پائل صبر و صبر
نوجوان لے کر پہ سارا اعظم (۵) کیا

میں جس ۴ جہاں میں کوئی حال نہ رہا
جس کی ۵ جہاں پہ کھڑی ۵ رسول
جس کا ۶ جہاں عمارت ہادی ۶ رسول
جس کے ۷ جہاں رحمت رحمت رحمت

اسی کے دھڑ سے کھڑے کا سفاکی کا شیرازہ
اسی کی ذات سے پیچھے ۴ سفاکی کا شیرازہ
دکھائے گا اسی کا فقر لپکا کھانسی کو
نہ لائے گا بھی غامض میں وہ اور گہرا شہاں کو
مٹائے گا جہاں سے نکل و بدعت کی سیاہی کو
کے گا خلق میں جادی قومیں اہل کو
دلوں کی تہی میں نور پیدا کر کے پھولے ۲

غور خوشی کے سر کو لپکا کر کے پھولے ۳ (۶)

ہو گیا غائب قدرت ان پہ شیدا کب ظہر
 شانِ محبت کی جب دیکھی عیاں رحمتیں
 کھنڈِ حریف کا گھر کھنڈِ قدرت کا پہل
 پہ کسوں کا گھر؟ گھر کی کب و حریف
 وہ گھر کب جس کی رحمت سے دلِ باطل دھم
 وہ گھر کب جس کی رحمت پہاڑِ عیاں (۲۰)

میت سے سب رشتہ میں مرے رباب مرے
 تقدیر بنا دے مجھے مہر مرے
 کب ہو گا مرا مہر سب تقدیر
 سب دیا میرے مجھے سلطان مرے
 ہے میر کی رونق مرے عیاں کی غلی
 فوسین کی رحمت شہرِ رشاد مرے
 رضواں نے مٹا دی ہے ہر شر کر دی
 مہر میں ہوں مرے سب سلطان مرے (۲۱)

۲۰۔ "میتوں کے ایڈیٹر" مشہور شاعر اور عاشقِ رسول (رحمۃ اللہ علیہ) حضرت نور بدایونی کی ایک نعت "فروری ۱۹۵۹ء" شاعر کی چند اشعار دیکھئے:

سے شہنشاہِ مہر سے خاموش رہتا نام
 ہو کی کب حریف نصیبوں پہ لگا صفت نام
 کاروانِ شوق کب حریف پہ ہو گا کام جو
 کب ملے گا ہار گاہِ حس سے زار نام
 قافلہ پہنچے گا کب س چشمہ ہاں بخش
 جس کی موتوں میں سب جاں بخش مہر کا نام (۲۱)

سلام اے بیکرِ افروز سلام اے غلِ مہربانی

سلام اے بیکرِ افروز سلام اے غلِ مہربانی
 سلام اے توڑنے والے بندِ اُستارِ باطل کے
 سلام اے غلے والے غل میں بیچارِ سانی (۲۰)

رنگِ گلشن کا محبوب حق شاہِ دامن
 لکھا ہوا رازِ مہرِ محبوب حق شاہِ دامن
 وائیل ہے دلوں داتا راجس ہرے کی فدا
 ہے راجسِ حریف کا محبوب حق شاہِ دامن
 جس جھڑکی شان ہے ایمان کی تو جان ہے
 ہے جو دلی جھڑکی رازِ محبوب حق شاہِ دامن

مرے ہر ادوار کی شکستہ گما چھل ہے
 بخت ہے ہر پکار کہاں ہے جا
 آلوں کی شہدِ بیکر نے گھبرا ہے مجھے
 لہجہ کی صبح مٹا دے کہاں ہے جا

ہر آئے خیر کب اللہ عقیدت لے کے آؤں گی
 ہر آئے بکری کا قہرے کو کب گھر ہائے کا
 سونے ہر کی کب لہجہ ہو گی دستِ عین میں
 فلا بیارِ غم کب دامنِ رحمت میں پائے گا (۲۱)

۱۔ شامِ رحمت میر۔ ۱۹۵۸ء، طبعِ مدینِ طلاق، ص ۱۰۰، میں عقیدہ شامی۔ ۱۹۷۱ء، ص ۱۰۰

۲۔ عشقِ رازی۔ تذکرہ شاعرانہ پاکستان۔ ۱۹۷۱ء، ص ۲۲۳، شام، ص ۱۰۰، ص ۱۰۸

۳۔ ادب میں عقیدہ شامی۔ ص ۲۲

۴۔ ادب۔ شمس بہار۔ شعرائے ہند اور دہلی میں ۱۹۷۱ء، ص ۱۰۰ (پہلی شہر)

۱۰- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 اور اس میں صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۱- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۲- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۳- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۴- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۵- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۶- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۷- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۸- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۱۹- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۰- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۱- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۲- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۳- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۴- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۵- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۶- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۷- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۸- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۲۹- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۳۰- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۳۱- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۳۲- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۳۳- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۳۴- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

۳۵- اس میں بھی صریحاً بیان ہے کہ اس کی صریحی سے صحت سے بچا جائے۔ اور اس میں
 رقی۔ سورہ ۱۹۵- ص ۱۲۳

نوری سیدہ مستر شہزاد

شوقِ نوری کی "ارمغانِ صحت" میں سورہ (تیمم تفلح) کی ایک نعت شامل ہے۔
 صحت کے آخر میں نعت کی زمین میں یہ "شعر" بھی ہے:

دھنِ نوری کا دعویٰ نہ مہرِ شامی ہے
 یہ کرمِ تفلح کا ہے جو پہچا "کلامِ ہمارا"
 صحت کے چند اشعار یہ ہیں:

میں کہوں شایہ اہم ~~شعر~~ ہوا طیب سے اشارہ
 نہ غم میں کب و حالت نہ زبان کو ہے چارہ
 وہ بھی ~~شعر~~ تمام رحمت اور ہے تم غمازِ امت
 کے ہم پہ اچھے اچھے نہ اچھے کا سر ہمارا
 نہیں کوئی اس میں میں جو شریکِ رنگ و نم ہو
 ہے خدا کے بعد اسے دلایا اسی لاف کا سہارا
 جو قبولِ نعت میری کے اللہ حاضری ہو
 دیرِ قدس کے ہوں چلے یہ نظر ہو اور نگارہ
 کہوں جان و دل پھور ہو نصیب ہو حضوری
 کہے مدعا دہد میری ہو طلب کا ہو اشارہ
 ہے دعا کہ دیرِ عطر کہیں مجھ سے میرے آ ~~شعر~~
 یہ ہواں کہیں ہے نوری تو نہیں ہے بے سہارا

شوقِ نوری (عرب) اور صحت - پہلی اشاعت مارچ ۱۹۷۵ء - ص ۳۵ (تیسری اشاعت میں یہ
 صحت صفحہ ۳۳ پر ہے) / لعلِ تپیدی سیدہ اطفال حسین نقوی - اردو نعت و ادبی وارث - مکتبہ
 "پہلی" اپریل ۱۹۹۲ء - ص ۲۰۰ - شام و صبح - صحت سہرا میں "مستر نوری" کے نام سے اس
 صحت کے دو اشعار نقل کئے گئے ہیں (ص ۲۵۵)

نوشابہ خاتون

اس کے والد مولوی عبدالحق حیدر آبادی باب اعظم صلاح سے مدد سے فارغ
تھے۔ امروہہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم علی میں ہے۔ والد سے ماخذ حیدر آباد میں
نکاحات الصبیحہ کی (۱۱) قریبی بہت ساری بیویاں تھیں۔ ان (۱۱) بیویوں میں
اشفاق اور اس سے اختلاف ہے۔ صورت میں (۱۱) بیویوں میں (۱۱) بیویوں سے
ولادت ۱۳۲۰ء لکھا ہے۔ بیٹن خالد عظیم نے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے
۱۳۲۰ء میل ازاد فقیر کی لے میں ولادت ۱۳۲۱ء لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے
۱۳۲۰ء میل ازاد فقیر کی لے میں ولادت ۱۳۲۱ء لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے

نوشابہ خاتون سے بیٹی کی تعلیم حاجی طورہ حاصل کی اور وہ اب پوری سے
فشی فاضل کا ور جامعہ خانیہ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے
پیرہ "آپ نے صرف ایک لکھی شاعری ہیں بلکہ حاجی موصات اور تعلیمی شاعریوں کے
۱۱ لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے (۱۱) لکھا ہے
اور آپ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اس جامعہ سے انگریزی حاصل کی۔ (۱۱)

نوشابہ کا ذکر نصیر الدین ہاشمی کی دیوانہ سوانح طرین دکن کی اردو ادب
ور میں میں ردو محمد فیصل احمد بریلوی سے تذکرہ شاعرانہ ردو جہاں وسیب فی حیدر
آباد سے شاعر جلد دوم اور ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کی اردو میں عقیدہ شاعری میں تحریر ہے
(۸)

محمد فیصل احمد بریلوی لکھتے ہیں۔ "آپ دوس سال کی عمر سے شاعری کا شوق تھا۔
جو صنفِ غزل آپ نے طبع آزمائی کی ہے۔ کلام میں صفائی و بندوبست سواد ہے۔ طرزِ ادا
کی قدرت اور خیالات کی پندہ روی قابلِ داد ہے۔ کلام میں سواد و درستی ہے۔ کپ
اقبال سے رنگ سے بھی متاثر ہوئی ہیں۔" (۹) خلافت کی تحریک کے زمانے میں ان کی
تفصیلیں صحافت میں ہوئیں۔ (۱۰) ڈاکٹر ساجد احمد لکھتے ہیں کہ انہوں نے
لکھنؤ کالج میں ایک مدت تک عملی لکچرر کے فرائض انجام دیئے۔ (۱۱)

مجموعہ کلام مصوبہ فیصل "۱۳۲۸ء (۱۱) میں حیدر آباد سے شائع ہوا۔ کتاب "حیدر
آباد کے شاعر" جلد دوم ۱۳۲۳ء میں لکھی گئی اس میں اس کتاب کے مؤلف لکھتے ہیں کہ جس
کتاب میں شاعر "۱۱" کی کتاب کا ذیلی قیود میں لکھا گیا اور سچ بھی جبکہ وہ عقیدہ حیات
اور "۱۱" کی پہلی کتاب "۱۱" لکھی گئی ہے۔ (۱۲)

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے
"۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے "۱۱" لکھی گئی ہے

عنون سے لکھا ہے خوشاب لایہ مستحق تر فتح ہو جا۔ سوں کے پاس بد عمل طور پر
 حضور ﷺ کی خدمت میں درود و سلام سے کے وقفہ اور جب وہی مہر سے چار
 مصرعوں میں انصاف سے حکم کے لئے میں درود و سلام کا شکر و سلام سے سے وقفہ
 سے پند ہوا لفظ ہوں:

علامہ درود و سلام کے لئے
 میں سے وہی اور وہی کے لئے
 دعا کی دعا سے اسے ایک وقت تک
 سے یہ ظن سے کے لئے

حبيب خانی سے **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 درود ہر روز **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 شہر کادہ عرب سے **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 انیس چھ کے **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 اواسے شہر میں **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 صلا شہر شہر تہ **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 حبيب خانی سے **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰
 درود ہر روز **مختار** پ ۱۰ ۱۰ ۱۰

(۱۱)

شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵

۱۔ قبل کہ دیکھوں محرم سے شام سے ص ۱۵۵

۲۔ فتح علی شہر ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ محرم سے شام سے ص ۱۵۵
 ۳۔ لکھنؤ لغت گو شام ص ۱۵۵۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵
 شام سے ص ۱۵۵۔

۴۔ لکھنؤ لغت گو شام ص ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ شام سے ص ۱۵۵

مطبوٰعہ کتب خانہ ص ۱۵۵

۱۔ شام سے ص ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ محرم سے ص ۱۵۵
 ۲۔ لکھنؤ لغت گو شام ص ۱۵۵۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵

۳۔ درود میں ص ۱۵۵

۴۔ شام سے ص ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ محرم سے ص ۱۵۵

۵۔ لکھنؤ لغت گو شام ص ۱۵۵

۶۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵

۷۔ درود میں ص ۱۵۵

۸۔ شام سے ص ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ محرم سے ص ۱۵۵

۹۔ لکھنؤ لغت گو شام ص ۱۵۵۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵

۱۰۔ درود میں ص ۱۵۵

۱۱۔ شام سے ص ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ محرم سے ص ۱۵۵

۱۲۔ لکھنؤ لغت گو شام ص ۱۵۵

۱۳۔ شام و محرم لغت لکھنؤ ص ۱۵۵

۱۴۔ درود میں ص ۱۵۵

۱۵۔ شام سے ص ۱۵۵۔ درود میں ص ۱۵۵۔ محرم سے ص ۱۵۵



وجہہ نیاز صدائی

۲ ہنسی ہے رحمت خجک یا رسول اللہ ﷺ
 ۳ گودار غم دل یا رسول اللہ ﷺ

گردش ادراں مسلمان بخش ہوئی
 ہر اور اس کی ہے قاتل یا رسول اللہ ﷺ

۱ کچھ ہے کہ آستین مردم کو
 کچھ ہے کہ قاتل یا رسول اللہ ﷺ

رہی سے کہہ کہ کی طے پائی ہے
 زندگانی کے مراحل یا رسول اللہ ﷺ

آرزو ہے دل وجہہ کا رہے
 آپ کی الفت کا حال یا رسول اللہ ﷺ

نہ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲)

وجہہ جمال

ملت دورہ "جہان" میں اس نیک صفت لی ہے جو مستعدانِ قیامت میں ہے۔ نام
 وجہہ جمال تھا ہے، نکس نہیں ستموں کو ہے۔ خود عورت کہیں وجہہ جمال کو دیدہ
 جمال نہ بنا دیا گیا ہے۔

کوئیں نے حلیم کیا آپ کو سرنجام اسے کہیں رحمت
 نور و تک و جن و بحر آپ کے صانع اللہ ہی رحمت
 امت کے لئے لاکھ تھپہ ہے گفتار رحمتی کردار
 کرتے رہے دین کی کوہ ہو کہ بازار تبلیغ و اشاعت
 اللہ نے آقا ﷺ کو کیا مروج عام آسمان کا عزم
 اسرارِ موت نے لے لے رہے ہم تیرے رحمت
 پیسوں کے لئے لطف کا دریا ہیں سراسر دلا سائی کوثر
 بحر کوں کے لئے آپ ہیں انار کا بیکر معطر و طاوت
 ہر چہ کہ گھڑی بھی گناہوں کی ہے مریہ پھر بھی فیضِ سفر
 رکھتے ہیں خط آپ سے اسے شافعِ عطر اُمیدِ خلافت
 کب تک رہے بنے میں قنائے حضوری اسے بیکرِ لوری
 خلق ہے مسرت جو کو خیال آپ سے لوری مقصود ہے قربت

جہان رحمت و ... ہندی شامیہ حرمیں عید سنا۔ سنی الامم ﷺ۔ گیارہ نومبر ۱۹۷۲ء
 برصغیر ۱۹۸۸ء



ولیہ بی بی

دکٹر ظفر رسولی بقی نے اپنی کتاب میں صوبہ سرحد کے کٹر محترم علما و افسار کی شخصیات کا ذکر کیا ہے جن کی شاعری بیشتر حمد و صفت، مسببت و مناجات پر ہی مبنی رہی۔ پھر ری شریف سے حاندانِ محکم کی شاعری حضرت بی بی ولایت شہداء آیت اللہ جوہری کی اور شاہ عزیز الدین بھٹائی کی صاحبزادی تھیں۔ اس سلسلہ میں غمت ہوئی۔ اردو میں دہائیوں سے وزنِ ہا سے مستحیہ اشعار کا رواج رہا ہے ڈاکٹر بقی نے درج ذیل مضمون لکھا ہے۔

کون سن کو
ون اپ کو
حضرت کی
سر بھنا لے

ایمانی حیدر

خود یا سمیں کا کہنا ہے کہ اس کی شادی پہاڑی اور غلوں کا بچہ ہے۔

فہرست مضامین :—

نہ جلد بخش میرا نور مر اے مصلیٰ (۱)

تو دلا میں نے کوئی راضی ہم خدا سے

آمدیٰ مان نکلیں اپنے رحلی پاک (۲)

ہماری مشکل میں بھی اے داس وہ مشکل گشا ہے (۳)

یہ سائنس کا شاہکار ہے۔ یہی 'ڈاکٹر' کی اصلیت کو ظاہر کرتا ہے۔

۲۔ انیسویں صدی کے ابتدائی نصف تک، جو کہ شہزادہ ابراہیم علی شاہ کی ۱۹۹

● ● ●

[illegible]

۱۔ ساری اشیاء میں
 ۲۔ ساری اشیاء میں
 ۳۔ ساری اشیاء میں
 ۴۔ ساری اشیاء میں
 ۵۔ ساری اشیاء میں
 ۶۔ ساری اشیاء میں
 ۷۔ ساری اشیاء میں
 ۸۔ ساری اشیاء میں
 ۹۔ ساری اشیاء میں
 ۱۰۔ ساری اشیاء میں

راجا رشید محمود کا نعت کے موضوع پر تحقیقی کام

پاکستان میں نعت

فہرست مندرجات یہ ہے:

نعت کیا ہے؟	نعت کے موضوع پر کیا گیا کام
پہلے میں نعت گوئی کا فروغ	نعتیہ مطامع
قیام پاکستان کے بعد نعت	نعت طرائف
پاکستان میں مطلوبہ مجموعہ ہائے نعت	نعت ابجد
جن کے مجموعے ابھی تک نہیں ہوئے	پاکستان میں لہجہ نعت کے اسباب
احکام نعت	نعت کے موضوعات
جرائد کے نعت نمبر	نعتی شعری
نعت سے متعلق جرائد	نعت کے ادب
رسائل و جرائد کے رسول (۱۹۷۹ء) نمبر	نعت پر تنقید کی ضرورت
	ملاحاتی نعت

اس کتاب کی ترتیب تدوین کے لئے ۸۳۸ کتابوں اور رسائل و جرائد کے ۲۳ خاص نمبروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔
صفحہ ۲۳۳۔ قیمت ۳۰

نعت سے متعلق مزید تحقیقی کتب

- ۱۔ نعت کیا ہے (۵۰ صفحات) ۱۹۵۰ء
- ۲۔ خواتین کی نعت گوئی (۳۳۰ صفحات) ۱۹۵۰ء

راجا رشید محمود ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور کے

مجموعہ ہائے نعت

☆ **وَدَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ**۔ ۱۹۷۹ء (نعتیہ انجیل)

۱۰۰۰ جلدیں اور ۳۰۰۰۰۰ صفحات

☆ **حدیث شوق**۔ ڈاکٹر آزاد محمود نعت۔ ۱۹۸۳ء (نعتیہ انجیل)

۱۰۰۰ جلدیں جس میں حضور ﷺ کے لیے قیام کا سید استعمال نہیں کیا گیا۔ ۱۵۱ صفحات۔

ادب و علم و تحقیق کی ابرا

☆ **منشور نعت**۔ نعت کی دنیا میں لہجہ کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ء

اردو اور پنجابی قریباً ۱۵۰۰ صفحات

☆ **سیرت منظوم**۔ نعت کی صورت میں پہلی منظوم سیرت الہی ﷺ ۱۹۹۲ء شروع

میں "اردو میں منظوم سیرت کی تاریخ" کے موضوع پر تفصیل مقدمہ۔ ۳۸ صفحات۔ ناشر اختر

کتاب گھر ۱۹۹۰ء۔ پہلی سیرت منظوم میں حضور ﷺ کے لیے جمع کا شخصی صیغہ استعمال

کیا گیا ہے

☆ **۹۳۔ نعتیہ قطعات**۔ مرقیہ شہزاد کوثر و اظہر محمود۔ حضور ﷺ کے اہم

گرائی کے اردو کی روایت سے ۹۳ قطعات کا مجموعہ۔ شروع میں "دعا سر کی تعداد" کے عنوان

سے شروع۔ صفحات ۱۰۳

☆ **نعتیں دی آئی**۔ پنجابی آپ بیتی نعتیہ دین سے ۱۹۸۸ء میں صدر اولیٰ ابجد دیا گیا۔

پنجابی کے کسی نعتیہ مجموعے پر پہلا ابجد تھا۔ ۳۰ نعتیں۔ پنجابی کا واحد مجموعہ نعت جس میں

حضور ﷺ کے لیے واحد کے ہائے جمع کا شخصی صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ ۱۹۸۵ء ۱۹۸۷ء

☆ **حق وی تائید**۔ شاعر کی پہلی نعتیہ تلاش جو ۱۹۵۶ء میں شائع ہوئی۔

☆ **منظومات**۔ اس میں ۱۸ نعتیں ہیں۔ ۱۹۵۰ء

راجا رشید محمود کے مرتبہ

انتخابِ نعت

شرح رسول ﷺ۔ انتخابِ نعت جس میں شامل فقہیں، قانونی اور اعلیٰ قانونی جماعتوں کے طلبہ و طالبات کی زانی استعداد کو پیش نظر رکھ کر منتخب کی گئی ہیں۔ پہلے جیسے میں ۱۹۷۱ء میں ۸۳ نعتیں تھیں۔ صفحات ۱۹۸۔ تاثر: باب ایک پر رد "لاہور۔ ۱۹۷۳ء

نعت خاتم المرسلین ﷺ۔ حلیہ حق کی ترتیب سے شعرا کی نعتیں شامل انتخاب ہیں۔ پہلے ۳۰/۳۱ سات پر چھپا۔ اب ۳۶/۳۷ سات پر چھپتا ہے۔ مطبوعہ لاہور۔ صفحات ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰

نعت کا کتابتہ امتداد نعت کے اہتمام سے مجید نقیہ انتخاب۔ مہم و تحقیقی مقدمے کے ساتھ۔ ۱۰۲ نقیہ منظومات۔ ۸۱۶ صفحات۔ بیا سات۔ ہمار کی علامتہ، تاثر: ایک و بیشتر "لاہور۔ ۱۹۷۳ء

نعت حافظہ۔ حافظہ بانی رحمتی کے ائمہ نقیہ (دوہین) کا انتخاب۔ شروع میں کی صفحات ۱۰۰ مشتمل مقدمہ۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۸ء

گلزمِ رحمت۔ انتہائی کھتری کی نعتوں کا انتخاب۔ ۸۰ نعتیں۔ انتہائی نعتی کے فن نعت سرکی، تحقیقی مقدمہ۔ صفحات ۹۲۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۷ء

ماہنامہ "نعت" میں شامل انتخاب۔ نعت کیا ہے "مدنیہ الرسول ﷺ" نعت قدسی، سلام، الہی، لاکھوں سلام، معراج الہی، درود و سلام، غیاء القادری، حسن رضا بریلوی، آزاد بیکانہی، غریب سارہندی، ستارہ وارثی، بڑا کھتری، محمد حسین فقیر، اختر الحادی، شیوہ بریلوی، جمیل نظر، سید عتیق رجوری، نقیہ سندس، نقیہ ریاحیات، کزاد نقیہ، انجم، سمیعین، سراباے سرکار، نعت ہی نعت، نور علی نور، استغاثے اور نعت کیا ہے کے موضوعات پر انتخاب نعت ماہنامہ "نعت" کے سب تک کے مختلف شاعروں میں شائع ہوئے۔

راجا رشید محمود کی ایک نیاز مندانه تالیف

درود و سلام

نعت متروحات یہ ہے:

درود و سلام کا حکم

درود کیا ہے؟

درود شریف کس کس کی سنت

مقرر کتاب اور درود و سلام

میراثت و ہائات اور درود و سلام

درود و سلام۔ ہر بیماری کی شفا

درود و سلام "قولتہ دعا کا واحد وسیلہ

درود طوائف میں عدد کی اہمیت

درود و سلام کے چھ مینے اور ان کے فوائد

سیر رحمت اور درود و سلام

درود طوائف کے چند واقعات

ملکہ درود پاک

حکم درود و سلام کا تاریخی پس منظر

درود و سلام واجب کی ہے اسلوب بھی

جو درود و سلام نہیں چھتا

عنصر درود و سلام کی نعت فرماتے ہیں

درود طوائف کے لئے تھے

درود و سلام "سیر رحمت کا رعبہ

درود و سلام کتابتہ دعا چاہئے؟

درود پاک کون سا چاہا جائے

اولان کے ساتھ درود و سلام

حمد اور ہی کے دن درود و سلام

درود شریف کے آداب

پندرہ مرتبہ درود شریف

درود و سلام اور احاطت سرکار (ﷺ)

صفحات ۳۸۵۔ پانچواں ایڈیشن

پہلے دو حصے تھے

چھ روپے کے ڈاک گٹ بھیج کر طلب کریں

تاثر

ایم ایچ درود و سلام

اکھرم منزل۔ نیشنل مار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور (کوڈ ۵۳۵۰۰)

راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

☆ دیگر مجموعہ ہائے کلام

۱- راج کلاس (۱۹۵۱ء کے لیے) ۸۸۷'۸۸۷'۸۸۷

۲- شروعات ۱۹۵۵

☆ اسلامی موضوعات پر کتابیں

۱- اعداد اور سواشر ۸۸۷'۸۸۷'۸۸۷ (۱۹۵۱ء میں لکھی گئی)

۲- میں باپ کے حقوق ۸۸۷'۸۸۷

۳- نور و نصرت (۱۹۵۱ء) ۸۸۷'۸۸۷

۴- میرا اٹمی ۸۸۷'۸۸۷ (۸۰۰ سواشر) ۸۸۷'۸۸۷

۵- میرا اٹمی ۸۸۷'۸۸۷ (۸۰۰ سواشر) ۸۸۷'۸۸۷

۶- میرے مرزا ۸۸۷'۸۸۷

۷- حضور ۸۸۷'۸۸۷

۸- فیملی مائیں اور رشتہ دارین ۸۸۷'۸۸۷

۹- قرآنی مہمت (مشرقیہ رسول) ۸۸۷'۸۸۷

۱۰- ملی سہارے (سراہ) ۸۸۷'۸۸۷

۱۱- میرا سہارے ۸۸۷'۸۸۷

۱۲- میرے تاجدار ۸۸۷'۸۸۷

۱۳- میرا گھر ۸۸۷'۸۸۷

۱۴- حضور ۸۸۷'۸۸۷

☆ تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

۱- اقبال و امیر رضا ۸۸۷'۸۸۷'۸۸۷ (۱۹۵۱ء)

۲- اقبال کا نظم اور پاکستان ۸۸۷'۸۸۷

۳- قادیان کا نظم ۸۸۷'۸۸۷

۴- ترکیبِ ہفت ۸۸۷'۸۸۷ (تاریخی و تحقیقی) ۸۸۷'۸۸۷

☆ تراجم

۱- الفاضل الکبریٰ - جلد اول و دوم (۱۹۵۱ء میں لکھی)

۲- فلاح الہیب (۱۹۵۱ء میں لکھی)

۳- تعمیرِ اردو (۱۹۵۱ء میں لکھی)

۴- تعمیرِ پاکستان اور اسلامی کتب (۱۹۵۱ء میں لکھی)

ماہنامہ "نعت" لاہور

جنوری ۱۹۸۸ء سے باقاعدہ اشاعت

ہر شمارہ ۳۳ صفحات

ہر ماہ چار رنگوں کی تصویرت سہولت

ایک ذہب کنیت نور کیورنگ

معیاری طباعت

نامور ادیب 'معروف نعت گو شاعر نور ممتاز محقق راجا رشید محمود کی ادارت

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے موضوع پر گر القدر تکلیف

تجدید کے لئے

سال میں تین خصوصی اشاعتیں (چار ہار سو صفحات ۵۰ روپے)

قیمت فی شمارہ پندرہ روپے - زیر سالانہ دو سو روپے

قیمت اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

راجا اختر محمود

انکر چل - سہولت قریب نو شمارہ کابلی - کان بوا - لاہور - ۷۵۰۰۰

فون: ۳۳۳۳۳۳